بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علاماتِ

ظہورِ مہدی علیہ السلام

علّامہ طالب جوہری

AL-HASSAN BOOK DEPOT
MASJID-E-BABUL ILM
North Nazimabad, Karachi.
Phone: 6626074

مقامِ اشاعت

امام بارگاہ باب العلم نشاط کالونی

آر۔اے بازار، لاہور چھاؤنی

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	عرض ناشر	۸
۲	ابتدائیہ	۹
۳	مہدیؑ — ایک اجمالی تعارف	۱۱
۴	تعداد احادیث دربارۂ مہدیؑ	۱۳
۵	اعتراف ولادتِ امام مہدیؑ	۱۵
۶	اظہارِ ولادتِ امام مہدیؑ	۲۳
۷	مہدیؑ کو دیکھنے والے	۲۵
۸	علامات کا تعارف	۳۵
	طویل روایات	۴۳
۹	روایتِ معراج	۴۴
۱۰	روایت جابرؓ	۵۵
۱۱	روایتِ ابن عباسؓ	۶۲
۱۲	روایتِ اصبغؓ	۷۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۳	روایتِ نزال ابنِ سبرہؓ	۸۷
۱۴	خطبۃ البیان	۹۷
۱۵	روایتِ جابر جعفیؓ	۱۷۴
۱۶	روایتِ ابو بصیر	۱۸۶
	روایتِ حمران	۱۹۴
	معاشرتی علامات	۲۲۱
۱۷	جمہوریت	۲۲۲
۱۸	جابر حکمران	۲۲۲
۱۹	مدعی نبوّت	۲۲۳
۲۰	مدعی منصب	۲۲۴
۲۱	دین اور علمِ دین	۲۲۶
۲۲	معاشرتی انقلاب	۲۲۸
۲۳	معاشرتی مزاج	۲۳۰
۲۴	فربہی معاشرہ	۲۳۱
	خواتین	۲۳۷
۲۵	خواتین	〃
۲۶	ازدواج	۲۳۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۷	مسلمان	۲۳۹
۲۸	شیعوں کی حالت	۲۴۱
۲۹	انتظار کرنے والے	۲۴۴
۳۰	مدعی رویت	۲۴۶
۳۱	فقرو فاقہ	۲۴۷
۳۲	فاقہ اور احتیاج	۲۴۸
۳۳	قتل اور موت	۲۵۱
۳۴	امراض	۲۵۲
	جغرافیائی علامات	۲۵۴
۳۵	یورپ	۲۵۵
۳۶	افریقہ	۲۵۷
۳۷	چین	۲۵۸
۳۸	چین، خروج عمانی	۲۵۹
۳۹	رُوس	۲۶۰
۴۰	آذربائیجان	۲۶۲
۴۱	مشرق	۲۶۳
۴۲	مشرق کی آگ	۲۶۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۴۳	مختلف ممالک	۲۶۹
۴۴	تہران و بغداد	۲۷۳
۴۵	تہران	۲۷۴
۴۶	عجم	۲۷۵
۴۷	قبورِ ائمہؑ	۲۷۵
۴۸	خراسان و سیستان	۲۷۶
۴۹	قم	۲۷۶
۵۰	قم / تہران	۲۷۸
۵۱	قزوین	۲۷۹
۵۲	کوفہ، ملتان، خراسان	۲۸۱
۵۳	عراق	۲۸۶
	خطبہ لولوہ	۲۸۸
۵۴	مسجد براثا	۲۹۲
۵۵	کوفہ	۳۰۰
۵۶	کوفہ اور دس علامتیں	۳۰۳
۵۷	حجاز۔ نجف	۳۰۸
۵۸	نجف، بغداد، حجاز	۳۰۹

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۵۹	قبرِ کمیلؒ	۳۱۰
۶۰	مصر و شام	۳۱۲
۶۱	شام	۳۱۶
۶۲	پانچ دریا	۳۱۹
۶۳	گرہن	۳۲۰
۶۴	جمادی الثانیہ و رجب	۳۲۲
۶۵	صفر	۳۲۳
۶۶	**خروج**	۳۲۴
۶۶	روایتِ ابوذرؓ	۳۲۵
۶۷	خطبۂ عجماء	۳۲۶
۶۸	خروجِ سفیانی	۳۲۸
۶۹	خروج	۳۳۱
۷۰	خروج اصہب جرہمی قحطانی	۳۳۴
۷۱	خروجِ مغربی	۳۳۶
۷۲	بغداد۔ خروج ہمدانی	۳۳۷
۷۳	توقیت کا مسئلہ	۳۴۴

عرض ناشر

طبع اوّل

ظہورِ مہدیؑ ـــ انسانیت کے تھکے ہُوئے اعصاب کی تسکین کا ذریعہ ہے وہ ایک ایسی حقیقت ہے جو انسانیت کے لیے حتمی بھی ہے اور ناگزیر بھی لیکن یہ ظہور کن حالات میں ہوگا اور ہمیں اس سے قبل تیاری کا موقع ملے گا بھی یا نہیں؟ یہ کتاب اسی سوال کا جواب ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آلِ اطہر نے اسی لیے تاریخ کی تاریک راہوں پر علامتوں کے چراغ روشن کر دیئے تھے۔

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ طالب جوہری دام ظلہ العالی برصغیر کے علم شناس حلقوں کے لیے محتاج تعارف نہیں ہیں۔ ان کی یہ کاوش ہم اس امید کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ ملت اسلامیہ اس آئینے میں اپنی صورت دیکھ کر اپنے عادات و اطوار کو درست کرنے کی کوشش کرے گی۔ تاکہ دُنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہو سکے۔ پوری کوشش کے باوجود کتاب اغلاطِ کتابت سے مکمل طور پر محفوظ نہ رہ سکی لہٰذا ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔

ناشر

ابتدائیہ

عقیدۂ مہدیؑ اور اس کے متعلقات پر اسلام کے علمی ذخیرے میں اتنا مبسوط تحریری مواد موجود ہے کہ اگر انسان صرف اسی کے مطالعہ کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دے تو عمر عزیز کا ایک طویل حصہ صرف ہو جائے۔

اردو زبان میں بہت کچھ لکھا گیا ہے خصوصیت کے ساتھ علاماتِ ظہورِ مہدیؑ پر اردو میں چند اچھی کتابیں موجود ہیں۔ اس کے باوجود میں نے یہ حقیر سی کوشش کیوں کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اب سے برسوں پہلے کراچی کے ایک معروف روزنامہ میں اس موضوع پر میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں بعض ایسے احوال نقل ہو گئے تھے جن کا کوئی مدرک نہیں تھا۔ لہٰذا میں نے اس کی تلافی کے لیے اس مجموعے کو مرتب کیا اور یہ کوشش کی کہ مدرک کے بغیر ایک جملہ بھی نقل نہ ہو اور حتی الامکان حوالے بھی نقل کر دیئے ہیں۔ تاکہ قارئین میں علمی ذوق رکھنے والے حضرات اصل مآخذ کی طرف رجوع کر کے علمِ رجال و درایت کی روشنی میں کسی بھی روایت کے صحت و سقم کو معلوم کر سکیں۔ اس مجموعے کی تحریر کا دوسرا سبب یہ تھا کہ شاید یہی عمل میرے ذنوب کا کفارہ قرار پائے۔

میں نے یہ مسوّدہ برسوں پہلے مدوّن کیا تھا۔ لیکن وہ دورانِ کتابت تلف ہو گیا۔ از سرِ نو مرتب کرنے کے سبب روایات کی کثیر تعداد درج ہونے سے رہ گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ مقالہ بھی رہ گیا جس میں علامات کے سلسلے میں میرے خیالات تھے۔

اس بات کا امکان ہے کہ مستقبل میں یہ مقالہ مکمل ہو کر اربابِ نظر کی خدمت میں پیش ہو سکے۔

روایات کے ترجمے قلم برداشتہ ہیں جن میں سہو یا عدم فہم کا بھی امکان ہے۔

ابتدا میں چند عنوانات ایسے بھی ہیں، جن کا بظاہر اصلِ موضوع سے کوئی ربط نہیں ہے انہیں صرف اس لیے پیش کیا گیا ہے کہ اصلِ موضوع کے مطالعہ سے قبل قاری کے ذہن میں مہدیؑ کے سلسلہ میں بنیادی باتیں محفوظ ہو جائیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

طالب جوہری

مارچ ۱۹۸۷ء

مہدیؑ

ایک اجمالی تعارف

نام ـــــ محمدؐ

باپ ـــــ حسنؑ عسکریؑ

سلسلۂ نسب ـــــ حسن عسکریؑ ابن علی نقیؑ بن محمد تقیؑ بن علی رضاؑ بن موسیٰ کاظمؑ بن جعفر صادقؑ بن محمد باقرؑ بن علیؑ زین العابدینؑ بن الحسینؑ بن علیؑ ابن ابی طالب علیہم السلام

ماں ـــــ نرجس بنت یشوعا بن قیصر بادشاہِ رُوم

کنیّت ـــــ ابوالقاسم

القاب ـــــ مہدیؑ، منتظر، صاحبِ زمان، قائم، حُجّۃ اللہ وغیرہ

ولادت ـــــ ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ، نصف شب کے وقت، شہر سامرا میں۔

ابتدائے امامت ـــ ۲۶۰ ہجری

غیبتِ صُغریٰ ـــــ اس غیبت کا عرصہ ۶۹ سال ہے، مہدیؑ اس عرصہ میں اپنے نائبین کے ذریعہ لوگوں سے خط و کتابت رکھتے تھے۔ غیبت صغریٰ کا دور چوتھے نائب کے انتقال پر ۳۲۹ھ میں ختم ہوا۔

نائبین ـ اوّل ـــ ابُوعمرو عثمان بن سعید بن عمرو عمری اسدی، متوفی ۲۸۰ھ (غالباً)

دوم ـــ ابُوجعفر محمد بن عثمان بن سعید، متوفی ۳۰۴ھ

سوئم ـــ ابُوالقاسم حسین ابن رُوح نوبختی، متوفی ۳۲۶ھ

چہارم ۔ ابوالحسن علی بن محمد سمری، متوفی ۳۲۹ھ

غیبتِ کبریٰ ـــــ غیبتِ کبریٰ کا یہ سلسلہ ۳۲۹ھ سے شروع ہوا اور اب تک جاری ہے

نقشِ خاتم ـــــ اَنَا حُجَّۃُ اللّٰہ وخاصّتہ

نقشِ پرچم ـــــ البیعۃ للّٰہ

انصارِ خاص ـــــ تین سو تیرہ

مقامِ ظہور ـــــ مکہ معظّمہ

مقامِ بیعت ـــــ رکن و مقام کے درمیان

مدّتِ حکومت ـــــ اس میں اختلاف ہے۔ ۴۰/۷۰ سال وغیرہ۔

حدودِ سلطنت ـــــ پورا کرۂ ارض

حُلیہ[1] ـــــ صورت و سیرت میں رسولؐ سے مشابہ؛ چہرہ چاند کی طرح نورانی، داہنے رخسار پر سیاہ چمکتا ہوا تل، سر مبارک گول، اور کندھوں تک گیسو، پیشانی چوڑی اور روشن، ابرو کشیدہ، آنکھیں سرمگیں، ناک ستواں اور باریک، دانت چمکدار اور چوڑے، اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے، داڑھی گھنی اور سیاہ، ہاتھ نرم، سینہ کشادہ اور چوڑا، شکم باہر کو نکلا ہوا، پنڈلیاں پتلی۔

---

[1] یہ حُلیہ معصومین سے مروی احادیث اور ان لوگوں کے اقوال سے مرتب کیا گیا ہے، جنہوں نے آپ کو بچپن اور جوانی میں دیکھا ہے۔

تعداد احادیث
دربارہ مہدیؑ

آقائی صافی گلپایگانی نے اپنی کتاب منتخب الاثر میں شیعہ سُنی روایات کے اعداد و شمار جمع کیے ہیں، جن کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

① وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام بارہ ہیں اور ان کے پہلے علیؑ اور آخری مہدیؑ ہیں؛ وہ اکانوے (۹۱) ہیں

② وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ خاندان رسولؐ سے ہیں۔ تین سو نواسی (۳۸۹) ہیں۔

③ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسل فاطمہ سے ہیں ایک سو بانوے (۱۹۲) ہیں

④ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسلِ علی سے ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں

⑤ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں ایک سو اڑتالیس (۱۴۸) ہیں۔

⑥ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام زین العابدینؑ کی نسل سے ہیں ایک سو پچاسی (۱۸۵) ہیں۔

(۷) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ امام حسنؑ عسکری علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں، ایک سو چھیالیس (۱۴۶) ہیں۔

(۸) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ مہدی بارہویں اور آخری امام ہیں۔ ایک سو چھتیس (۱۳۶) ہیں۔

(۹) وہ روایات جو مہدیؑ کی ولادت کے متعلق ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں۔

(۱۰) وہ روایات جن میں ان کی طولانی عُمر کا تذکرہ ہے تین سو اٹھارہ (۳۱۸) ہیں،

(۱۱) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدی کی غیبت طویل ہوگی اکانوے (۹۱) ہیں۔

(۱۲) وہ روایات جن میں ظہورِ مہدی کی بشارت ہے، چھ سو ستاون (۶۵۷) ہیں

(۱۳) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدیؑ دُنیا کو عدل و داد سے پُر کر دیں گے ایک سو تیئیس (۱۲۳) ہیں۔

(۱۴) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ دینِ اسلام مہدیؑ کے ذریعہ دُنیا پر حاوی ہوگا، سینتالیس (۴۷) ہیں۔

مہدیؑ سے متعلق اسلامی ذخیرہ احادیث میں کل روایات کی تعداد دو ہزار آٹھ سو ستر (۲۸۷۰) ہے

اعترافِ ولادتِ مہدی

علامہ مرزا حسین نوری طبرسیؒ نے اپنی کتاب کشف الاستار میں اہلسنّت کے ان چالیس علماء و محدثین کا ذکر کیا ہے جو مہدی علیہ السّلام کی ولادت کے قائل ہیں، ان کے علاوہ علامہ معاصر شیخ محمد رضا طبسی نے اپنی کتاب الشّیعۃ والرجعۃ کی پہلی جلد میں اس فہرس میں بائیس افراد کا اضافہ کیا ہے، اور فاضل معاصر علی محمد دخیل نے اپنی کتاب "الامام المہدیؑ" میں پانچ افراد کا مزید اضافہ کیا ہے جن کی مکمل فہرست حسب ذیل ہے۔

① ابُوسالم کمال الدّین محمد بن طلحہ بن محمد حسن قرشی نصیبی متولد ۵۸۲ھ نے اپنی کتاب مطالب السئول میں لکھا ہے: الباب الثّانی عشر فی ابی القاسم محمّد ابن الحسن الخالص بن علی المتوکّل بن مُحمّد القانع بن علی الرّضا بن مُوسیٰ الکاظم بن جعفر الصّادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین الزّکی بن علی المُرتضیٰ بن ابی طالب المھدی الحُجّۃ الخلف الصّالح المنتظر علیھم السّلام و رحمتہ و برکات ــــ فاما مولد فبسر من رائی فی

۲۳ - ۲۵۸ھ۔

② ابُوعبداللہ محمد ابنِ یوسف بن محمد گنجی شافعی نے کفایۃ الطالب اور البیان فی اخبار صاحب الزمانؑ میں ذکر کیا ہے۔

③ شیخ نورالدین علی ابن محمد بن صباغ مالکی نے اپنی کتاب الفصول المہمہ میں ایک پورا باب لکھا ہے، جس میں تاریخ ولادت، امامت اور غیبت وغیرہ پر گفتگو کی ہے۔

④ شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزعلی بن عبداللہ بغدادی حنفی (سبط ابُوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی) نے اپنی کتاب تذکرہ خواص الاُمّہ میں ذکر کیا ہے

⑤ شیخ محی الدین ابُوعبداللہ محمد بن علی بن محمد بن عربی الحاتم الطائی اندلسی نے فتوحاتِ مکیہ کے باب ۳۶۶ میں ذکر کیا ہے اور مہدیؑ کا شجرۂ نسب بیان کیا ہے۔

⑥ عبدالوہاب ابنِ احمد علی شعرانی نے اپنی کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں ذکر کیا ہے اور ان کی ولادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کی نصف شب بیان کی ہے۔

⑦ شیخ حسن عراقی، عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار جلد دوم (مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ھ) میں شیخ حسن عراقی کا ذکر کیا ہے اور امام مہدیؑ سے ان کی ملاقات کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔

⑧ علی الخواص براسی، شعرانی کے استاد ہیں، لواقح الانوار میں امام مہدیؑ سے ان کی ملاقات کا ذکر موجود ہے۔

(۹) نورالدین عبدالرحمان بن احمد بن قوام الدین دشتی جامی حنفی نے اپنی کتاب شواہد النبوۃ میں حکیمہ خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

(۱۰) حافظ محمد بن محمد بن محمود بخاری (خواجہ پارسا) نقشبندی نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں مہدیؑ کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔

(۱۱) حافظ ابوالفتح محمد ابن ابی الفوارس نے اپنی کتاب اربعین میں ایک روایت نقل کی ہے جس میں مہدیؑ کو حسن عسکری کا فرزند بتایا گیا ہے۔

(۱۲) عبدالحق دہلوی بخاری نے اپنے ایک رسالہ میں مہدی کا ذکر کیا ہے اور قصہ ولادت کو بھی بیان کیا ہے۔

(۱۳) جمال الدین عطاء اللہ ابن غیاث الدین فضل اللہ بن عبدالرحمان نے روضۃ الاحباب میں مہدی کی ولادت وغیبت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

(۱۴) حافظ ابومحمد احمد بن ابراہیم بن ہاشم طوسی بلاذری نے خود مہدیؑ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی نے اس حدیث کو مشافہ بن عقیلہ سے نقل کیا ہے۔

(۱۵) ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد خشاب نے ایک مختصر کتاب آئمہ کی ولادت و وفات پر لکھی ہے۔ اس میں مہدی کی ولادت، نام اور کنیت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

(۱۶) ملک العلماء شہاب الدین ابن شمس الدین بن عمر دولت آبادی صاحب بحر مواج نے اپنی کتاب ہدایۃ السعداء میں ذکر کیا ہے۔

(۱۷) علی متقی بن حسام الدین بن قاضی عبدالملک بن قاضی خان قرشی نے اپنی

کتاب المرقات شرح مشکوٰۃ میں اہلِ تشیع کا قول نقل کیا ہے اور پھر اس کی تائید کی ہے۔

(۱۸) فضل ابن روزبہان نے علامہ حلی کی کتاب منہج الحق کا جواب لکھتے ہوئے اپنی کتاب ابطال الباطل میں چہاردہ معصومینؑ پر سلام بھیجا ہے جس میں مہدیؑ کے متعلق یہ اشعار ہیں۔

سلام علی القائم المنتظر	امام یجھز جیش الصفاء
سیطلع کالشمس فی غاسق	ینجیہ من سیفہ المنتقی
تراہ یملاء الارض من عدلہٖ	کما ملئت جورا اھل الھوی
سلام علیہ و آبائہ	و انصارہ ماتدوم السماء

(۱۹) الناصر لدین اللہ احمد بن المستضیٔ نور اللہ (عباسی خلیفہ) نے اس سرداب مقدس کی تعمیر کروائی جو آپ کا محل ولادت بھی ہے اور مقام غیبت بھی

(۲۰) شیخ سلیمان بن خواجہ کلاں الحسین قندوزی بلخی نے اپنی کتاب ینابیع المودۃ میں مہدیؑ پر کئی باب تحریر کیے ہیں اور اس بات کو ثابت کیا ہے کہ وہ امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں۔

(۲۱) شیخ الاسلام شیخ احمد جامی، عبدالرحمان جامی نے اپنی کتاب نفحات میں ان کے سرداب مقدس میں جانے اور مہدیؑ سے ملاقات کرنے کا واقعہ تحریر کیا ہے۔ انہوں نے اپنے اشعار میں بارہ اماموں کے نام نظم کیے ہیں۔

(۲۲) صلاح الدین صفدی نے شرح دائرہ میں تحریر کیا ہے کہ مہدیؑ موعود بارہویں

امام ہیں۔جن کے اوّل علیؑ اور آخر مہدیؑ ہیں۔

(۲۳) مصر کے مشائخ میں سے ایک شیخ، جنہوں نے امام مہدی کی بیعت کی تھی شیخ عبداللطیف حلبی نے اپنے والد شیخ ابراہیم قادری حلبی سے اس کی روایت کی ہے۔ (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۲۴) شیخ عبدالرحمان بسطامی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۲۵) علی اکبر بن اسداللہ مودودی نے اپنی کتاب مکاشفات میں ذکر کیا ہے۔

(۲۶) عبدالرحمان صاحب کتاب مرآۃ الاسرار نے ذکر کیا ہے۔

(۲۷) وہ قطب جس کے لیے عبدالرحمان صوفی نے کتاب مرآۃ الاسرار تحریر کی ہے، اس میں لکھا ہے کہ اس قطب کا امام مہدیؑ سے ربط تھا۔

(۲۸) قاضی جواد سا باطی، نصرانی سے مسلمان ہوئے اور اسلام کی حقانیت پر البراہین الساباطیہ نامی کتاب لکھی اس میں امام مہدی کا ذکر کیا ہے۔

(۲۹) سعدالدین محمد بن مویدبن ابی الحسین بن محمد بن حمویہ معروف بہ سعدالدّین حموی انہوں نے امام مہدی کے حالات پر ایک مفصّل کتاب تحریر کی ہے۔

(۳۰) عامر بن عامر بصری نے اپنے قصیدہ تائیہ میں امام مہدی کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔

(۳۱) صدرالدّین قونوی نے امام مہدیؑ کی شان میں اشعار کہے ہیں۔

(۳۲) مولانا جلال الدّین رُومی صاحب مثنوی نے ائمہ اثنا عشر کی شان میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں امام حسن عسکریؑ کے بعد امام مہدی کا ذکر کیا ہے۔

(۳۳) شیخ محمد عطّار (فارسی کے مشہور شاعر) انہوں نے اپنی کتاب مظہر الصفات

میں ائمہ اثنا عشر کی مدح کی ہے اور امام مہدیؑ کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔

(۳۴) شمس تبریز (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۵) نعمت اللہ ولی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۶) سید نسیمی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۷) سید علی ابن شہاب الدین ہمدانی۔

(۳۸) شیخ محمد صبان مصری نے اپنی کتاب اسعاف الراغبین میں ذکر کیا ہے

(۳۹) عبداللہ بن محمد مطیری نے اپنی کتاب الریاض الزاہرہ میں ذکر کیا ہے۔

(۴۰) محمد سراج الدین رفاعی نے اپنی کتاب صحاح الاخبار میں ذکر کیا ہے۔

(۴۱) ابن اثیر نے نہایۃ جلد اوّل صفحہ ۱۸۴ مطبوعہ مصر میں ذکر کیا ہے۔

(۴۲) ملا حسین کاشفی نے روضۃ الشہداء مطبوعہ ہندوستان صفحہ ۳۶۶ پر ذکر کیا ہے

(۴۳) ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں جلد دوم صفحہ ۴۵۱ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۴) حافظ بیہقی شافعی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔

(۴۵) سید احمد زینی دحلان نے فتوحاتِ اسلامیہ جلد دوم صفحہ ۳۲۲ پر ذکر کیا ہے

(۴۶) ابن حجر نے صواعق محرقہ صفحہ ۱۳۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۷) ابن اثیر نے اپنی تاریخ کی جلد ہفتم صفحہ ۹ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۸) ابوالفدا نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۵۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۹) علامہ عثمانی احمدی نے جلد سوئم صفحہ ۲۹۱ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۰) شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت حموی نے اپنی معجم جلد ششم صفحہ ۷۵ پر

ذکر کیا ہے۔

(۵۱) شبراوی نے اپنی کتاب الاتحاف فی حب الاشراف صفحہ ۱۷۹ پر ذکر کیا ہے

(۵۲) خمراوی نے اپنی کتاب مشارق الانوار میں الیواقیت والجواہر سے نقل کیا ہے۔

(۵۳) ذہبی نے اپنی کتاب دول الاسلام جلد اوّل صفحہ ۱۱۵ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۴) یافعی نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۷۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۵) شیخ عبدالوہاب نے اپنی کتاب کشف الغمہ جلد اوّل صفحہ ۷۶ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۶) صاحب طبقات نے اپنی کتاب کی جلد دوم صفحہ ۱۲۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۷) شمس الدین قاضی حسین بن محمد بن حسن کردی مالکی نے تاریخ الخمیس صفحہ ۲۳۱ اور ۲۸۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۸) ملا علی متقی نے اپنی کتاب البرہان میں ذکر کیا ہے۔

(۵۹) ملا علی قاری مؤلف المرقاۃ فی شرح المشکوٰۃ نے ذکر کیا ہے۔

(۶۰) شبلنجی نے نور الابصار میں تذکرہ کیا ہے

(۶۱) شیخ الاسلام ابراہیم بن سعد الدین

(۶۲) ابوالسرور احمد بن ضیا حنفی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۳) عماد الدین حنفی۔

(۶۴) محمد ابن محمد مالکی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۵) یحییٰ بن محمد حنبلی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۶) نصر بن علی جہضمی امام بخاری اور امام مسلم کے شیخ ہیں۔ انہوں نے تاریخ مواليد آئمہ میں ولادت امام مہدیؑ پر حکیمہ خاتون کی روایت اور امام مہدیؑ کے دیگر

حالات تحریر کیے ہیں۔

ان حضرات کے علاوہ کچھ لوگ اہلِ سُنّت میں ایسے بھی ہیں، جو امام مہدیؑ کی ولادت اور ان کے فضائل و کمالات کے قائل ہیں، لیکن ان کا خیال ہے کہ امام مہدیؑ کا انتقال ہو چکا ہے، انہیں میں علاء الدولہ سمنانی ہیں۔ تاریخ الخمیس میں ان کا قول موجود ہے، علامہ نوری نے نجم الثاقب میں اس پر تفصیلی تبصرہ کیا ہے۔

اظہارِ ولادت امام مہدیؑ

اگرچہ امام حسن عسکری علیہ السّلام نے اپنے عہد کے سیاسی اور سماجی حالات کو مدِّنظر رکھتے ہُوئے امام مہدی کی ولادت کو عوام النّاس سے مخفی رکھّا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنے خاص اصحاب کو اس کی اطلاع بھی دی تھی تاکہ آپ کی ولادت اور وجُود کی دستاویز تحریری صُورت میں ذخیرۂ احادیث میں محفُوظ ہو جائے۔ وہ اطلاعات حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) علی ابنِ بلال کو امام حسن عسکریؑ نے اپنی وفات سے دو سال قبل خط لکھ کر مہدیؑ کی ولادت کی اطلاع دی تھی۔ پھر اپنی وفات سے تین دن قبل بھی اطلاع دی تھی۔

(۲) ابُو ہاشم جعفری نے امام حسن عسکریؑ سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! میرا ایک لڑکا ہے۔

(۳) ابو طاہر بلالی کو مطلع کیا۔

(۴) عثمان ابنِ سعید (نائبِ اوّل) کو ولادتِ مہدی کے موقع پر طلب فرمایا۔ اور روٹی اور گوشت خرید کر بنی ہاشم میں تقسیم کرنے کا حکم دیا اور عقیقہ کے لیے چند بکریوں کو ذبح کرنے کا بھی حکم دیا۔

(۵) ابُو غانم کی روایت کے مطابق ولادت کے تیسرے دن اپنے اصحاب کو مولود کی زیارت کروائی اور بتایا کہ یہ بچّہ میرے بعد تمہارا امام ہوگا۔

(۶) محمد ابن ابراہیم کوفی کے پاس ایک بکری ذبح کروا کے بھیجی اور کہلوایا کہ یہ

میرے لڑکے محمدؐ کا عقیقہ ہے۔

⑦ حمزہ ابن ابو الفتح کے پاس امام حسن عسکری علیہ السّلام کے خواص میں سے ایک شخص آیا اور اس نے اطلاع دی کہ امام کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام محمد اور کنیت ابو جعفر ہے۔

⑧ احمد ابن اسحاق قمی کو امام حسن عسکری علیہ السّلام نے خط تحریر فرمایا کہ "بچّہ کی ولادت ہوئی تم اس خبر کو لوگوں سے پوشیدہ رکھو۔ اس لیے کہ ہم نے بھی سوائے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے کسی کو نہیں بتایا، ہم نے تمہیں بتایا تاکہ تمہیں خوشی ہو، جیسا کہ اللہ نے ہمیں خوش کیا ہے۔ والسّلام"

⑨ امام علی نقی علیہ السّلام کے خادم نصر کو بھی ولادتِ مہدیؑ کی خبر گھر والوں سے ملی تھی۔

⑩ امام حسن عسکری علیہ السّلام نے اپنی والدہ کو خط کے ذریعہ ولادتِ مہدیؑ کی اطلاع دی۔

⑪ ابو الفضل حسین ابن علوی نے بیان کیا کہ میں سامرا میں امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں گیا اور انہیں ولادتِ مہدیؑ کی تہنیت دی۔

مہدیؑ کو دیکھنے والے

ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کی زیارت کی ہے یا ان سے بات چیت کا شرف حاصل کیا ہے۔ یہاں صرف ان لوگوں کی فہرست پیش کرنی مقصود ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کے والد امام حسن عسکریؑ کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد کے قریبی دور میں امام مہدیؑ سے ملاقات کی یا انکی زیارت سے مشرف ہوئے۔

(۱) —— ابراہیم ابن ادریس

(۲) —— ابراہیم بن محمد بن احمد انصاری

(۳) —— ابراہیم بن محمد تبریزی اور ان کے ساتھ دوسرے انتالیس اشخاص

(۴) —— ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری

(۵) —— ابراہیم بن محمد فرح زنجی

(۶) —— ابراہیم بن مہریار

(۷) —— ابن اخت ابی بکر عطار (صوفی)

(۸) —— ابن بادشالہ اصفہانی

(۹) —— ابن اعجمی یمانی

(۱۰) —— ابن خال شہرزوری

(۱۱) —— ابن القاسم بن موسیٰ (اہل رے)

(۱۲) ـــــ ابوالادیان
(۱۳) ـــــ ابُوثابت (اہلِ مرو)
(۱۴) ـــــ ابُوجعفر احول ہمدانی
(۱۵) ـــــ ابُوجعفر الرفا (اہلِ رے)
(۱۶) ـــــ ابُوالحسن دینوری
(۱۷) ـــــ ابوالحسن حسینی
(۱۸) ـــــ ابوالحسن ضراب اصفہانی
(۱۹) ـــــ ابوالحسن عمری
(۲۰) ـــــ ابُوالحسن ابنِ کثیر نوبختی
(۲۱) ـــــ ابُورائج الحمامی
(۲۲) ـــــ ابوالرجا المصری
(۲۳) ـــــ ابُوعبداللہ ثوری
(۲۴) ـــــ ابُوعبداللہ جنیدی بغدادی
(۲۵) ـــــ ابُوعبداللہ بن صالح
(۲۶) ـــــ ابُوعبداللہ بن فروخ اصفہانی
(۲۷) ـــــ ابوعبداللہ کندی بغدادی
(۲۸) ـــــ ابُوعلی بن مظہر
(۲۹) ـــــ ابُوعلی نیلی
(۳۰) ـــــ ابُوغانم خادم

(۳۱) ـــــ ابوالقاسم جلیسی بغدادی

(۳۲) ـــــ ابوالقاسم بن دبیس بغدادی

(۳۳) ـــــ ابُوالقاسم رودی

(۳۴) ـــــ ابُومحمد ثمالی

(۳۵) ـــــ ابُومحمد دعلجی

(۳۶) ـــــ ابُومحمد سروی

(۳۷) ـــــ ابومحمد دجنای نصیبی

(۳۸) ـــــ ابُومحمد بن ہارُون (اہلِ رے)

(۳۹) ـــــ ابُوہارُون

(۴۰) ـــــ ابُوالہشیم انباری

(۴۱) ـــــ ابُوعلی احمد بن ابراہیم بن ادریس

(۴۲) ـــــ احمد بن ابراہیم بن مخلد

(۴۳) ـــــ احمد بن ابی رُوح

(۴۴) ـــــ ابُوغالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔

(۴۵) ـــــ احمد بن اسحاق بن سعد اشعری

(۴۶) ـــــ احمد بن حسن بغدادی

(۴۷) ـــــ احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی۔

(۴۸) ـــــ احمد بن حسن بن احمد کاتب

(۴۹) احمد دینوری

(۸۸) ـــــ ابوالحسن خضر بن محمد

(۸۹) ـــــ راشد اسد آبادی

(۹۰) ـــــ ایک ایرانی غلام

(۹۱) ـــــ قالبس کے دو آدمی

(۹۲) ـــــ رشیق

(۹۳) ـــــ زہری

(۹۴) ـــــ زیدان (اہل صمیرہ)

(۹۵) ـــــ سعد ابن عبداللہ قمی

(۹۶) ـــــ سنان موصلی

(۹۷) ـــــ شمشاطی (اہلِ یمن)

(۹۸) ـــــ اہلِ مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)

(۹۹) ـــــ اہلِ رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاۃ)

(۱۰۰) ـــــ اہلِ بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرۃ المختومہ)

(۱۰۱) ـــــ اہلِ بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفراء)

(۱۰۲) ـــــ اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحبِ مال)

(۱۰۳) ـــــ اہلِ مرو میں سے ایک شخص (صاحب الترفعۃ البیضاء)

(۱۰۴) ـــــ اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)

(۱۰۵) ـــــ غلام ابونصر ظریف

(۱۰۶) ـــــ احمد بن حسن مادرانی کا غلام

(۱۰۷) ـــــ عبداللہ سفیانی

(۱۰۸) ـــــ عبداللہ سوری

(۱۰۹) ـــــ ابُو عُمر عثمان بن سعید (نائب اوّل)

(۱۱۰) ـــــ عقید (غلام)

(۱۱۱) ـــــ علان کلینی

(۱۱۲) ـــــ علی ابن ابراہیم بن مہزیار

(۱۱۳) ـــــ علی بن احمد قزوینی

(۱۱۴) ـــــ ابوالحسن علی بن حسن یمانی

(۱۱۵) ـــــ علی بن الحسین بن مُوسیٰ بن بابویہ قمی

(۱۱۶) ـــــ علی ابن محمد (اہل رے)

(۱۱۷) ـــــ علی ابن محمد بن اسحاق قمی

(۱۱۸) ـــــ ابُوالحسن علی بن محمد سمری (نائب چہارم)

(۱۱۹) ـــــ ابُو طاہر علی بن یحییٰ رازی

(۱۲۰) ـــــ عمر واہوازی

(۱۲۱) ـــــ ابُوسعید غانم بن سعید ہندی

(۱۲۲) ـــــ فضل بن یزید (اہلِ یمن)

(۱۲۳) ـــــ قاسم بن علاء (اہلِ آذربائجان)

(۱۲۴) ـــــ قاسم بن مُوسیٰ (اہل رے)

(۱۲۵) ـــــ کامل بن ابراہیم مدنی

(۱۲۶) ـــــ ماریہ (کنیز)

(۱۲۷) ـــــ محمد بن ابراہیم بن مہریار

(۱۲۸) ـــــ مجروح فارسی

(۱۲۹) ـــــ محمد ابن ابی عبداللہ کوفی

(۱۳۰) ـــــ محمد بن احمد

(۱۳۱) ـــــ ابوجعفر محمد ابن احمد

(۱۳۲) ـــــ ابونعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ

(۱۳۳) ـــــ محمد بن احمد بن جعفر قطان

(۱۳۴) ـــــ ابوعلی محمد ابن احمد محمودی

(۱۳۵) ـــــ محمد ابن اسحاق قمی

(۱۳۶) ـــــ محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر

(۱۳۷) ـــــ محمد بن ایوب بن نوح

(۱۳۸) ـــــ ابوالحسین محمد بن جعفر حمیری

(۱۳۹) ـــــ محمد بن حسن بغدادی

(۱۴۰) ـــــ محمد بن حسن صبرنی

(۱۴۱) ـــــ محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی

(۱۴۲) ـــــ محمد بن حصین مروی

(۱۴۳) ـــــ محمد بن شاذان کابلی

(۱۴۴) ـــــ محمد ابن شاذان نعیمی (اہل نیشاپور)

(۳۱) ـــــ ابوالقاسم جلیسی بغدادی

(۳۲) ـــــ ابوالقاسم بن دبیس بغدادی

(۳۳) ـــــ ابُوالقاسم روحی

(۳۴) ـــــ ابُومحمد ثمالی

(۳۵) ـــــ ابُومحمد دعلجی

(۳۶) ـــــ ابُومحمد سروی

(۳۷) ـــــ ابومحمد وجنای نصیبی

(۳۸) ـــــ ابُومحمد بن ہارُون (اہلِ رے۔)

(۳۹) ـــــ ابُوہارُون

(۴۰) ـــــ ابُوالہشیم انباری

(۴۱) ـــــ ابُوعلی احمد بن ابراہیم بن ادریس

(۴۲) ـــــ احمد بن ابراہیم بن مخلد

(۴۳) ـــــ احمد بن ابی رُوح

(۴۴) ـــــ ابُوغالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔

(۴۵) ـــــ احمد بن اسحاق بن سعد اشعری

(۴۶) ـــــ احمد بن حسن بغدادی

(۴۷) ـــــ احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی۔

(۴۸) ـــــ احمد بن حسن بن احمد کاتب

(۴۹) احمد دینوری

(۵۰) ـــــ احمد بن عبداللہ

(۵۱) ـــــ احمد بن عبداللہ ہاشمی

(۵۲) ـــــ احمد بن سورہ

(۵۳) ـــــ ابوالطیب احمد بن محمد بن بطتہ

(۵۴) ـــــ احمد بن محمد سراج دینوری

(۵۵) ـــــ چالیس افراد

(۵۶) ـــــ ازدی

(۵۷) ـــــ اسحاق کاتب بن نوبخت

(۵۸) ـــــ ابُوسہل اسماعیل بن علی نوبختی

(۵۹) ـــــ اُمّ کلثوم بنتِ ابی جعفر بن عثمان عمری

(۶۰) ـــــ بدر (خادم)

(۶۱) ـــــ بلالی بغدادی

(۶۲) ـــــ ابُوعلی خیزران کی کنیز

(۶۳) ـــــ ابوالحسن بن وجنار کے جد

(۶۴) ـــــ جعفر ابن احمد

(۶۵) ـــــ جعفر بن حمدان

(۶۶) ـــــ جعفر کذّاب (توّاب)

(۶۷) ـــــ جعفر بن عُمر

(۶۸) ـــــ جعفری (اہلِ یمن)

(۶۹) ـــــ ابراہیم بن محمد تبریزی کی جماعت (۱۲۹ اشخاص)

(۷۰) ـــــ احمد بن عبداللہ ہاشمی (عباسی) کی جماعت (۲۹ اشخاص)

(۷۱) ـــــ محمد بن ابوالقاسم علوی عقیقی کی جماعت (تقریباً ۱۳۰ اشخاص)

(۷۲) ـــــ عاجز بغدادی

(۷۳) ـــــ حسن بن جعفر قزوینی

(۷۴) ـــــ حسن بن حسین اسباب آبادی

(۷۵) ـــــ حسن بن عبداللہ تمیمی زیدی

(۷۶) ـــــ حسن بن فضل بن یزید

(۷۷) ـــــ حسن بن نصر قمی

(۷۸) ـــــ ابومحمد حسن بن وجنا نصیبی

(۷۹) ـــــ حسب بن وطاۃ صیدلانی

(۸۰) ـــــ حسن بن ہارون دینوری

(۸۱) ـــــ حسین بن یعقوب قمی

(۸۲) ـــــ حسین بن روح نوبختی (نائب سوم)

(۸۳) ـــــ حسین بن حمدان

(۸۴) ـــــ حسین بن علی بن محمد بغدادی

(۸۵) ـــــ حسین بن محمد اشعری

(۸۶) ـــــ حصینی (اہل اہواز)

(۸۷) ـــــ حکیمہ خاتون

(۸۸) ـــــ ابوالحسن خضر بن محمد

(۸۹) ـــــ راشد اسد آبادی

(۹۰) ـــــ ایک ایرانی غلام

(۹۱) ـــــ قالبس کے دو آدمی

(۹۲) ـــــ رشیق

(۹۳) ـــــ زہری

(۹۴) ـــــ زیدان (اہل صمیرہ)

(۹۵) ـــــ سعد ابن عبداللہ قمی

(۹۶) ـــــ سنان موصلی

(۹۷) ـــــ شمشاطی (اہلِ یمن)

(۹۸) ـــــ اہلِ مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)

(۹۹) ـــــ اہلِ رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاۃ)

(۱۰۰) ـــــ اہلِ بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرۃ المختومہ)

(۱۰۱) ـــــ اہلِ بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفراء)

(۱۰۲) ـــــ اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحبِ مال)

(۱۰۳) ـــــ اہلِ مرو میں سے ایک شخص (صاحب الترفعۃ البیضاء)

(۱۰۴) ـــــ اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)

(۱۰۵) ـــــ غلام ابونصر ظریف

(۱۰۶) ـــــ احمد بن حسن مادرانی کا غلام

(۱۰۷) ـــــ عبداللہ سفیانی

(۱۰۸) ـــــ عبداللہ سوری

(۱۰۹) ـــــ ابُو عُمر عثمان بن سعید (نائب اوّل)

(۱۱۰) ـــــ عقید (غلام)

(۱۱۱) ـــــ علان کلینی

(۱۱۲) ـــــ علی ابن ابراہیم بن مہزیار

(۱۱۳) ـــــ علی بن احمد قزوینی

(۱۱۴) ـــــ ابوالحسن علی بن حسن یمانی

(۱۱۵) ـــــ علی بن الحسین بن مُوسیٰ بن بابویہ قمی

(۱۱۶) ـــــ علی ابن محمد (اہل رے)

(۱۱۷) ـــــ علی ابن محمد بن اسحاق قمی

(۱۱۸) ـــــ ابُوالحسن علی بن محمد سمری (نائب چہارم)

(۱۱۹) ـــــ ابُو طاہر علی بن یحییٰ رازی

(۱۲۰) ـــــ عمرو اہوازی

(۱۲۱) ـــــ ابُو سعید غانم بن سعید ہندی

(۱۲۲) ـــــ فضل بن یزید (اہلِ یمن)

(۱۲۳) ـــــ قاسم بن علاء (اہلِ آذربائیجان)

(۱۲۴) ـــــ قاسم بن مُوسیٰ (اہل رے)

(۱۲۵) ـــــ کامل بن ابراہیم مدنی

(۱۲۷) ـــــ ماریہ (کنیز)

(۱۲۷) ـــــ محمد بن ابراہیم بن مہریار

(۱۲۸) ـــــ مجروح فارسی

(۱۲۹) ـــــ محمد ابن ابی عبداللہ کوفی

(۱۳۰) ـــــ محمد بن احمد

(۱۳۱) ـــــ ابوجعفر محمد ابن احمد

(۱۳۲) ـــــ ابونعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ

(۱۳۳) ـــــ محمد بن احمد بن جعفر قطان

(۱۳۴) ـــــ ابوعلی محمد ابن احمد محمودی

(۱۳۵) ـــــ محمد ابن اسحاق قمی

(۱۳۶) ـــــ محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر

(۱۳۷) ـــــ محمد بن ایوب بن نوح

(۱۳۸) ـــــ ابوالحسین محمد بن جعفر حمیری

(۱۳۹) ـــــ محمد بن حسن بغدادی

(۱۴۰) ـــــ محمد بن حسن صیرفی

(۱۴۱) ـــــ محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی

(۱۴۲) ـــــ محمد بن حصین مروی

(۱۴۳) ـــــ محمد بن شاذان کابلی

(۱۴۴) ـــــ محمد ابن شاذان نعیمی (اہل نیشاپور)

(۱۴۵) ـــــ محمّد بن جعفر

(۱۴۶) ـــــ محمد بن شعیب بن صالح (اہلِ نیشاپور)

(۱۴۷) ـــــ محمد بن صالح

(۱۴۸) ـــــ محمد بن صالح بن علی بن محمد بن قنبر

(۱۴۹) ـــــ محمد بن عباس قصری

(۱۵۰) ـــــ محمد بن عبداللہ الحمید

(۱۵۱) ـــــ محمد بن عبیداللہ قمّی

(۱۵۲) ـــــ ابُو جعفر محمد بن عثمان سعید (نائب دوم)

(۱۵۳) ـــــ محمد بن علی اسود داؤدی

(۱۵۴) ـــــ محمد بن علی شلمغانی

(۱۵۵) ـــــ محمد بن کشمرد ہمدانی

(۱۵۶) ـــــ محمد بن قمی

(۱۵۷) ـــــ ابوالحسین محمد بن محمد بن خلف

(۱۵۸) ـــــ محمد بن محمد کلینی (اہل رے)

(۱۵۹) ـــــ محمد بن معاویہ ابنِ حکیم

(۱۶۰) ـــــ محمد بن ہارُون بن عمران ہمدانی

(۱۶۱) ـــــ محمد بن یزداد

(۱۶۲) ـــــ مرداس قزوینی

(۱۶۳) ـــــ مرداس بن علی۔

(۱۶۴) —— مسرور طباع

(۱۶۵) —— ابو غالب زراری کا مصاحب

(۱۶۶) —— معاویہ بن حکیم

(۱۶۷) —— نسیم خادمہ امام حسن عسکری

(۱۶۸) —— نیلی (اہلِ بغداد)

(۱۶۹) —— نصر بن صباح

(۱۷۰) —— قم اور مضافات قم کا ایک وفد

(۱۷۱) —— ہارُون قزاز بغدادی

(۱۷۲) —— ہارُون بن مُوسیٰ بن فرات

(۱۷۳) —— یعقوب ابن منقوش

(۱۷۴) —— یعقوب ابنِ یُوسف ضراب غسانی

(۱۷۵) —— یوسف ابن احمد جعفری

(۱۷۶) —— یمان بن فتح بن دینار[1]

مرتب نے دیکھنے والوں کے یہ سارے اسماء ارشادِ مفید، غیبتِ طُوسیٰ المجالس السنیہ، تبصرۃ الولی، منتخب الاثر، بحار الانوار، سفینۃ البحار، کمال الدین، ینابیع المودۃ، الزام الناصب اور الخرائج والجرائح سے جمع کیے ہیں جو تفصیلی واقعات کے ساتھ ان کتابوں میں مذکور ہیں۔ اگر غیبت کبریٰ کے طویل عہد میں زیارت کرنے والوں کے نام جمع کیے جائیں تو وہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں گے۔ امام مہدی علیہ السّلام کے سلسلہ میں یہ بھی ایک خدائی منصوبہ تھا کہ مختلف عہد میں لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں تاکہ آپ کے وجُود مبارک کو افسانوی اور تخیلاتی قرار نہ دیا جا سکے۔

---

[1] الامام المہدی صفحہ ۱۲۹

علامات کا تعارف

اس رسالہ کے مقصدِ تحریر پر طبع اوّل میں ابتدائیہ کے عنوان سے اپنے معروضات رقم کر چکا ہوں جس کی تکرار بے فائدہ ہے۔ البتہ طبع دوم کے موقع پر کچھ مباحث کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ مہدی علیہ السّلام کے ماننے والوں میں شوقِ آمادگی پیدا ہو جائے اور عقیدۂ مہدی پر اعتراض کرنے والوں کے لیے ایک لمحۂ فکریہ ہو۔

ذخیرۂ احادیث میں آخر زمانے کے سلسلہ میں جو روایات جمع کی گئی ہیں اُن میں سے بعض وہ ہیں جن کا تعلق قیامتِ کبریٰ کی علامات سے ہے جبکہ بعض دیگر روایات ظہورِ مہدی کی علامات ہیں۔ ذخیرۂ احادیث (شیعہ و سُنی) میں یہ روایات الگ الگ مرتب نہیں ہیں۔ یہی سبب ہے کہ محققین میں سے اگر ایک محقق کسی روایت کو علامتِ قیامت قرار دیتا ہے تو اسی روایت کو دوسرا محقق علامتِ ظہورِ مہدی قرار دیتا ہے۔ ایسی مثالیں اگرچہ بہت زیادہ نہیں ہیں لیکن نا قابلِ اعتنا بھی نہیں البتہ مدرسہ آلِ محمد کے علماء نے اس موضوع پر کام کیا ہے۔ اس رسالہ میں حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ صرف ان روایات کو نقل کیا جائے۔ جن کا تعلق علاماتِ ظہورِ مہدی سے ہے۔

علاماتِ ظہور سے متعلق روایات کا ذخیرہ بھی اتنی بڑی کمیّت میں ہے کہ اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو متعدد ضخیم جلدوں پر مشتمل ہوگا۔ اس رسالہ میں کچھ منتخب روایات درج کی گئی ہیں۔ اس لیے کہ مقصد فقط یہ ہے کہ ایک عام قاری

کو ان علامات سے روشناس کرایا جائے تاکہ اس کے ذہن میں ظہور سے قبل کا ایک خاکہ تشکیل پا سکے۔

علاماتِ ظہورِ مہدی کی دو قسمیں ہیں۔ "خاصّہ اور عامّہ"۔ "خاصّہ" وہ علامات ہیں جن کا تعلّق صرف اور صرف مہدی علیہ السّلام سے ہے۔ جیسے تلوار کا آپ سے گفتگو کرنا۔ یا پرچم کا خود بخود کھل جانا۔ "عامّہ" وہ علامات ہیں جو عوام النّاس کے لیے ہیں۔ ایک اعتبار سے ان کی دو قسمیں ہیں۔ علاماتِ کلیہ یعنی قبلِ ظہور کے عام سیاسی و معاشرتی اور معاشی حالات دینی اور لادینی افکار و نظریات طرزِ تعمیر، طرزِ زندگی اور خاندان اور برادریوں کے مسائل جو انسانی معاشروں پر کلّی اور مجموعی طور پر طاری ہوں گے۔ علامات جزئیّہ جو کسی خاص فرد، قوم یا معاشرہ یا مُلک یا طبقہ یا جغرافیائی خطّہ سے متعلّق ہوں

مذکورہ بالا تقسیم کے علاوہ علامات کی چار قسمیں ہیں۔

① عَلَامَاتِ بَعِیْدَۃ: ان علامات و واقعات کے بیان سے بظاہر یہ بتلانا مقصود تھا کہ یہ ظہور سے قبل واقع ہوں گے، لیکن کتنے قبل واقع ہونگے یہ بیان کرنا مقصود نہیں تھا۔ لہٰذا اگر کوئی علامت پوری ہو جائے یا کوئی واقعہ رُونما ہو جائے اور مہدی کا ظہور نہ ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ روایت نادرست ہے۔ بلکہ اس کے بیان کی غرض ہی صرف اتنی تھی کہ بتلا دیا جائے، کہ ظہورِ مہدی سے قبل یہ واقعہ رُونما ہوگا۔

علاماتِ ظہور کے ذخیرہ میں بکثرت ایسی روایات ملتی ہیں جن میں بنی اُمیّہ کا زوال، بنی عباس کی حکومت اور ان کا زوال، بصرہ اور کوفہ وغیرہ کی تباہی و ویرانی اور

خراسان سے سیاہ پرچموں والے مغلوں کی آمد اور ایسے بہت سے دوسرے واقعات کو فَرَج (آزادی اور کشادگی) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جب کہ حتمی اور یقینی فَرَج مہدی (عجل اللہ فرجہٗ) کا ظہور ہے۔ تاریخ اسلام کے طالب علم جانتے ہیں کہ آلِ محمدؐ کے چاہنے والوں کی تاریخ ترک وطن کی ہجرتوں کی، دور دراز علاقوں میں پوشیدہ ہونے کی اور سروں پر لٹکتی ہوئی تلواروں کی تاریخ ہے۔ ان کی تاریخ، گھٹن پریشانی، بیم و ترس اور خوفِ جان و مال کی تاریخ ہے۔ روایات فَرَج کا مقصد یہ تھا کہ ان چاہنے والوں کو ان کے مستقبل سے آگاہ رکھا جائے تاکہ صدیوں پر محیط ان کٹھن حالات میں وہ ہمت نہ ہار بیٹھیں اور ظہور سے نا اُمید نہ ہو جائیں لہٰذا انہیں آسائش اور کشادگی کے جو مواقع وقتاً فوقتاً ملنے والے تھے انہیں بتلا دیا گیا۔ فرج کی یہ ساری روایات بھی علاماتِ ظہور کے ذیل میں مندرج ہیں۔ اس لیے کہ اگر ایک طرف یہ علامات وقتی فَرَج اور آسائش کا اعلان تھیں تو دوسری طرف ظہور مہدی کے عہد کی طرف پیش رفت کا بھی۔ اس لیے کہ ان کا وقوع پذیر ہو جانا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ عہد ظہور نسبتہً قریب ہوتا جا رہا ہے۔

② علاماتِ قریبہ: موضوع زیرِ بحث کی اصل اور بنیادی روایات وہی ہیں جو حقیقتہً ظہورِ مہدی کی علامات کے طور پر بیان کی گئی ہیں اور جن کے ظہور کا زمانہ ظہورِ مہدیؑ سے نسبتہً قریب ہے۔ ان میں عام سیاسی و معاشرتی حالات وغیرہ بھی ہیں، مختلف شہروں اور ملکوں کی تباہی و بربادی کا بھی تذکرہ ہے اور مختلف علاقوں سے خروج کرنے والوں کا بھی ذکر ہے۔ یہ وہ علامتیں ہیں کہ جب تک رُونما نہ ہوں ظہور نہیں ہوگا۔ ان علامات میں سے ہر علامت کا ظہور اس

بات کی دلیل ہے کہ ظہورِ مہدی کا وقت قریب آرہا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس علامت کے پورا ہوتے ہی فوراً ظہور ہو جائے۔ البتہ بعض علامتیں ایسی ہیں۔ جن میں یہ تصریح ہے کہ وہ ظہور سے متصل ہیں۔

③ علاماتِ حتمیہ :۔ ان کے ساتھ کوئی قید یا شرط نہیں ہے۔ انہیں بہر حال ظہور سے قبل پورا ہونا ہے مثلاً خروجِ دجّال، بحوالہ روایتِ کمال الدین، صیحۂ آسمانی بحوالہ روایتِ مفضل ابن عُمر، خروجِ سفیانی بحوالہ بحار الانوار وغیرہ۔

④ علاماتِ غیر حتمیہ : یہ مشروط علامات ہیں۔ اگر ان کی شرط پوری ہوگی تو یہ بھی پوری ہونگی ورنہ نہیں، ان کا تعلق خداوندِ عالم کے قانون محو و اثبات یا باصطلاحِ دیگر قانونِ بدار سے ہے۔ اگر بعض واقعات مذکورہ قانون کے تحت وقوع پذیر نہ ہوں تو یہ روایت کے غلط ہونے کا ثبوت نہیں ہوگا۔

روایاتِ علامات میں بیشتر خبر واحد ہیں۔ ان میں صحیح و ضعیف بھی ہیں اور مسند و مُرسل بھی۔ غرضکہ ہر قسم کی روایات موجود ہیں۔ ان کے راویوں میں مجہول الحال اور غیر مُوثق افراد بھی اور ثقہ بھی۔ ظاہر ہے کہ ایسی روایات مجموعًا مفید یقین نہیں ہیں پھر یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ مہدویت کے دعویداروں نے بھی اپنے مفاد کی خاطر ان میں تحریفیں کی ہوں گی۔ لہٰذا روایات کی اسناد اور دوسرے داخلی اور خارجی قرائن کو پرکھنے کے بعد ہی کسی نتیجہ تک پہنچا جا سکتا ہے۔ اس رسالہ میں میری یہ کوشش رہی ہے کہ جن روایات کو بیشتر علماء و محدثین نے نقل فرمایا ہے۔ انھیں کی جمع آوری ہو البتہ یہ ساری کی ساری روایات ایک ایسے محقق کا انتظار کر رہی ہیں، جو راویوں کی تحقیق کرے اور وہ قرینے تلاش کرے، جن کی مدد سے کسی بھی روایت کی صحت

یا عدمِ صحت پر حکم لگایا جا سکے۔

حدیث کی صحت کو پرکھنے کے لیے عموماً طریقہ یہ ہوتا ہے کہ سند کے ذریعہ متن کی توثیق کی جاتی ہے۔ یعنی اگر کسی روایت کے راوی ثقہ اور معتبر ہیں تو اُس روایت کے متن پر اعتبار کیا جاتا ہے، لیکن ایک محقق کا یہ قول اپنے اندر بڑی ہی معنویت رکھتا ہے کہ بعض متن اپنی ذات میں اتنے بلند اور بے عیب ہوتے ہیں کہ اپنے سلسلۂ سند کی توثیق کر دیتے ہیں۔ یہاں اس کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قاری میری اس بات سے اتفاق کرے گا کہ روایات زیرِ مطالعہ میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے بیشتر لفظ بلفظ اور حرف بحرف وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ یعنی ایسی روایات کی تعداد کم ہوگی، جنہیں تنقید کی کسوٹی پر پرکھنا ہوگا، لیکن اگر ان روایات کو عملِ تنقید و تحقیق سے گزار دیا گیا تو اب سے ظہورِ مہدی تک کا جامع اور بے عیب خاکہ ہماری نظروں کے سامنے آ سکتا ہے۔ اسی طرح واقعات کی تقدیم و تاخیر کا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے کہ اگر کسی موضوع کی ساری روایات جمع کر لی جائیں یا روایات سے وہ جملے نکال لیے جائیں جو موضوع سے متعلق ہیں تو اس کا اندازہ لگانا چنداں دُشوار نہیں کہ وہ موضوع کب وقوع پذیر ہوگا۔ اس سے زیادہ وضاحت نہ قرینِ مصلحت ہے نہ تقاضائے وقت۔ (واللہ اعلم بالصواب)

مَیں نے آج سے تقریباً انتیس سال قبل ایک کتاب "قیامت صغریٰ"۔ پر تعارفی سطریں لکھتے ہُوئے علامات ظہور پر اپنے چند معروضات پیش کیے تھے۔ انہیں مناسب اور برمحل جانتے ہُوئے نقل کر رہا ہوں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

علامات کی جمع آوری اتنا مُشکل مسئلہ نہیں، بلکہ وہ چیز جو واقعۃً مُشکل

ہے۔ وہ علامات کی تحقیق ہے۔ اس لیے ایک محقق کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ علامتوں کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کو پیشِ نظر رکھے۔

① خطِ کوفی اپنی مختلف شکلیں تبدیل کرتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ وہ اپنی ابتدائی صورت میں واضح اعراب اور نقطوں سے مبرا تھا اور حروف میں بھی امتیازی صفات بہت کم پائی جاتی تھیں۔ ہمارے اخبار و احادیث کا قدیم سرمایہ چونکہ خطِ کوفی ہی سے منتقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ اس لیے بعض استفسارخ کی دشواریوں اور فروگزاشتوں کا پیدا ہونا ناگزیر تھا۔ تحریق اور تخریق میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لیے مصنفین نے اس لفظ کو اپنی دونوں صورتوں سے محفوظ کیا ہے نتیجہ کے طور پر یہ نہ معلوم ہو سکا۔ کہ کوفہ کی گلیوں میں جھنڈے پھاڑے جائیں گے یا جلائے جائیں گے۔ عوف سلمی کے بارے میں روایت میں ہے۔ ماواہ تکریت اور دوسری میں ہے۔ ماواہ بکویت۔ تکریت اور کویت دونوں ہی عرب کے علاقوں کے مشہور شہر ہیں، جس کی بنا پر یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ کونسا شہر مراد ہے۔ اس لیے روایات میں کتابت اور استفسارخ کی غلطیوں کو برآمد کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ ایسی غلطیوں سے نفسِ مضمون پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور حقیقت بہر حال محفوظ رہتی ہے، لیکن ایک محکم تر نتیجے تک پہنچنے کے لیے یہ لازمی ہے۔

② روایات میں اکثر مقامات پر شہروں، جگہوں اور قوموں کے وہ نام آئے ہیں جو اُس زمانے میں مستعمل تھے اور آج متروک ہیں۔ اس لیے بات کو عام فہم بنانے کے لیے قدیم جغرافیہ کی رُو سے جگہوں اور شہروں کا محل وقوع اور صدر اسلام کی قوموں کے ناموں کی تطبیق ضروری ہے۔

(۳) روایات کا پس منظر معلوم کرنا ضروری ہے کہ معصوم نے روایت کہاں بیان فرمائی تاکہ اس جگہ سے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کا تعین کیا جا سکے۔ اور جن لوگوں سے خطاب کیا گیا ہے انہیں بھی آسانی سے شناخت کیا جا سکے۔

(۴) معصومین نے آخری زمانے کے سلسلے میں اُس دور کی سیاست، سماج، معاشرت، اقتصاد غرضیکہ سب ہی چیزوں پر تبصرہ فرمایا ہے، ان کی مختلف عنوانات کے تحت جمع آوری ذہن قاری کے لیے معاون ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ علامات کی چار اور بڑی قسمیں ہیں، جن کی وضاحت علامات کے ساتھ ہی کر دینا ضروری ہے۔ حتمیہ اور غیر حتمیہ، عام و خاص، حتمی علامات وہ ہیں جنہیں بہر طور پُورا ہونا ہے اور غیر حتمی علامات اسباب و علل پر موقوف ہیں۔ عام وہ ہیں جو ہر جگہ پائی جائیں گی اور خاص وہ ہیں جو کسی خاص علاقے کے ساتھ مختص ہوں گی ان اقسام کو مدِ نظر رکھنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ جن روایات میں بظاہر تعارض و تناقص نظر آتا ہے ان کا تشفی بخش حل مل جائے گا۔

(۵) علامات کی اکثر و بیشتر روایات میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ہے — جن الفاظ میں وہ بیان کی گئی ہیں انہیں الفاظ میں پُوری ہونگی یا پوری ہو چکی ہیں۔ اس لیے زبردستی کسی کو مہدی ثابت کرنے کے لیے علامات میں دور از کار تاویلات کی گنجائشیں نہ پیدا کی جائیں۔ ورنہ دوسری صُورت میں یہ عظیم علمی خیانت متصور ہوگی۔[1]

---

[1] قیامتِ صغریٰ تالیف مولانا محمد عباس قمر زیدی مطبوعہ ۱۹۶۸ء۔ صفحات ۳۵ تا ۴۰

آخر میں اب ہم یہ بھی دیکھتے چلیں کہ ہمارے معاشرے میں ان روایات کا کردار کیا ہے؟ اور یہ انفرادی یا اجتماعی طور پر کون سا مثبت اثر ہم پر مرتب کر رہی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ:

① ان کے پڑھنے سے اعصاب کو سکون اور دل کو تقویت نصیب ہوتی ہے۔

② انسان اپنے آپ کو ظہورِ مہدی کے لیے آمادہ کر سکتا ہے اور اُن عیبوں سے بچ سکتا ہے جو ان روایتوں میں گنوائے گئے ہیں۔

③ یہ روایات ایمان میں اضافہ کا سبب ہیں اور اسلام، رسولِ اسلام اور ائمہ اثنا عشر کی حقانیت کی دلیل ہیں۔

④ یہ اخبار بالغیب کی مہتم بالشان نشانی ہیں۔

⑤ ان روایات کو غیر مسلموں کے سامنے بڑے فخر سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر ان کا سرچشمہ وحی والہام نہیں ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان صدیوں بعد کی باتیں اتنی جامع اور مکمل تفصیل کے ساتھ بتلائے۔

طویل روایات

روایتِ معراج

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لما عرج بی ربی جل جلالہ اتانی النداء یا محمد! قلت لبیک رب العظمۃ لبیک فاوحی الی یا محمد! فیم اختصم الملا الاعلیٰ؟ قلت الٰھی لا علم لی فقال لی یا محمدؐ! ھل اتخذت من الادمیین وزیرا واخا ووصیا من بعدک؟ فقلت الٰھی ومن اتخذ؟ تخیر انت لی یا الٰھی۔ فاوحیٰ الی: یا محمد! قد اخترت لک من الادمیین

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خداوند عالم مجھے معراج میں لے گیا تو میں نے ایک آواز سنی کہ اے محمدؐ! میں نے کہا اے خدائے عظمت لبیک! اس وقت مجھ پر وحی ہوئی کہ اے محمدؐ! فرشتوں نے کس چیز پر نزاع کی ہے۔ میں نے کہا پروردگار! مجھے علم نہیں ہے۔ خدا نے کہا اے محمدؐ! تم میں انسانوں میں کسی کو اپنا وزیر بھائی اور اپنے بعد وصی منتخب کیا ہے؟ میں نے عرض کیا پروردگار میں کسے منتخب کروں؟ تو خود میرے لیے منتخب فرما دے۔ وحی آئی اے محمدؐ! میں نے سارے آدمیوں میں علی ابن ابی طالب کو

علی ابن ابی طالب فقلت:
الٰھی ابن عمّی؟ فاوحی الی:
یا محمد! ان علیا وارثك
ووارث العلم من
بعدك وصاحب لوائك
لواء الحمد یوم
القیامة، وصاحب حوضك
لیسقی من ورد علیه من
مؤمنی اُمّتك۔

ثمّ اوحی الی انی قد
اقسمت علی نفسی قسما
حقا لا یشرب من ذٰلك
الحوض مبغض لك ولا
اهل بیتك و ذرّیّتك الطیبین
حقا (حقا) اقول یا محمّد!
لا ذخلن الجنّة جمیع
امتك الا من ابیٰ۔

فقلت: الٰھی واحد
یابی دخول الجنّة؟

تمہارے لیے منتخب کیا ہے۔ میں نے
عرض کی کہ پروردگار میرے ابن عم کو؟
تو اللہ نے وحی کی کہ اے محمدؐ! علی
تمہارا وارث ہے اور تمہارے بعد
تمہارے علم کا وارث ہے اور قیامت
کے دن تمہارا لواء حمد اس کے ہاتھ میں
ہوگا؟ اور وہی ساقی کوثر بھی ہے۔ جو
تمہاری اُمت کے آئے ہوئے مومنین کو
سیراب کرے گا۔

پھر خداوند عالم نے وحی کی اے
محمدؐ! میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی
ہے کہ تمہارا دُشمن اور تمہارے اہلبیت
اور ذریتِ طیبہ کا دُشمن ہرگز ہرگز
آبِ کوثر پی نہ سکے گا۔ اے محمدؐ!
تمہاری امت کو جنّت میں داخل
کروں گا۔ مگر وہ داخل نہ ہوگا جو خود
انکار کرے۔

میں نے عرض کی پروردگار! کیا
کوئی ایسا بھی ہے جو جنت میں داخل

فاوحیٰ الیّ بلیٰ یا ابی
قلت، وکیف ابی فاوحیٰ
الیّ یا محمد اخترتك
من خلقی واخترت لك
وصیا من بعدك
وجعلته منك بمنزلة
هارون من موسیٰ
الا انه لا نبیّ
بعدك، والقیت
محبته فی قلبك
وجعلته ابا لولدك
فحقه بعدك علیٰ
امتك کحقك علیهم
فی حیاتك فمن
جحد حقه جحد
حقك ومن ابیٰ
ان یوالیه فقد
ابیٰ ان یدخل
الجنة۔

نہ ہونا چاہیے۔ فرمایا کہ ہاں! میں نے
عرض کی کہ وہ کیسے انکار کرے گا؟ تو اللہ
نے مجھ پر وحی کی کہ اے محمدؐ! میں نے
تمہیں اپنی خلق سے منتخب کیا ہے اور
تمہارے لیے تمہارے بعد وصی بھی منتخب
کیا ہے اور اس کی اور تمہاری نسبت
ہارونؑ اور موسیٰؑ کی نسبت قرار دی ہے
فرق صرف یہ ہے کہ تمہارے بعد کوئی
نبی نہیں ہوگا اور میں نے اس کی محبت
تمہارے دل میں ڈالی ہے اور اسے
تمہاری اولاد کا باپ قرار دیا ہے۔
تمہارے بعد تمہاری اُمت پر اس کا
وہی حق قرار دیا ہے جو تمہارا اپنی امت پر
اپنی زندگی میں ہے جس نے اس کے حق کا انکار
کیا اس نے تمہارے حق کا انکار کیا اور جس نے اس
کی محبت کا انکار کیا اس نے تمہاری
محبت کا انکار کیا اور جس نے تمہاری
محبت سے انکار کیا اس نے جنت
میں داخل ہونے سے انکار کیا۔

فخررت للّٰه عزّ و جل ساجداً شکراً لما انعم علیّ فاذا منادٍ ینادی: یا محمّد! ارفع راسك سلنی اعطك، فقلت: الٰهی اجمع اُمّتی من بعدی علی ولایة علی بن ابی طالب، لیردوا علی جمیعاً حوضی یوم القیامة۔

فاوحی الی: یا محمد! انی قد قضیت فی عبادی قبل ان اخلقهم، و قضائی ماض فیهم: لا اهلك به من اشیاء، واهدی به من اشیاء، وقد آتیته علمك من بعدك وجعلته وزیرك وخلیفتك من بعدك

یہ سن کر میں ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر پڑا اس وقت آواز آئی اے محمدؐ اپنے سر کو اٹھاؤ اور مجھ سے جو چاہو مانگو، تاکہ میں عطا کروں۔ میں نے عرض کی کہ اے پروردگار! میرے بعد میری پوری اُمت کو علی ابن ابی طالب کے دوستوں میں قرار دے کہ وہ سب قیامت کے دن حوضِ کوثر پر میرے پاس آسکیں۔

وحی آئی اے محمدؐ! میں نے اپنے بندوں کی تخلیق سے قبل فیصلے کیے ہیں اور وہ طے ہو چکے ہیں۔ تاکہ جو گمراہ ہوا سے ہلاک کردوں اور جو راہ راست پر چلے اس کی ہدایت کروں میں نے تمہارے بعد تمہارا علم علی کو دیا ہے، میں نے اسے تمہارا وزیر بنایا ہے اور میں نے اسے تمہارے بعد تمہارے اہل وعیال اور تمہاری اُمت پر خلیفہ

على اهلك وامتك عزيمة منّي، لا يدخل الجنة من ابغضه، وعاده و انكر و لا يته من بعدك ومن ابغضك ابغضني، ومن عاداه فقد عاداك، و من عاداك فقد عاداني، ومن احبه فقد احبك ومن احبك فقد احبني۔

قرار دیا ہے۔ یہ میرا حتمی فیصلہ ہے جو اس سے دُشمنی کرے، جو اس سے بغض رکھے اور تمہارے بعد اس کی فوری ولایت کا انکار کرے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا تو جس نے اس سے بغض رکھا اس نے تجھ سے بغض رکھا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے اس سے دُشمنی کی اس نے تجھ سے دُشمنی کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دُشمنی کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے تم سے محبت کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

وقد جعلت (له) هذه الفضيلة و اعطيتك ان اخرج من صلبه احد عشر مهديا، كلّهم من

اور میں نے یہ فضیلت اس کے لیے قرار دی ہے اور تمہیں یہ عطا کیا ہے کہ میں اس کے صلب سے اور بتول کی نسل سے تمہاری ذریت سے گیارہ مہدیؑ قرار دوں گا اور ان میں آخری

من البکر البتول، اخر رجل منهم یصلی خلفه عیسی ابن مریم یملا الارض عدلا کما ملئت جورا وظلمًا انجی به من الهلکة واهدی به من الضلالة وابری به الاعمی و اشفی به المریض۔

قلت: الٰهی فمتی یکون ذلك؟ فاوحی الی عزّ وجل: یکون ذلك اذا (۱) رفع العلم، (۲) وظهر الجهل، (۳) و کثر القراء، (۴) وقل العمل، (۵) وکثر القتل[1] (۶) وقل الفقهاء

وہ ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم نماز پڑھیں گے وہ زمین کو عدل وداد سے بھر دے گا۔ جیسی کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ میں اسی کے ذریعہ انسانوں کو ہلاکت سے نجات دونگا گمراہی سے ہدایت کی طرف لاؤں گا اور اسی کے ذریعہ اندھے کو بینا بناؤں گا اور اسی کے ذریعہ مریض کو شفایاب کروں گا۔

میں نے عرض کی کہ پروردگار یہ کب ہوگا! وحی الٰہی آئی کہ جب (۱) علم اٹھالیا جائے گا۔ اور (۲) جب جہالت ظاہر ہوجائے اور جب (۳) قاریان قرآن کی کثرت ہوجائے اور جب (۴) عمل کم ہوجائے اور جب (۵) قتل کی کثرت ہوجائے اور جب (۶) فقہائے ہدایت کم ہوجائیں اور جب

---

[1] بعض نسخوں میں قتل کی جگہ فتک ہے۔

الهادون، (۷) وكثر فقهاء الضلالة الخوانه (۸) وكثر الشعراء۔

(۷) گمراہ و خائن فقہاء کی کثرت ہو جائے اور جب (۸) شعراء کی کثرت ہو جائے۔

واتخذ امتك قبورهم (۹) مساجد، وحليت (۱۰) المصاحف، وزخرفت المساجد (۱۱) وكثر الجور (۱۲) والفساد، وظهر (۱۳) المنكر، وامر امتك به و نهوا عن المعروف (۱۴) واكتفى الرّجال (۱۵) بالرّجال والنّساء (۱۶) بالنّساء، وصارت (۱۷) الامراء كفره، و اولياؤهم (۱۸) فجره و اعوانهم (۱۹) ظلمه، (۲۰) وذو والراى منهم فسقه (۲۱) وعند (ذلك) ثلاثة

اور جب (۹) تمہاری امت کے لوگ قبرستان کو مسجد بنالیں اور جب (۱۰) قرآن آراستہ کیے جائیں، اور جب (۱۱) مسجدوں میں نقش و نگار بنائے جائیں اور جب (۱۲) ظلم و فساد بہت بڑھ جائے اور جب (۱۳) برائیاں ظاہر ہو جائیں اور آپ کی امت کو اسی کی ترغیب دی جائے (۱۴) اچھائیوں سے روکا جائے (۱۵) مرد اکتفا کریں مردوں پر (۱۶) عورتیں عورتوں پر اور جب (۱۷) حکمران کافر ہو جائیں اور جب (۱۸) ان کے عمّال فاجر ہو جائیں اور جب (۱۹) ان کے مددگار ظالم ہو جائیں اور جب (۲۰) ان میں جو صاحبان رائے ہوں فاسق ہو جائیں (۲۱) تو اس وقت تین علاقوں میں زمینیں

خسوف (۲۲) خسف بالمشرق وخسف بالمغرب (۲۳) وخسف بجزیرۃ العرب (۲۴) وخراب البصرۃ علی ید رجل من ذریتک یتبعہ الذنوج (۲۵) وخروج ولد من ولد الحسن بن علی (۲۶) وظہور الدجال یخرج بالمشرق من سجستان، (۲۷) و ظہور السفیانی۔

فقلت: الٰہی وما یکون بعدی من الفتن؟ فاوحی الی واخبرنی ببلاء بنی امیۃ وفتنہ ولد عمی وما ہو کائن الی یوم القیامۃ فاوصیت بذالک ابن عمی

دھنس جائیں گی اور جب (۲۲) مشرق میں اور مغرب میں، جزیرۃ العرب (۲۳) میں اور شہر بصرہ (۲۴) میں تمہاری ذریّت کے ایک دشمن کے ہاتھوں تباہ ہوگا، جس کی پیروی سیاہ فام کریں گے اور (۲۵) حسن بن علی کی اولاد سے ایک شخص خروج کرے گا اور (۲۶) مشرق میں دجّال علاقہ سجستان[1] سے خروج کریگا اور (۲۷) سفیانی کا ظہور ہوگا۔

میں نے عرض کیا پروردگار! میرے بعد کیا کیا فتنے ہوں گے؟ خدا نے وحی کی اور بنی اُمیّہ اور میرے عمزادوں (بنی عباس) کے فتنے سے آگاہ کیا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ سب کچھ بتا دیا، تو جب زمین پر آیا تو میں نے وہ سب بطور وصیت اپنے

---

[1] اس سے مراد سیستان ہے۔

حين هبطت الى الارض وادیت الرسالة فلله الحمد علی ذلك، كما حمده النبيون، وكمال حمده كل شی قبلی، وما هو خالقه الی یوم القیامة۔[1]

ابنِ عم (علی) کو بتا دیا اور اپنے عمل رسالت کو انجام دیا۔ پس میں اس کی حمد کرتا ہوں۔ جیسا کہ انبیاء نے کی ہے اور جیسا کہ ہر شے قبل میں حمد کرتی رہی ہے۔ اور مستقبل میں خلق ہونے والی اشیاء قیامت تک حمد کرتی رہیں گی۔

توضیح

① عام معاشرتی حالات بیان فرمانے کے بعد مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب کے خسف کو بیان کیا گیا ہے۔ خسف کے معنی زمین کے دھنس جانے کے ہیں۔ زمین کا یہ دھنسنا اتنی اہم علامت ہے۔ کہ اسے مستقل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ زمین قدرتی اسباب کے ذریعہ دھنسے گی۔ یا جنگوں میں بمباری وغیرہ کے سبب سے۔ قرین قیاس یہی ہے کہ یہ واقعہ بمباری وغیرہ کے سبب ہوگا۔ یہ تینوں خسف پے در پے ہوں گے یا فاصلہ کے ساتھ، اس کی بھی وضاحت نہیں ہے اگر فاصلے کے ساتھ ہوں تو پھر مشرق کے خسف کے حوالے سے ہیروشیما کی

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ ص ۲۷۶۔

بمباری پر بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

(۲) خسف کی متعدد روایات پائی جاتی ہیں۔ یہ عمل مختلف علاقوں میں ہوگا خصوصیت کے ساتھ بعض علاقوں کے نام روایات میں بیان کیے گئے ہیں۔

الف :۔ شام کا ایک دیہات جابیہ یا خرستا یا ترستا یا خرسا، خرسنا، مرمری روایات میں یہ نام مذکورہ بالا طریقوں سے نقل ہوا ہے، لیکن صحیح جابیہ ہے بقول سید محسن امین عاملی کہ دمشق کا محلہ باب الجابیہ دلیل ہے کہ دمشق کے قریب ایک دیہات جابیہ نامی موجود تھا۔

ب :۔ مسجد دمشق کا مغربی حصہ

ج :۔ بلاد جبل کا بعض علاقہ۔ بلاد جبل قم قزوین ہمدان اور کردستان و کرمان شاہ پر مشتمل ہے۔ اس خسف سے الشاء اللہ شہر قم مستثنیٰ ہے

د :۔ بصرہ میں خسف ہوگا، خون ریزی ہوگی گھر منہدم ہوں گے اور لوگ فنا ہوں گے (صادقؑ) اس کے علاوہ منارۂ بصرہ کے خسف کا بھی ذکر روایات میں ہے (اثبات الہداۃ صادقؑ)

ہ :۔ مصر میں بھی خسف ہوگا۔

(۳) خروج سفیانی سے قبل سید حسنی کا خروج ہوگا اور اس خروج کے بین الاقوامی اثرات مرتب ہوں گے، جن کے سبب کرۂ ارض پر طویل علاقوں میں لڑی جانے والی جنگوں کا ظہور ہوگا۔ بعض علماء نے اولادِ حسنؑ کی جگہ اولادِ حسینؑ تحریر کیا ہے۔ اگرچہ بیشتر نسخوں میں اولادِ حسن ہی تحریر ہے، لیکن اگر دوسرے نسخے کو تسلیم کیا جائے تو یہ خروج کرنے والے سید حسینی ہوں گے ان کے

بارے میں تفصیلات نہیں ملتیں کہ یہ کون ہیں؟ کہاں سے خروج کریں گے۔ اور ان کی جنگ کن لوگوں سے ہوگی۔ جیسے کہ سید حسنی کے سلسلہ میں تفصیلات ملتے ہیں۔

④ یہ مشہور دجّال نہیں ہے، جس کی آمد کا تذکرہ بکثرت روایات میں ہے، اس لیے کہ وہ نزول عیسیٰ کے وقت ظاہر ہوگا، وہ دجال جو مشرق سے خروج کریگا اس کی تفصیلات نہیں معلوم، ہوسکتا ہے یہ کوئی ایسا باطل پرست سرکردہ شخص ہو جو سید حسنی یا حسینی کے مقابل خروج کرے۔

روایت جابرؓ

عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال حجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حجۃ الوداع فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ما افترض علیہ من الحج اتی مودع الکعبۃ فلزم حلقۃ الباب ونادی برفیع صوتہ ایھا الناس فاجتمع اھل المسجد واھل السوق فقال اسمعوا انی قائل ما ھو بعدی کائن فلیبلغ شاھدکم غائبکم ثم بکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حتی بکی لبکائہ الناس اجمعین فلما سکت من بکائہ

جابر ابن عبداللہ انصاری بیان کرتے کرتے ہیں کہ ہم نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ جب رسول اللہ حج اور اس کے فرائض سے فارغ ہو گئے تو خانہ کعبہ کو وداع کرنے کے لیے تشریف لائے اور حلقہ در کو ہاتھ میں تھام کر با آواز بلند ارشاد فرمایا۔

" اے لوگو!" اس آواز کو سنتے ہی وہ سارے لوگ جو مسجد الحرام اور بازار میں تھے جمع ہو گئے۔ اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا: سنو! میں بتانا چاہتا ہوں جو میرے بعد ہو گا۔ تم میں سے جو حاضر ہیں وہ غائبین تک اسے پہنچا دیں پھر رسول اللہ نے گریہ فرمانا شروع کیا اور آپ کو گریہ کرتے ہوئے دیکھ کر سارے حاضرین بھی رونے لگے۔ جب رسول اللہ کا گریہ

قال اعلموا رحمکم اللہ ان مثلکم فی ھذا الیوم کمثل ورق الشوک فیہ الی اربعین ومائۃ سنۃ ثم یاتی من بعد ذالک شوک وورق الی مائتین سنۃ ثم یاتی من بعد ذلک شوک لا ورق فیہ۔

تو فرمایا کہ خدا تم پر رحم کرے، یہ جان رکھو کہ تم آج کے دن سے ایک سو چالیس سال تک اس پتے کی مانند ہو جس میں کانٹا نہ ہو پھر اس کے بعد دو سو سال تک ایسا زمانہ ہوگا جس میں پتہ بھی ہوگا اور کانٹا بھی ہوگا پھر اس کے بعد فقط کانٹا ہے پتہ نہیں ہے۔

حتی لا یری فیہ الا سلطان جابر او غنی بخیل او عالم مراغب فی المال او فقیر کذاب او شیخ فاجر او صبی وقح او امراۃ رعناء ثم بکی رسول اللہ فقام الیہ سلمان الفارسی رحمہ اللہ قال یا رسول اللہ اخبرنا متی یکون ذالک فقال یا سلمان! اذا قلت علمائکم وذھب قراؤکم و

یہاں تک کہ اس زمانے میں سلطان جابر، بخیل سرمایہ دار، دنیا پرست عالم، جھوٹے فقیر، فاسق و فاجر بوڑھے، بے حیا لڑکے، اور احمق عورتوں کے علاوہ لوگ نظر نہیں آئیں گے۔ پھر رسول اللہ نے گریہ فرمایا۔ سلمان فارسیؓ اُٹھے اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بتلایئے کہ ایسا کب ہوگا؟ ارشاد فرمایا، اے سلمان[1]! یہ اس وقت ہوگا جب تمہارے علماء کم ہو جائیں گے اور تمہارے قاریان

---

[1] حضرت سلمانؓ فارسی کو مخاطب کرکے اشارہ اس دور کے لوگوں کی طرف تھا جن کا ذکر ہے۔

قطعتم زكوٰة ما اظهرتم
منكراتكم وصلت اصواتكم
فى مساجدكم وحملته الدُّنيا
فوق رؤسكُمُ والعلم
تحت اقدامكم والكذب
حَدِيثكم والغيبته فاكهتكم
والحرام غنيمتكم ولا يرحم
كبيركُمُ صغيركم ولا
يوقر صغيركم كبيركم
فعند ذالك تنزل اللعنة
عليكم و يجعل باسكم
بينكم وبقى الدّين بينكم
لفظًا بالسنتكم فاذا او
تيتم هٰذه الخصال
توقعوا الرّيح الحمر
اومسخا اوقذفا بالحجارة

قرآن ختم ہو جائیں گے اور تم زکوٰۃ کی ادائگی
قطع کر دو گے اور اپنے اعمال بد کو ظاہر
کر و گے۔ جب تمہاری آوازیں تمہاری مسجدوں
میں بند ہوں گی اور جب تم دُنیا کو سر پر اٹھاؤ
گے اور علم کو زیر قدم رکھو گے اور جب جھوٹ
تمہاری گفتگو ہو گی۔ غیبت تمہاری نقل
محفل ہو گی اور حرام مال غنیمت ہو گا اور
جب تمہارا بزرگ تمہارے خوردوں پر شفقت
نہیں کرے گا، اور تمہارا خورد تمہارے
بزرگوں کا احترام نہیں کرے گا اس وقت
تم پر اللہ کی لعنت نازل ہو گی اور تمہاری
اُمّت تمہارے درمیان قرار دے گا۔
اور دین تمہاری زبانوں پر فقط ایک لفظ
بن کر رہ جائے گا تو تم میں جب یہ خصلتیں
پیدا ہو جائیں[1] تو سُرخ آندھی مسخ یا
آسمان سے سنگ باری کی توقع رکھو اور

---

[1] اس وقت یہ ساری بیان کردہ علامات سماج میں پائی جاتی ہیں سوائے ان تین عذابوں کے جو
یہاں بیان ہوا ہے۔

وتصديق ذالك فى كتاب الله عزّ وجلّ۔

قُل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم او يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم باس بعض انظر كيف نصرف الايات لعلهم يفقهون۔

(سورۂ انعام آیت ۶۵)

فقام اليه جماعة من الصحابة فقالوا يا رسول الله اخبرنا متى يكون ذالك فقال صلى الله عليه عليه وآلِهٖ عندنا خير الصلوٰة واتباع لشهوات وشرب القهوات و شتم الاباء والامهات حتى

میرے اس کلام کی تصدیق کتابِ خدا میں موجود ہے۔

اے رسولؐ کہہ دو کہ وہی اس بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب تمہارے سر کے اُوپر سے نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے اٹھا دے یا ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابل کر دے اور تم سے بعض کو بعض کی جنگ کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو ہم کس طرح آیات کو بدل بدل کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔

اس وقت صحابہ کا ایک گروہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا یا رسُول اللہ ہمیں بتایئے کہ ایسا کب ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب نمازوں میں تاخیر کی جائے اور شہوت رانی عام ہو جائے اور قہوے کی مختلف اقسام پی جانے لگیں اور باپ اور ماں کو لوگ گالیاں دینے لگیں یہاں

ترون الحرام مغنما و
الزّكوٰة مغرما واطاع
الرّجل زوجته وجفى و
قطع رحمه وذهبت رحمته
الاكابر وقل حياء
الاصاغر وشيدوا البنيان
وظلموا العبيد والاماء
شهدوا بالهواء وحكموا
بالجور ويسب الرّجل
اباهُ ويحسد الرّجل اخاه
ويعامل الشركاء
بالخيانة وقل الوفاء
وشاع الزّنا وتزين الرّجل
بثياب النّساء وسلب
عنهنّ قناع الحياء ودب
الكبر فى القلوب
كدبيب السّم
فى الابدان وقل
المعروف وظهرت

تک کہ حرام کمال غنیمت اور زکوٰۃ دینے کو جرمانہ
سمجھنے لگیں، مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرنے
لگے اور اپنے ہمسائے پر ظلم کرے اور قطع
رحم کرنے لگے اور بزرگوں کی شفقت
اور رحم ختم ہو جائے اور خوردوں کی حیا
کم ہو جائے اور لوگ عمارتوں کو مضبوط
بنانے لگیں اور اپنے خادموں اور لونڈیوں
پر ظلم کرنے لگیں اور ہوا و ہوس کی بنیاد پر
گواہی دیں اور ظلم سے حکومت کریں اور
مرد اپنے باپ کو گالی دینے لگے اور انسان
اپنے بھائی سے حسد کرنے لگے اور حصّہ
دار خیانت سے معاملہ کرنے لگے اور
وفا کم ہو جائے اور زنا عام ہو جائے اور
مرد عورتوں کے کپڑوں سے اپنے آپ
کو آراستہ کرے اور عورتوں سے حیا کا
پردہ اُٹھ جائے اور تکبّر دلوں میں اس
طرح داخل ہو جائے۔ جس طرح زہر جسموں
میں داخل ہو جاتا ہے اور عمل نیک
کم ہو جائے اور جرائم بے انتہا عام

الجرايم وهونت العظائم
وطلبوا المدح بالمال
وانفقوا المال للغناء و
شغلوا بالدنيا عن
الاٰخرة وقل الورع و
كثر الطمع والهرج
والمراج و اصبح
المومن ذليلا والمنافق
عزيزا مساجدهم معمورة
بالاذان وقلوبهم خالية
من الايمان بما استحقوا
بالقران وبلغ المؤمن
عنهم كل هوان فعند
ذالك ترى وجوههم
وجوه الادميين وقلوبهم
قلوب الشياطين كلامهم احلى

ہو جائیں اور فرائض الٰہی حقیر ہو جائیں اور
سرمایہ دار مال کی بنا پر اپنی تعریف کی
خواہش کریں اور لوگ موسیقی اور گانے
پر مال صرف کریں اور دنیا داری میں سرگرم
ہو کر آخرت کو بھول جائیں اور تقویٰ
کم ہو جائے اور طمع بڑھ جائے اور
انتشار و غارت گری بڑھ جائے اور
ان کی مسجدیں اذان سے آباد ہوں
اور ان کے دل ایمان سے خالی ہوں
اس لیے کہ وہ قرآن کا استخفاف
(توہین) کریں اور صاحب ایمان کو ان
سے ہر قسم کی ذلت و خواری کا سامنا
کرنا پڑے تو اس وقت دیکھو گے کہ
ان کے چہرے آدمیوں کے چہرے
ہیں اور ان کے دل شیطانوں کے دل
ہیں اور ان کی گفتگو شہد سے شیریں ہے

لہ بڑے گناہ چھوٹے ہو جائیں یا بڑی اور ہولناک اور عجوبہ چیزیں عام ہو جائیں

سے لوگ مال لے کر سرمایہ داروں کی تعریف کریں گے یا سرمایہ دار مال دیکر اپنی تعریف کروائیں گے

من العسل وقلوبهم امرّ من الحنظل فهم ذءاب وعليهم ثياب ما من يوم الا ويقول الله تبارك وتعالى افبي تغترون ام علي تجترؤن۔

افحسبتم انما خلقناكم عبثا وانكم الينا لا ترجعون ۔[1]

فوعزتي وجلالي لولا من يعبدني مخلصا ما امهلت من يعصيني طرفة عين ولولا ورع الورعين من عبادي لما انزلت من السماء قطرة ولا انبت ورقة خضراء فواعجبا لقوم

اوران کے دل حنظل سے زیادہ کڑوے ہیں تو وہ بھیڑیئے ہیں جو انسانی لباس میں ہیں۔ ایسے زمانے میں کوئی دن ایسا نہ ہوگا جب خدا ان سے یہ نہ کہے گا کہ کیا تم میری رحمت سے مغرور ہو گئے ہو؟ تمہاری جراتیں بڑھ گئی ہیں۔

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں عبث خلق کیا ہے؟ اور تمہاری بازگشت ہماری طرف نہیں ہوگی۔

میں اپنی عزّت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر مجھے خلوص سے عبادت کرنے والوں کی پرواہ نہ ہوتی تو میں گناہگار کو ایک چشم زدن کی بھی مہلت نہ دیتا اور اگر بندگان متقین کے تقوٰے کی پرواہ نہ ہوتی تو میں آسمان سے ایک قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین پر ایک سبز پتہ بھی نہ اُگاتا۔ تعجب ہے ان لوگوں

---

[1] سورۂ مومنون آیت ۱۱۷۔

الهواء و تعظيم اصحاب المال
وبيع الدين بالدنيا فعندها
يذوب قلب المومن في جوفه
كما يذوب الملح بالماء
مما يرى من المنكر فلا
يستطيع ان يغيره قال سلمان
ان هذا لكائن يارسول الله
قال اى والذى نفسى بيده
يا سليمان ان عندها يليهم
امراء جوره و وزراء فسقه و
عرفاء ظلمته وامناء خونة
فقال سليمان ان هذا لكائن
يارسول الله فقال اى و
الذين نفسى بيده يا
سليمان ان عندها يكون
المنكر معروفا و
المعروف منكرا و
يوتمن الخائن ويخون
الامين ويصدق الكاذب

فروخت کرنا۔ اس وقت مومن کا دل
اس کے پہلو میں اس طرح آب ہوگا
جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے
اس لیے کہ وہ برائیوں کو دیکھے گا لیکن
اسے بدل دینے کی قدرت نہیں ہوگی
سلمان نے کہا کہ یا رسول اللہ!
کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا کہ ہاں اے
سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
میں میری جان ہے۔ اس وقت
حکمران ظالم و جابر ہوں گے۔ وزراء
فاسق ہوں گے۔ عرفا ظالم ہوں گے
امانت دار خائن ہوں گے۔ سلمان
نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟
فرمایا اے سلمان! اس خدا کی قسم جس
کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت
منکر معروف ہو جائے گا، اور معروف
منکر ہو جائے گا، خائن کو امانت دار
سمجھا جائے گا اور امین خیانت کریگا
اور جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی

ویکذب الصّادق قال سلمان
وان هذا الکائن یا رسول
اللہ قال ای والّذی نفسی
بیدہٖ فعندها یکون امارۃ
النساء ومشاورۃ الاماء
وقعود الصبیان علی
المنابر ویکون الکذب
طرفا والزّکوٰۃ مغرما
والفیی مغنما ویجفوا
الرجل والدیہ ویبر
صدیقہ ویطلع الکوکب
المذنب قال سلمان
ان هذا الکائن یا رسول
اللہ قال ای والّذی
نفسی بیدہٖ یا سلمان
وعندها تشارک المرئۃ
زوجها فی التّجارۃ و
یکون المطر قیظا و
یغیظ الرام غیظا و

اور سچّے کی تکذیب کی جائے گی سلمانؓ
نے کہا یا رسُول اللہ کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
اے سلمانؓ! اس خدا کی قسم جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس
وقت عورتوں کی حکومت ہوگی اور
کنیزوں سے مشورہ لیا جائے گا اور
لڑکے منبروں پر بیٹھیں گے اور جھوٹ
بولنا ظرافت میں شمار ہوگا اور زکوٰۃ کو
جُرمانہ سمجھا جائے گا اور مال خدا کو غنیمت
سمجھا جائے گا اور انسان اپنے والدین
پر جور و جفا کرے گا اور اپنے دوست
کے ساتھ حسن سلوک کرے گا اور دُم دار
ستارہ ظاہر ہوگا سلمانؓ نے کہا، یا
یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم جس
کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے
اس وقت عورت تجارت میں اپنے
شوہر کے ساتھ شریک ہوگی اور
صاحبان عزّت ذلیل ہوں گے اور

يحتقر الرجل المعسر
فعندها تقارب الاسواق
اذ قال هذا المابع
شيا وقال هذا لم
اربح شياء فلا
ترى الا ذاما لله
فقال سلمان ان هذا
لكائن يا رسول الله!
قال اى والذى
نفسى بيده يا سلمان
فعندها تليهم
اقوام ان تكلموا
قتلوهم وان سكنوا
استباحوهم ليستائرن
بفيهم وليطون حرمتهم
وليسفكن دائهم
ولتملان قلوبهم دغلا
ودعبا فلا ترهم
الا وجلين خائفين

غریب وفقیر شخص کی توہین کی جائے
گی تو اس وقت بازار قریب ہو جائیں
گے۔ ایک کہے گا کہ میں نے کچھ نہیں
بیچا اور دوسرا کہے گا کہ میں نے کچھ نفع
نہیں کمایا، تم نہیں دیکھو گے مگر اللہ
مذمت کرنے والے کو۔ تو سلمانؓ نے
کہا، یا رسولؐ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔
اس وقت ایسے لوگ حکمران ہونگے
کہ اگر عوام گفتگو کریں گے تو حکمران
قتل کر دیں گے، اور اگر چپ رہیں
گے تو حکمران ان کے مالک بن جائیں
گے اور ان لوگوں کی دولت سے
خود دولت مند بن جائیں گے اور
ان کی حرمت کو پامال کر دیں گے
اور ان کا خون بہائیں گے اور ان
کے دلوں کو اپنے رعب و دبدبہ سے
معمور کر دیں گے اور تم انہیں دیکھو گے

مرعوبين مرهوبين قال
سلمان ان هذا الكائن
يارسول الله قال اى
والذى نفسى بيده
يا سلمان عندها يوتى
بشئ من المشرق و
شئ من المغرب يلون
امتى قالوا بل اضعفا
امتى منهم و بل
لهم من الله لايرحمون
صغيرا ولا يوقرون
كبيرا ولا يتجاوزون
عن مسيئ جثتهم جثة
الادميين وقلوبهم
قلوب الشياطين قال
سلمان وان هذا الكائن
يارسول الله قال اى والذى
نفسى بيده ياسلمان وعندها
يكتفى الرجال بالرجال والنساء

مگر ہراساں اور خوف زدہ، مرعوب
اور سہما ہوا۔ سلمان فارسی نے کہا، یا
رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں
اے سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
میں میری جان ہے۔ اس وقت کچھ مشرق
سے لایا جائے گا اور کچھ مغرب سے لایا جائے
گا، اور میری اُمت کو اس رنگ میں رنگا
جائے گا۔ پس وائے ہو میری اُمت کے
ضعیفوں پر ان لوگوں سے پس وائے
ہو ان پر خدا کی طرف سے، وہ تو نہ
چھوٹوں پر رحم نہ بڑوں کی عزت کریں گے
نہ بدی کرنے والوں سے درگزر کریں
گے ان کے جسم آدمیوں کے جسم ہونگے
اور ان کے دل شیطانوں کے دل ہونگے
سلمانؓ نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا
ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس
وقت مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور
عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی اور لڑکے

بالنساء ويغار على الغلمان
كما يغار على الجارية
في بيت اهلها وتشبه الرجال
بالنساء والنساء بالرجال
ويركبن ذات الفروج
السروج فعلى من من امتي
لعنة الله قال سلمان ان
هذا الكائن يا رسول الله!
قال اى نفسي بيده يا
سلمان وعندها سسرت
المساجد كما تزخرف
البيع والكنايس وتحلى
المصاحف وتطول
المنارات وتكثر الصفوف
بقلوب متباغضه والسن
مختلفه قال سلمان
وان هذا لكائن
يا رسول الله! قال اى
والذى نفسي بيده

لڑکوں پر اس طرح ایک دوسرے
سے حسد کریں گے جس طرح لڑکی پر کیا
جاتا ہے۔ جو اپنے گھر میں ہو، اور مرد
عورتوں سے مشابہ ہونگے اور عورتیں
مردوں کے مشابہ ہونگی اور عورتیں خود
سواری کریں گی۔ میری اُمت کی ان
عورتوں پر خدا کی لعنت ہو۔ سلمان
نے کہا یا رسول اللہؐ! کیا ایسا ہوگا؟
فرمایا ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس
وقت مسجدوں کو اس طرح منقش کیا
جائے گا۔ جیسے کلیسا وغیرہ منقش
ہوتے ہیں۔ اور قرآنوں کی طلاکاری
کی جائے گی اور منارے طویل ہونگے
اور صفیں زیادہ ہو جائیں گی لیکن دلوں
میں بغض ہوگا اور زبانوں پر اختلاف
سلمان نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا
ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں سلمان! اس
خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان

يا سلمان وعندها تحيس
ذكور أمتي مذهب
يلبسون الحرير والديباج
ويتخذون جلود النمور
صفا قال سلمان وان
هذا لكائن يا رسول الله
قال اى والذى نفسى
بيده يا سلمان وعندها
يظهر الربا ويتعاملون
بالخسية والرشاء و
يوضع وترفع الدنيا
قال سلمان وان هذا
لكائن يا رسول الله قال
اى والذى نفسى بيده
يا سلمان وعندها يكثر
الطلاق فلا يقام لله
حدا ولن يضر الله شيئا
قال سلمان و إن هذا
لكائن يا رسول الله قال اى

ہے۔ اس وقت میری اُمّت کے مرد اپنے
آپ کو سونے کی چیزوں سے آراستہ کریں
گے اور حریر و دیبا کے لباس پہنیں گے۔
اور درندوں کی کھال کا نرم لباس استعمال
کریں گے۔ سلمان نے کہا یا رسُول اللہ!
کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا اے سلمان!
اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں
میری جان ہے۔ اس وقت سُود ظاہر و
آشکار ہوگا اور لوگ غیبت اور رشوت
کے ذریعہ معاملہ کریں گے اور دین پست
ہو جائیگا اور دُنیا بلند ہو جائے گی سلمان
نے کہا کہ یا رسُول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟
فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس
وقت طلاق کی کثرت ہو جائے گی اور
اللہ کے لیے حدود جاری نہیں کی جائیں
گی۔ لیکن اللہ کو کوئی شے ضرر نہیں
پہنچا سکتی۔ سلمان نے کہا یا رسول اللہ
کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا، ہاں اے

والذی نفسی بیده یاسلمان وعندها تظهر القنیات والمعازف ویلیهم شرار اُمّتی، قال سلمان وان هذا لکائن یارسول الله قال ای والذی نفسی بیده یاسلمان وعندها تحجّ اوْ ساطها للتجارة وتحجّ فقراؤها للریاء والسمعة فعندها یکون اقوام یتعلمون القرآن لغیر الله فیتخذونه مزامیر ویکون اقوام یتفقهون لغیرالله و تکثر اولاد الزنا ویتغنون بالقرآن ومیها فتون بالدّنیا، قال سلمان وان هذا لکائن

سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اس وقت مختلف آلاتِ موسیقی اور مختلف ساز ظاہر ہوں گے انہیں میری اُمت کے شریر لوگ پسند کریں گے۔ سلمان نے کہا کہ یارسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا، ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اس وقت میری اُمت کے سرمایہ دار تفریح کے لیے حج کریں گے اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لیے اور غریب لوگ ریاکاری اور اپنا احترام کروانے کے لیے حج کریں گے تو اس وقت کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے لیے قرآن کی تعلیم حاصل کریں گے اور اسے آلاتِ موسیقی کی طرح قرار دیں گے۔ اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے لیے علم فقہ حاصل کریں گے اور زنازادوں کی کثرت ہوجائے گی۔ اور قرآن کو گایا جائے گا اور لوگ دنیا کی طرف شدید

یارسول اللہ قال ای
والذی نفسی بیدہ یا
سلمان ذالک اذا انتھکت
المحارم واکتسبت
الماثم وتسلط الاشرار
علی الاخیار ویفشوا
الکذب ویظھر
الجاجۃ[1] ویغشی
العاقل ویتباھون
فی اللباس ویمطر فی
غیر اوان المطر و
یستحسنون الکوتۃ
والمعازف وینکرون
الامر بالمعروف و
النھی عن المنکر حتی
یکون المومن فی ذالک
الزمان اذ ل من الامۃ

میلان رکھتے ہوں گے۔ سلمان نے کہا
یارسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں
اے سلمان! اس خدا کی قسم! جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ اس
وقت ہوگا جب محارم کی ہتک حرمت
ہو جائے اور گناہ اکتساب کیے جائیں اور
اشرار کا نیک بندوں پر تسلط ہو جائے
اور جھوٹ عام ہو جائے اور ضد ظاہر
ہو جائے۔ عقلمند انسان پوشیدہ اور گوشہ
نشین ہو جائے اور لوگ اچھے لباس پر
فخر و مباہات کریں اور بغیر موسم کے بارش ہونے
لگے اور طبل و ساز کو پسند کرنے لگیں
اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے
نفرت کرنے لگیں یہاں تک کہ اس
زمانے میں مومن کنیز سے بھی بدتر ہو جائے
اور اس زمانے کے قاریوں اور عابدوں
میں ملامت بازی آشکار ہو جائے تو یہ

---

[1] بعض نسخوں میں اس جملہ کی جگہ "ویفشو الفاقۃ" ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قحط اور فاقہ عام ہو جائے گا۔

ویظهر قرائهم وعبادهم
فیما بینهم التلاوم
فاولئك یدعون فی
ملکوت السمٰوٰت الادجاس
الانجاس۔ قال سلمان
ان هذا لکائن یا رسول
قال ای والذی نفسی
بیده یاسلمان فعندها
لا یغشی الغنی الا الفقر
حتی انّ السائل لیسل
فیما بین الجمعتین لا
یصیب احد الیضع فی
کفه شیئا قال سلمان
وان هذا لکائن یا
رسول الله قال ای والذی
نفسی بیده یاسلمان وعندها
یتکلم الرّویبضة قال سلمان!
وما الرّویبضة یارسول الله فداك
ابی وامّی قال یتکلم فی امر

لوگ آسمان کے فرشتوں میں نحس اور
پلید کے نام سے یاد کیے جاتے ہونگے
سلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا
ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے
اس وقت سرمایہ دار کو فقط افلاس
سے خوف ہوگا۔ یہاں تک کہ سائل
دو جمعوں کے درمیان سوال کرے گا
لیکن کوئی اسے کچھ دینے والا نہ ہوگا۔
سلمان نے کہا یا رسول اللہ کیا
ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان!
اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان
ہے۔ اس وقت رویبضہ گفتگو
کرے گا۔ سلمان نے پوچھا یا رسول
اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا
ہوں یہ رویبضہ کیا ہے؟ فرمایا ایسا
شخص انسانی مسائل پر گفتگو کرے
گا جسے گفتگو نہیں کرنی چاہیئے اور
جو پہلے گفتگو نہیں کرتا تھا، پس یہ

العامة من لم یکن یتکلم فلم یلبثوا الا قلیلا حتی تخور الارض خورة فلا یظن کل قوم الا انها خارت فی ناحیتهم فیمکثون فی مکثهم فتلقی لهم الارض افلا ذکبدها قال ذهب و فضة ثم اومی بیده الی الاساطین فقال مثل هذا فی یومئذ لا ینفع ذهب ولا فضة وهذا معنی قوله فقد جاء اشراطها۔[۲]

لوگ زمین پر باقی نہیں رہیں گے، مگر بہت کم، یہاں تک کہ زمین اس طرح دھنس جائے گی کہ ہر شخص یہی خیال کرے گا کہ میرے علاقے میں دھنسی ہے[۱]۔ پھر وہ لوگ باقی رہیں گے۔ جب تک اللہ چاہے گا، اور پھر ان کی بقا کے دوران زمین اپنے جگر کے ٹکڑے انہیں نکال کر دے گی۔ کہا سونا چاندی۔ پھر اشارہ فرمایا ستونوں کی طرح اور فرمایا کہ وہ جگر کے ٹکڑے اس کے مثل ہوں گے۔ اس دن سونا چاندی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اور یہی فقط 'جاء اشراطها" کا مفہوم ہے۔

---

[۱] دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ زمین اس شدت سے فریاد کرے گی کہ ہر قوم یہ خیال کرے گی کہ اس کے علاقے میں فریاد کر رہی ہے۔ ممکن ہے جدید ترین جنگی اسلحوں کی آواز کی طرف اشارہ ہو۔

[۲] تفسیر علی ابراہیم قمی مطبوعہ نجف اشرف۔

یہ روایت تفسیر قمی کے مطبوعہ نسخہ سے نقل کی گئی ہے، لیکن میرے ذاتی کتب خانے میں اس تفسیر کا ایک قلمی نسخہ (۱۰۷۶ھ) ہے۔ جو علامہ مجلسیؒ کے زیر مطالعہ رہا ہے۔ اور اس پر ان کے حواشی موجود ہیں۔ اس نسخہ سے مقابلہ کرنے سے بعض لفظی اور معنوی اختلافات پائے گئے ہیں۔ یہاں ہم نے صرف ان اختلافات کو قلمی نسخے کے مطابق نقل کیا ہے، جن سے معنوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔

روایت اصبغؓ

ان اصبغ بن نباتہ قال: سمعت امیر المؤمنین علیہ السلام یقول للناس: سلونی قبل ان تفقدونی لأنی بطرق السماء اعلم من العلماء، وبطرق الارض اعلم من العالم، انا یعسوب الدین انا یعسوب المؤمنین وامام المتقین، ودیان الناس یوم الدین انا قاسم النار، وخازن الجنان، وصاحب الحوض والمیزان وصاحب الاعراف فلیس منا امام الا وھو عارف بجمیع اھل ولایتہ

اصبغ بن نباتہ نے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المومنینؑ کو لوگوں سے کہتے ہُوئے سُنا کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ مجھے گم کر دو اس لیے کہ سارے علماء سے آسمان کے راستوں کو اور سارے عالم سے زمین کے راستوں کو زیادہ بہتر جانتا ہوں۔ میں دین کا سردار ہُوں، میں مومنوں کا آقا اور متقین کا امام ہوں، میں قیامت کے دن لوگوں کو بدلہ دینے والا ہُوں۔ مَیں قاسمِ نار اور خازنِ جنّت ہُوں صاحبِ حوضِ کوثر ہُوں اور میزان اعمال اور صاحبِ اعراف ہُوں، ہم میں سے ہر امام اپنے اہلِ ولایت کے حالات سے آگاہ ہوتا ہے۔

وذالك قوله عزوجل انما انت منذر ولكل قوم هاد۔

اسی کو اللہ نے کہا ہے کہ اے رسولؐ تم منذر ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے۔

الا ایھا الناس سلونی قبل ان تفقدونی (فان بین جوانحی علما جما فسلونی قبل ان) تشخر برجلها فتنة شرقیة وتطاق خطامها بعد موتها وحیاتها و تشب النار بالحطب الجزل من غربی الارض رافعة ذیلها، تدعو بویلها لرحله ومثلها، فاذا استدار الفلك، قلتم مات او هلك، بای واد سلك فیومئذ تاویل هذه الایة۔

اے لوگو! مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ قبل اس کے کہ مجھے گم کر دو۔ پس مشرق کی طرف سے ایک فتنہ برپا ہوگا، جس کے شعلے بھڑک کر بہت بلند ہوں گے اور جب بجھیں گے تو انسانوں کو اپنے ساتھ ہلاکت میں ڈال دیں گے، اور سرزمین مغرب سے آگ کا شعلہ بلند ہوگا جو بہت بلندی تک جائے اور کہے گا وائے ہو ان لوگوں پر جو میری لپیٹ میں آکر ہلاک ہوں تو جب آسمان کی گردش طویل ہو جائے گی تو تم کہو گے کہ وہ (مہدیؑ) مر گیا یا ہلاک ہو گیا اور وہ کسی وادی میں چلا گیا اس وقت اس آیت کی تاویل سامنے آئیگی۔

ثم رددنا لکم الکرة

پھر ہم نے تمہیں حملہ کی طاقت

خسف بهم فلا ینجو الا رجل یحول الله وجهه الی قفاه لینذرهم، ویکون ایة لمن خلفهم و یومئذ تاویل هذه الایة ولو تری اذ فزعوا فلا فوت واخذ و من مکان قریب۔

تو زمین میں دھنس جائے گا اور فقط ایک باقی بچے گا۔ اللہ اس کے چہرے کو پشت کی طرف کر دے گا تاکہ لوگ خائف ہوں اور پیروان سفیان کو عبرت حاصل ہو۔ اس وقت اس آیت کی تاویل سامنے آئے گی اور اگر تم اس حالت کو دیکھو گے۔ جب کہ گھبرا جائیں گے اور انہیں بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا اور وہ ایک قریب کے مکان میں پکڑے جائیں گے[1]

ویبعث مائة وثلاثین الفا الی الکوفة وینزلون الروحاء والفارق فیسیر منها ستون الفا حتی ینزلوا الکوفة موضع قبر هود علیه السلام بالنخلیة فیهجمون

اسی طرح سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ کی طرف روانہ کرے گا۔ یہ لشکر روحا اور فارق میں پڑاؤ ڈالے گا۔ اور وہاں کے تیس ہزار اشخاص حرکت کریں گے وہ کوفہ پہنچ کر نخیلہ میں حضرت ہود کی قبر کے پاس فروکش ہوں گے اور عید قربان کے دن لوگوں

---

[1] سورۂ سبا آیت ۵۱۔

اليهم يوم الزينته و امير الناس جبار عنيد يقال له: الكاهن الساحر فيخرج من مدينة الزوراء اليهم امير في خمسة آلاف من الكهنة و يقتل على جسرها سبعين الفاء حتى تحمى الناس من الفرات ثلاثة ايام من الدماء ونتن اجساد ويسبى من الكوفة سبعون الف بكر لا يكشف عنها كف ولا قناع، حتى يُوضعن في المحامل، ويذهب بهن الى الثوبة وهي الغرى۔

پر حملہ کریں گے۔ اس وقت کوفہ کا حاکم ایک جبّار اور سرکش انسان ہوگا جسے لوگ کاہن و ساحر کے لقب سے یاد کریں گے۔ اس زوراء (بغداد) کا حاکم پانچ ہزار کاہنوں کے ساتھ جنگ کے ارادے سے حرکت کرے گا اور یہ لوگ ستر ہزار اشخاص کو کوفہ کے پل پر قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ خون اور مردوں کے تعفن کے سبب تین دن تک لوگ فرات سے کنارہ کشی اختیار کریں گے۔ ستر ہزار باکرہ لڑکیاں جن کی کلائیاں اور چہرے کبھی ظاہر نہیں ہونگے شہر کوفہ سے گرفتار کی جائیں گی انہیں محملوں میں بٹھا کر ثویہ یعنی غری[1] لے جایا جائے گا۔

---

[1] غری اطراف کوفہ کے ایک علاقے کا نام ہے اور ثویہ اس مقام کا نام ہے جہاں اس وقت کمیل ابن زیاد کی قبر ہے۔ یہ علاقہ اب نجف کے محلوں میں شامل ہے اور مسجد حنانہ کے حوالے سے مشہور ہے۔

ثم یخرج من الکوفۃ مائۃ الف ما بین مشرک و منافق، حتّٰی یقدموا دمشق لا یصدھم عنھا صاد و بی ارم ذات العماد، و تقبل رایات من شرقی الارض غیر معلمۃ لیست بقطعن ولا کتان ولا حریر، مختوم فی راس القناۃ بخاتم السیّد الاکبر یسوقھا رجل من ال محمد تظھر بالمشرق، وتوجد ریحھا بالمغرب کالمسک الاذفر یسیر الرّعب امامھا بشھر حتی ینزلوا الکوفۃ طالبین بدماء آبائھم۔

فبیناھم علی ذالک اذا اقبلت خیل الیمانی و الخراسانی یستبقان کانّھا

پھر ایک لاکھ مشرک و منافق شہر کوفہ سے نکل کر دمشق کی طرف جائیں گے جہاں شداد کا بہشت تھا اور کوئی انہیں روکنے والا نہ ہوگا اور سرزمین مشرق سے کچھ پرچم آئیں گے جن میں کوئی علامت نہیں ہوگی وہ پرچم نہ روئی کے ہوں گے نہ سوتی ہوں گے اور نہ ریشمی، ان کے نیزوں کی نوک پر سیّد اکبر (رسول اللہؐ) کی مہر ہوگی اور ان کا رہبر خاندانِ رسولؐ کا ایک شخص ہوگا۔ یہ مشرق میں ظاہر ہوں گے اور ان کی خوشبو مشک کی طرح مغرب تک پہنچے گی، ان کا رعب ان کی آمد سے ایک ماہ قبل دلوں میں گھر کر جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کوفہ پہنچ کر اپنے آباؤ اجداد کے خون کا انتقام لیں گے۔

ادھر وہ مشغول ہوں گے اور ادھر یمانی اور خراسانی گھوڑ دوڑ کے گھوڑوں کی طرح تیزی سے پہنچیں گے

فرسی ربان شعث غبر جرد
اصلاب نواطی واقداح
اذا نظرت احدهم برجله
باطنه فیقول: لا خیر
فی مجلسنا بعد یومنا
هذا الهم فانا التائبون
وهم الابدال الذین
وصفهم الله فی کتابه
العزیز" انّ الله یُحِبّ
التوابین ویحب المتطهرین
ولنظراؤهم من آلِ
محمّد ویخرج رجل من
اهل نجران یستجیب
للامام فیکون اوّل النصاری
اجابة فیهدم بیعه
ویدق صلیبه، فیخرج
بالموالی وضعفاء النّاس

یہ دونوں لشکر پراگندہ حال اور غبار
آلود ہوں گے اور کوفہ پہنچنے کے لیے
سواریوں کو اس طرح دوڑائیں گے۔ کہ
گھوڑوں کے سموں سے تیر کی طرح شعلے
نکلیں گے۔ اگر کوئی ان سموں کو دیکھے گا
تو کہے گا آج کے دن کے بعد یہاں رُکنے میں
خیر نہیں ہے۔ پروردگار! ہم توبہ کرتے
ہیں۔ یہ وہی بزرگ اشخاص ہوں گے
جن کا ذکر قرآن میں اس طرح کیا ہے
کہ "اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا
ہے"[1] اس وقت اہلِ نجران سے
ایک شخص اُٹھے گا اور امام کی دعوت
قبول کرے گا۔ یہ عیسائیوں میں پہلا
شخص ہوگا جو لبیک کہے گا، اپنے
معبد کو منہدم کرے گا اور اپنی صلیب
کو توڑ دے گا، اس وقت (مہدیؑ)
دوستوں (بظاہر) کمزور انسانوں

---

[1] سورۂ بقرہ ۲۲۲۔

فیسیرون الی النخلیه باعلام هدی، فیکون مجمع الناس جمیعا فی الارض کلّها بالفاروق فیقتل یومئذ ما بین المشرق والمغرب ثلاثة الاف الف یقتل بعضهم بعضا فیومئذ تاویل هذه الآیة "فمازالت تلک دعواهم حتی جعلناهم حصیدًا خامدین۔"

کے ساتھ خروج کرے گا۔ یہ لوگ ہدایت کے پرچم اُٹھائے ہوئے نخلیہ تک پہنچیں گے اور "فاروق" روئے زمین کے انسانوں کا مرکز اجتماع ہوگا، تو اس دن تین ہزار اشخاص مغرب کے درمیان قتل ہوں گے۔ اس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی اور "وہ یہی بات کہتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے انہیں ایک کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بے رونق کر دیا۔"[1]

وینادی منادٍ فی شهر رمضان من ناحیه المشرق عند الفجر: یا اهل الهدی اجتمعوا! ینادی منادٍ من قبل المغرب بعد ما یغیب الشفق یا اهل الباطل اجتمعوا ومن الغد عند الظهر تتلون

اور ایک منادی ماہِ رمضان میں مشرق سے صبح کے وقت آواز دے گا "اے اہلِ ہدایت جمع ہو جاؤ، اور ایک منادی مغرب کی طرف سے شفق غائب ہونے کے بعد آواز دے گا۔ اے اہلِ باطل جمع ہو جاؤ، اس کے دوسرے دن ظہر کے وقت سورج رنگ

---

[1] سورۂ انبیاء ۱۵۔

الشمس وتصفر فتصبر سوداء مظلمة ويوم الثالث يفرق الله بين الحق والباطل، وتخرج دابة الارض، وتقبل الروم الى ساحل البحر عند كهف الفتية، فيبعث الله الفتية من كهفهم، مع كلبهم منهم رجل يقال له: مليخا وآخر خملاها وهما الشاهدان المسلمان للقائم عليه السلام۔

بدلے گا اور زرد ہو جائے گا اور پھر سیاہ و تاریک ہو جائے گا اور تیسرے دن اللہ حق اور باطل کے درمیان تفریق کر دے گا۔ دابۃ الارض خروج کریگا اور رُومی لشکر سمندر کے کنارے اصحاب کہف کے غار کے نزدیک پہنچے گا۔ اللہ ان اصحاب کو ان کے کتے کے ساتھ اُٹھالے گا۔ ان میں سے ایک ملیخا، دوسرا خملاہا، یہ دونوں قائمؑ کے گواہ اور مطیع ہوں گے۔

توضیح

① مشرق کا فتنہ واضح نہیں ہے اس سے خراسانی کا خروج بھی مراد ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ افغانستان چین اور بعض رُوسی ریاستوں کی شورشیں بھی مراد ہو سکتی ہیں۔ مغرب کے آگ کے شعلے سے مراد جنگ ہے۔

② آسمان کی گردش سے مراد طویل زمانے کا گزر جانا ہے۔ اس وقت عقیدۂ مہدیؑ کے سلسلے میں حیران و سرگردان ہوں گے اور یہ بھی عقیدہ پیدا ہو جائے گا کہ (نعوذ باللہ) مہدیؑ کا انتقال ہو گیا۔

③ آیت ۶ (بنی اسرائیل) کی تاویل سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے آلِ محمد

علیہم السلام سے جو وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں زمین پر حکومت دے گا اور برکتوں سے نوازے گا، وہ پورا ہوگا۔

④ کوفہ کی حصار بندی کی جائے گی اور ایسا نظام قائم کیا جائے گا، جس سے اس کی حفاظت ہو سکے۔ ہو سکتا ہے اس کی شاہراہوں پر سرکاری چوکیاں قائم کر دی جائیں جو گزرنے والوں کی تفتیش کریں یا راڈار کا کوئی نظام قائم کیا جائے۔

⑤ شہر میں دشمن فوج سے حفاظت کے لیے یا مورچہ بندی کے لیے خندق کھودی جائے۔

⑥ ہم نے یہاں تخریق الزوایا کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ کوفہ کی گلیوں میں پانی گھس آئے گا۔ اس کلمہ کی مزید تفہیم کے لیے خطبۂ افتخاریہ کی توضیح ملاحظہ کی جائے۔

⑦ چالیس شبانہ روز مسجدوں کی تعطیل احتجاج یا کرفیو یا جنگ کے سبب ہو سکتی ہے۔

⑧ ہیکل ہر وہ چیز ہے جو جسامت اور ضخامت رکھتی ہو، بلند عمارات، مجسمہ اور اہل کتاب کی عبادت گاہ کو بھی ہیکل کہتے ہیں۔ ہیکل کے ظاہر ہونے سے کسی مجسمہ کی تنصیب بھی مراد ہو سکتی ہے، بلند و بالا عمارت کا قیام بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔ یا ایسی عبادت گاہ کا قیام جس میں مجسمے رکھے جاتے ہیں، جیسے عیسائیوں کا گرجا یا ہندوؤں کا مندر۔ کشفِ ہیکل کے ساتھ ایسی کوئی علامت نہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ واقعہ کہاں ہوگا، لیکن اس کے قبل و بعد کی علامتیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اس کا تعلق بھی کوفہ ہی سے ہے، کوفہ اور نجف کے ایک ہو جانے کے سبب لفظ کوفہ کا دونوں پر اطلاق ہوتا۔

⑨ مسجد کوفہ کے اردگرد مختلف پرچموں کا لہرایا جانا شدید ترین جنگوں کا اور خون ریزی کا سبب ہوگا۔

⑩ پشت کوفہ سے مراد نجف ہے اور نفس زکیہ اشارہ ہے کہ قتل ہونے والی شخصیت علم و فضل اور ورع و تقویٰ میں بلندیوں پر فائز ہوگی۔ ستّر (۷۰) سے عدد بھی مراد ہو سکتا ہے اور کثرت بھی۔ یہ مقتولین بھی غالباً اہلِ علم و تقویٰ ہوں گے۔

روایت نزال ابن سبرہؓ

عن النزال بن سبرہ قال: خطبنا علی بن ابی طالب علیہ السّلام فحمد اللہ واثنی علیہ، ثُمّ قال سلونی ایھا النّاس قبل ان تفقدونی. ثلاثا فقام الیہ صعصعۃ بن صوحان فقال: یا امیر المؤمنین متی یخرج الدّجال؟ فقال لہٗ علی علیہ السّلام: اقعد فقد سمع اللہ کلامک وعلم ما اردت واللہ ما المسؤول عنہ باعلم من السّائل، ولکن

نزال ابن سبرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن امیر المومنینؑ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا، پہلے خداوند عالم کی حمد وثنا کی اس کے بعد تین مرتبہ فرمایا اے لوگو! جو کچھ مجھ سے پوچھنا چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے گم کردو یہ سُن کر صعصعہ بن صوحان اٹھ کھڑے ہُوئے اور کہنے لگے یا امیر المومنین دجال کا خروج کب ہوگا فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اللہ نے تمہاری بات سُن لی اور اسے تمہارا مقصود بھی معلوم ہے۔ خدا کی قسم اس مسئلہ میں مسئول (جس سے سوال کیا گیا ہے) سائل سے عالم تر نہیں ہے[1] لیکن

[1] خروج دجال کے حتمی وقت سے لاعلمی کا اعلان کیا گیا ہے اس لیے کہ وہ حتمی وقت فقط اللہ کے علم میں ہے۔

لذلك علامات وهات يتبع بعضها بعضا كحذو النعل بالنعل وان شئت انبأتك بها قال: نعم يا امير المومنين. فقال عليه السلام: احفظ فان علامة ذلك اذا۔

امات الناس الصلاة، واضاعوا الامانة واستحلوا الكذب، واكلوا الربا، واخذوا الرشا، وشيدوا البنيان، وباعوا الدين بالدنيا واستعملوا السفهاء، وشاوروا النساء، وقطعوا الارحام، واتبعوا الاهواء واستخفوا بالدماء وكان الحلم ضعفا

اس کے خروج کی کچھ علامتیں ہیں۔ جو لفظ بہ لفظ متواتر پوری ہوتی رہیں گی۔ اگر تم چاہو تو علامتوں سے تمہیں آگاہ کرسکتا ہوں۔ صعصعہ نے عرض کی یا امیرالمومنینؑ! ارشاد فرمائیے فرمایا جو کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھنا۔ اس کی علامات یہ ہیں۔

کہ جب لوگ نماز کو مار ڈالیں اور امانت کو ضائع کرنے لگیں اور سُود کھانے لگیں اور رشوت لینے لگیں اور اور مستحکم عمارتیں تعمیر کرنے لگیں اور دین کو دُنیا کے بدلے فروخت کردیں اور سفہاء[1] کو عامل بنائیں اور کام پر معمور کریں، اور عورتوں سے مشورہ کرنے لگیں اور ہوا و ہوس کی پیروی کرنے لگیں اور ایک دوسرے کے خون کو بے قیمت سمجھنے لگیں اور حلم کو انسان

---

[1] اس سے مراد ایسے غیر ذمہ دار اور بے پروا اشخاص ہیں جنہیں اپنے فرائض منصبی سے کوئی دلچسپی نہ ہو۔

ظلم فخراء وكانت الامراء فجرة، والوزراء ظلمة والعرفاء خونة والقراء فسقة وظهرت شهادات الزور، واستعلن الفجور وقول البهتان والاثم والطغيان وحليت المصاحف، وزخرفت المساجد، وطولت المنار، واكرام الاشرار واذا دحمت الصفوف واختلف الاهواء، و نقضت العقود واقترب الموعود وشارك النساء ازواجهن في التجارة حرصا

کی کمزوری سمجھا جانے لگے اور ظلم وستم باعثِ فخر ہو، اور جب حکمران فاجر ہوں اور وزراء ظالم ہوں اور عرفاء[۲] خائن ہوں اور قاریانِ قرآن فاسق ہوں۔ اور جب جھوٹی گواہیاں ظاہر ہو جائیں اور فسق وفجور، بہتان تراشی، گناہ و سرکشی کا علانیہ رواج ہو جائے اور جب قرآن مزین کیے جائیں اور مسجدوں میں نقاشی کی جائے، منارے طویل بنائے جانے لگیں اور شریر افراد کی تکریم کی جانے لگے اور صف بندیاں کثرت سے ہونے لگیں، اور خواہشوں میں اختلاف ہو جائے اور معاہدے ٹوٹ جائیں اور وقت موعود قریب آجائے اور بیویاں حرص دُنیا میں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت

۲؎ بعض لوگوں نے عرفاء سے مراد عام دانش وروں کو لیا ہے اور بعض نے اس لفظ کو اہل تصوف کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

علی الدنیا، وعلت اصوات الفساق و واستمع منهم وکان زعیم القوم الرذلهم واتقی الفاجر مخافة شرہٖ و صدق الکاذب واوتمن الخائن، واتخذت القیان و المعازف، ولعن آخر هذه الامة اولها وركب ذوات الفروج السروج وتشبه النساء بالرجال والرجال بالنساء وشهد شاهد من غیران یستشهد و شهد الآخر قضاء لذمام بغیر حقا عرفه وتفقه لغیر

میں شریک ہونے لگیں فاسق[1] انسانوں کی آوازیں بلند ہوں، اور انہیں سنا جانے لگے اور قوم کا سردار ان کا رذیل ترین شخص ہو اور فاسق و فاجر شخص کو اس کے شر کے خوف سے پرہیز گار کہنے لگیں اور جھوٹے کی تصدیق کی جانے لگے اور جب خیانت کار امین بن جائے اور گانے والی عورتیں آلاتِ موسیقی ہاتھ میں لے کر گانا گانے لگیں اور جب لوگ اپنے گزشتہ افراد پر لعنت بھیجنے لگیں اور عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں اور جب عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں سے مشابہ ہو جائیں۔ گواہ گواہی طلب کیے بغیر گواہی دینے لگے اور دوسرا اپنے دوست کی خاطر خلاف حق گواہی دے اور لوگ علم دین کو غیر دین

---

[1] یہ موسیقاروں کی آواز کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے؟ اور سیاستدانوں کے انتخابی نعروں اور تقریروں کی طرف بھی۔ بظاہر اس سے ہر وہ آواز مراد ہے جو خلافِ حق ہو اور غیر خدا کے لیے بلند ہو۔

الدين، واثروا عمل الدنيا
على الآخرة، ولبسوا
جلود الضان على قلوب
الذئاب، وقلوبهم
انتن من الجيف، و
امر من الصبر، فعند
ذلك الوحا الوحا،
العجل العجل، خير
المساكين يومئذ،
بيت المقدس
لياتين على الناس
زمان يتمنى احدهم
انه من سكانه فقام
اليه الاصبغ بن نباته
فقال: يا امير المؤمنين
من الدجال؟ فقال:
الا ان الدجال صائد بن
الصيد فالشقي من
صدقه، والسعيد من كذبه

کے لیے حاصل کریں اور دنیا کے کام
کو آخرت کے کام پر مقدم قرار دیں
اور جب لوگ بھیڑوں جیسے
پر بکری کی کھال پہن لیں۔ اور ان
کے دل مردار سے زیادہ مستعفن ہونگے
اور صبر سے زیادہ تلخ ہوں گے (جب
ایسا زمانہ آجائے تو) اس وقت
عجلت اور سرعت سے کام لینا اور
بہت جلدی کرنا۔ اس زمانے میں
سکونت کے لیے بہترین جگہ بیت
المقدس ہوگی، انسانوں پر ایک
زمانہ ایسا آئے گا جب ہر شخص
وہاں سکونت کی تمنا کرے گا۔ یہ
سن کر اصبغ بن نباتہ کھڑے ہوگئے
اور عرض کی کہ یا امیر المومنین! دجّال
کون ہے؟ فرمایا، آگاہ ہو جاؤ، کہ
دجّال صائد بن صید ہے، وہ شقی
ہے جو اس کی تصدیق کرے اور وہ
سعید ہے جو اس کی تکذیب کرے

يخرج من بلده يقال لها اصبهان من قرية تعرف اليهودية عينه اليمنى ممسوحة والاخرى في جبهته تضيئ كانها كوكب الصبح فيها علقه كانها ممزوجة بالدم بين عينيه مكتوب "كافر" يقراء كل كاتب و امي يخوض البحار، وتسير معه الشمس، بين يديه جبل من دخان وخلفه جبل ابيض يرى الناس انه طعام، يخرج في قحط شديد تحته حمار اقمر خطوه حمارة ميل تطوى له الارض منهلا منهلا ولا يمر بماء

وہ اصفہان نامی ایک شہر اور یہودیہ نامی ایک گاؤں سے خروج کرے گا۔ اس کی داہنی آنکھ نہیں ہوگی اور دوسری آنکھ پیشانی پر ہوگی اور صبح کے ستارے کی طرح روشن ہوگی۔ اس کی آنکھ میں کوئی چیز ہو گی جو جمے ہوئے خون کی طرح ہوگی۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان تحریر ہوگا کہ کافر ہے اور ہر پڑھا لکھا اور جاہل اسے پڑھ سکے گا اور سمندروں کو پار کرے گا اور سورج اس کے ساتھ چلے گا۔ اور اس کے سامنے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا اور اس کے پیچھے ایک سفید پہاڑ ہوگا، جسے لوگ غذا سمجھیں گے اور وہ شدید قحط کے زمانہ میں خروج کرے گا اور ایک سفید گدھے پر سوار ہوگا۔ اس کے گدھے کا ایک قدم ایک میل ہوگا۔ زمین اس کے قدموں کے نیچے سمٹتی جائے گی وہ جس پانی

الاغار الی یوم القیامۃ
ینادی باعلی صوتہ یسمع
مابین الخافقین، من
الجنّ والانس والشیاطین
یقول: الیّ اولیائی انا
الّذی خلق فسوّی،
وقدر فھدی، انا ربّکم
الاعلیٰ۔ وکذب عدو
اللہ انہ الاعور۔ یطعم
الطعام ویمشی فی
الاسواق، وان ربّکم
عزّ وجلّ لیس باعور۔
ولا یطعم ولا یمشی
ولا یزول (تعالی اللہ عن
ذالک علوا کبیرا)
الا وان اکثر اشیاعہ یومئذ
اولاد الزّنا واصحاب
الطیالسۃ الخضر، یقتلہ اللہ
عزوجل بالشام علیٰ عقبۃ تعرف

کے قریب سے گزرے گا وہ قیامت تک
کے لیے خشک ہو جائے گا، وہ بلند آواز
سے خطاب کرے گا، جسے مشرق و مغرب
تک جن و انس اور شیطان سنیں گے
اور وہ کہے گا کہ اے میرے دوستو!
آؤ میرے پیچھے میں ہی وہ ہوں جس
نے خلق کیا اور توازن و اعتدال بخشا
اور رزق مقرر کیا اور پھر ہدایت کی پس
میں تمہارا خدائے بزرگ و برتر ہوں
وہ دشمن خدا جھوٹا ہوگا اور یک چشم
ہوگا، کھانا کھائے گا اور بازاروں میں
راستہ چلے گا۔ جب کہ تمہارا رب نہ
یک چشم ہے اور نہ کھانا کھاتا نہ بازاروں
میں راستہ چلتا ہے نہ فنا پذیر ہے
اس زمانے میں دجال کے اکثر پیرو
زنازادے اور سبز ریشمی لباس والے
لوگ ہوں گے۔ خدائے عزوجل شام
کی ایک پہاڑی پر جس کا نام "عقبیٰ
افیق" ہوگا۔ دجال کو قتل کرے گا۔

بعقبة افيق ثلاث ساعات من يوم الجمعة على يدى من يصلى المسيح عيسىٰ بن مريم خلفه۔

یہ قتل اللہ جمعہ کے دن تین ساعت بعد اس شخص کے ہاتھوں کروائے گا جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔

الا ان بعد ذالك الطامة الكبرىٰ قلنا: وما ذالك يا امير المؤمنين؟ قال: خروج دابة من الارض من عند الصفا، معها خاتم سليمان، وعصاء موسى، تضع الخاتم على وجه كل مؤمن، فيطبع فيه هذا مؤمن حقا، وتضعه على وجه كل كافر حقا حتى ان المومن لينادى الويل لك يا كافر وان الكافر ينادى طوبى لك يا مؤمن! وددت انى اليوم مثلك فافوز فوزا عظيما

آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے بعد ایک بہت بڑا حادثہ رونما ہوگا ہم نے پوچھا کہ "یا امیر المومنین! وہ حادثہ کیا ہے؟" فرمایا صفا کی طرف سے دابۃ الارض کا خروج ہے۔ اس کے ساتھ سلیمانؑ کی انگوٹھی اور موسیٰ کا عصا ہوگا۔ وہ اس انگوٹھی کو جس مومن کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر تحریر ہو جائے گا کہ یہ مومن حقیقی ہے اور جس کافر کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقی کافر ہے۔ یہاں تک کہ مومن آواز دے گا کہ اے کافر تجھ پر وائے ہو اور کافر کہے گا کہ اے مومن! تیرا حال کتنا اچھا ہے مجھے یہ بہت پسند ہے

خطبۃ البیان

عن عبد اللہ بن مسعود رفعۃ الی علی بن ابی طالب علیہ السلام لما تولی الخلافۃ بعد الثلاثۃ أتی الی البصرۃ فرقی جامعھا وخطب الناس خطبۃ تذھل منھا العقول وتقشعر منھا الجلود فلما سمعوا منہ ذلک اکثروا البکاء والنحیب وعلا الصراخ قال وکان رسول اللہ قد اسر الیہ السر

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ[1] نے فرمایا کہ جب علی مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو بصرہ آئے اور شہر کی جامع مسجد کے منبر پر بیٹھ کر آپ نے ایسا خطبہ دیا کہ لوگوں کی عقلیں مدہوش ہوگئیں اور ان کے بدن تھرا اُٹھے جب انہوں نے آپ کے اس خطبہ کو سُنا تو شدّت سے گریہ کیا اور نالہ وشیون کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ اسرار مخفیہ جو آپ کے اور خداوند عالم کے درمیان تھے۔ علی کو پوشیدہ طور پر بتلا دیئے

---

[1] یہ مشہور صحابی رسول نہیں ہیں بلکہ ایک راوی ہیں۔

الخفی الّذی بینه وبین الله
عز وجلّ فلاجل ذلك انتقل
النّور الّذی کل فی وجه
رسول اللهؐ الی وجه علی بن
ابی طالب علیه السلام قال:
قال اومات النّبیؐ فی مرضه
الّذی أوصی فیه لعلی امیر
المومنینؑ وکان قد اوصی
امیرالمومنینؑ ان یخطب
النّاس خطبة البیان فیها
علم کان ومایکون الی یوم
القیمة قال فقام امیرالمومنین
علیه السلام بعد موت النبیؐ
صابرا علی ظلم الامة الی أن
قرب أجله وحان وصایة
النبیؐ بالخطبة الّتی
تسمی خطبة البیان
فقام امیرالمومنین
علیه السّلام بالبصرة

تھے۔ یہی سبب ہے کہ وہ نور جو رسُول
اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک
میں تھا وہ علی ابن ابی طالب کے
چہرے میں منتقل ہوگیا تھا۔ اور پیغمبر
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرض میں
انتقال فرمایا۔ اس میں امیرالمومنینؑ
کو وصیّت بھی کی تھی اور یہ وصیّت
بھی کی تھی کہ وہ لوگوں کے سامنے
خطبۃ البیان کو بہ طور خطبہ ارشاد فرما
دیں جس میں پورے ماضی اور قیامت
تک کے مستقبل کا علم ہے۔ پھر علیؑ
نے وفاتِ رسُول کے بعد اُمّت
کے مظالم پر صبر کیا اور اس پر قیام
کیے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی
زندگی کا پیمانہ چھلک اُٹھا اور
اس خطبہ کے سلسلے میں رسُول اللہ
کی وصیّت پر عمل کرنے کا مرحلہ
آگیا۔ پس امیرالمومنین اُٹھے اور
منبر پر تشریف فرما ہوں۔ یہ آپ

ترفع الدابة راسها فيراها من بين الخافقين باذن الله عز وجل بعد طلوع الشمس من مغربها فعند ذالك ترفع التوبة فلا توبة تقبل، ولا عمل يرفع" ولا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا ثم قال عليه السلام: لا تسألوني عما يكون بعد ذالك فانه عهد الي حبيبي عليه السلام ان لا اخبر به غير عترتي فقال النزال بن سبرة لصعصعة ما عنى امير المؤمنين

کہ کاش میں بھی تیری طرح کامیاب و کامران ہوتا۔ پھر وہ دابہ اپنے سر کو بلند کرے گا اور مشرق و مغرب کے لوگو خدا کے اذن سے اسے اس وقت دیکھیں گے جب سورج اپنے مغرب سے طلوع کرے گا۔ اس وقت در توبہ بند ہو جائے گا نہ توبہ قبول ہو گی اور نہ کوئی عمل صالح آسمان کی طرف جائے گا اور نہ کسی کا ایمان اسے فائدہ پہنچائے گا اگر اس نے پہلے سے ایمان قبول نہ کیا ہو یا ایمان کی حالت میں خیر نہ کیا ہو۔ پھر فرمایا اس کے بعد اس کے واقعات مجھ سے نہ پوچھو، اس لیے کہ میں نے اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عہد کیا تھا کہ اپنی عترت کے علاوہ کسی اور کو اسکی اطلاع نہ دوں گا۔ نزال ابن سبرہ نے صعصعہ سے پوچھا کہ اس بات سے امیر المومنینؑ کی

بهذا القول: فقال صعصعة
یا ابن سبرة ان الذی یصلی
خلفه عیسی بن مریم
هو الثانی عشر من العترة
التاسع من ولد الحسین
بن علی، وهو الشمس
الطالعه من مغربها
یظهر عنه الرکن و
والمقام یطهر الارض و
یضع میزان العدل فلا
یظلم احد فاخبر
امیر المومنین علیه السلام
ان حبیبه رسول الله صلی الله
علیه و آله وسلم عهد الیه
الا یخبر بما یکون بعد ذلک
غیر عترته الائمة۔ [1]

کیا مراد ہے؟ صعصعہ نے جواب
دیا کہ اے ابن سبرۃ! وہ شخص جس
کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں
گے وہ عترتِ رسول کا بارہواں
اور اولادِ حسینؑ کا نواں امام ہو
گا۔ یہ وہی سورج ہے جو اپنے
مغرب سے طلوع ہوگا، وہ رکن
مقام کے قریب ظاہر ہوگا، زمین
کو پاک کرے گا۔ میزانِ عدل کو
قائم کرے گا۔ پھر اس کے بعد
کوئی کسی پر کوئی ظلم نہیں کرے گا
اور امیر المؤمنین نے یہ بھی کہا ہے
کہ ان کے حبیبؐ رسول اللہ نے
ان سے عہد لیا تھا کہ اس کے بعد
جو کچھ ہوگا وہ ائمہ اہلِ بیت کے
علاوہ کسی اور کو نہ بتلائیں۔

(صلوات اللہ علیہم اجمعین)

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۱۹۳

ورقی المنبر وھی آخر خطبة
خطبھا فحمد اللہ و أثنی
علیہ وذکر النبیؐ، فقال:
ایھا الناس أنا وحبیبی محمّد
کھاتین وأشار بسبابتہ
والوسطی ولولا آیة فی
کتاب اللہ لنبأتکم بما
فی السّمٰوٰت والارض وما
فی قعر ھذا فما یخفی
علی منہ شیٔ ولا تعزب
کلمة منہ وما اوحی الی
بل ھو علم علمنیہ
رسول اللہؐ لقد امر لی
الف مسئلة فی کلّ مسئلة
الف باب فی کلّ باب
الف نوع فاسئلونی
قبل ان تفقدونی
اسئلونی عما دون
العرش اخبرکم ولولا

کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ آپ نے
پہلے حمد و ثنائے الٰہی کی پھر رسولِ اکرمؐ
کا ذکرِ خیر فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا اے
لوگو! میں اور میرے حبیب محمد رسول
اللہ اس طرح ہیں (کلمہ والی انگلی اور درمیان
والی انگلی کو ملا کر دکھلایا) اگر خدا کی
کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں
تمہیں آسمان و زمین میں جو کچھ ہے بتلا
دیتا اور اس کی تہہ میں کیا ہے وہ بھی
بتلا دیتا۔ پس اس کی کوئی شے مجھ سے
مخفی نہیں ہے اور اس کا کوئی کلمہ مجھ
سے اوجھل نہیں ہے اور (یاد رکھو کہ)
میری طرف وحی نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ
یہ وہ علم ہے جسے رسول اللہؐ نے مجھے
تعلیم کیا ہے۔ انہوں نے پوشیدہ طور
سے مجھے ہزار مسئلے بتائے ہیں اور ہر
مسئلے میں ہزار باب ہیں اور ہر باب
میں ہزار نوع ہیں۔ پس مجھ سے پوچھو
قبل اس کے کہ تم مجھے گم کر دو۔ عرش

ان یقول قائلکم ان علی ابن ابی طالب علیہ السلام ساحر کما قیل فی ابن عمیّ لاخبرتکم بمواضع أحلامکم وبما فی غوامض الخزائن (المسائل) ولاخبرتکم بما فی قرار الارض وھذہ ھی خطبۃ التی خطب وھی خطبۃ البیان۔

کے علاوہ مجھ سے پوچھو میں تمہیں بتلادوں گا۔ اور اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تمہارا کہنے والا کہے گا کہ علی ابن ابی طالب جادوگر ہے۔ جیسا کہ میرے ابن عم کے بارے میں کہا گیا تو تمہارے خوابوں کے موارد بتلادیتا اور خزانوں (یا مسئلوں) کے پوشیدہ راز بتلا دیتا۔ اور میں تمہیں بتلاتا کہ زمین کی تہہ میں کیا ہے۔ اور یہ ہے آپ کا وہ خطبہ جو آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ اور اس کا نام خطبۃ البیان ہے۔

پہلے آپ نے تفصیل کے ساتھ پروردگار عالم کے اوصاف جمیلہ و جلیلہ کا ذکر فرمایا۔ پھر رسول اکرمؐ کا انتہائی جامع اور مبارک تذکرہ فرمایا، پھر ارشاد فرمایا: ایھا الناس سار المثل وحقق العمل وکثر الوجل وقرب الاجل ودنا الرّحیل ولم یبق من عمری الا القلیل فأسلونی قبل ان تفقدونی۔ اے لوگو! جو نمونہ تھا وہ جارہا ہے اور موت محقق ہو چکی ہے اور خوف و ترس بڑھ گیا ہے۔ اور کوچ کا وقت قریب آگیا ہے اور میری عمر سے ایک قلیل وقفہ کے علاوہ کچھ باقی نہیں ہے، تو مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے گم کردو۔

اس کے بعد آپ نے اپنے سو (۱۰۰) اہم فضائل اَنَا (مَیں) کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ انہیں اس لیے ذکر نہیں کیا جا رہا ہے کہ وہ ہمارے موضوع سے براہ راست مربوط نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ بعض جملے قابلِ تشریح ہیں اور بعض قابلِ تاویل جس کی اس مختصر رسالے میں گنجائش نہیں ہے۔

ایک سو ایک ویں (۱۰۱) فضیلت میں آپ نے ارشاد فرمایا " اَنَا ابُوالمهدی القائم فی آخر الزمان۔ مَیں مہدی کا پدر ہوں جو آخری زمانے میں قیام کرے گا۔ یہ سُن کر مالک اشتر اُٹھ کھڑے ہُوئے اور کہنے لگے یا امیرالمومنینؑ آپ کی اولاد میں یہ قائم کب قیام کرے گا۔ اس وقت آپ نے جواب میں فرمایا:

فقال علیه السلام اذا	جب باطل اور زوال مقدم ہو اور
زهق الزاهق وخفت	جب حق و حقیقت خفیف ہوں اور
الحقائق ولحق اللاحق	جب پہنچنے والی چیز پہنچ جائے اور
و ثقلت الظهور وتقاربت	جب پشتیں بھاری ہو جائیں اور امور
الامور وحجب النشور و	ایک دوسرے کے قریب آجائیں اور
ارغم المالك وسلك	اظہار سے روک دیا جائے اور مالک
السالك وهلك الهالك	کی ناک رگڑی جائے اور جب قدم
وعمت القنوات و	بڑھانے والا قدم بڑھاتا جائے اور
بغت العشيرات و	جب ہلاک ہونے والا ہلاک ہو جائے
كثرت الغمرات	اور جب نہریں خشک ہو جائیں اور

وقصر الامد ودهش العدد وهاجت الوساوس وغيطل العساعس (الفسارس) وماجت الامواج وضعف الحاج واشتد الغرام و ازدلف الخصام و واختلف العرب واشتد الطلب ونكص الهرب وطلبت الديون وذرفت العيون واغبن المغبون وشاط النشاط وهاط الهياط وعجز المطاع واظلم الشعاع وصمت الاسماع وذهب العفاف

حب قبیلے باغی ہو جائیں اور حب سختیاں زیادہ ہو جائیں (یا کینے بڑھ جائیں) اور عمر کوتاہ ہو جائے اور (فتنوں کی) تعداد دہشت زدہ کر دے اور وسوسے ہیجان انگیز ہوں اور جب بھیڑیئے (ساہی) مجتمع ہو جائیں اور جب موجوں میں تموّج آجائے۔ اور جب حج کرنے والا کمزور و ناتواں ہو جائے اور جب والہانہ پن میں شدت آجائے اور جب دُشمن ایک دوسرے کے مقابل صف آرا ہو جائیں اور قوم عرب کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے اور طلب شدید ہو جائے اور ڈرنے والے پیچھے ہٹ جائیں اور جب قرضے مانگیں جائیں اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوں، اور کم عقل دھوکہ کھا جائے اور جب خوش ہونے والا ہلاک ہو جائے۔ اور جب شورش کرنے والے شورش کریں

و سجسج الانصاف	اور جس کی اطاعت کی جاتی ہو وہ عاجز
واستحوذ الشیطان و	درماندہ ہو جائے اور کرن (نورِ شمس) تاریک
عظم العصیان و	ہو جائے اور سماعتیں بہری ہو جائیں
حکمت النسوان	اور پاک دامنی رخصت ہو جائے اور جب
و فدحت الحوادث	عدل و انصاف قابل علامت بن جائے
و نفثت النوافث	اور جب شیطان مسلط ہو جائے
و هجم الوائب	اور جب گناہ بڑے ہو جائیں اور عورتیں
واختلف الاهواء	حکومت کریں اور جب سخت اور دشوار
و عظمت البلوی	حادثے رونما ہونے لگیں اور جب زہر رسانے
واشتدت الشکوی	والے زہر برسائیں اور جب کودنے والا ہجوم
واستمرت الدعوی	کرے اور خواہشات مختلف ہو جائیں اور
و قرض القارض	بلائیں بزرگ ہو جائیں اور شکوے (شکایتیں)
و لمظ اللامظ	شدت اختیار کر لیں اور دعوے مسلسل جاری
و تلاحم الشداد	رہیں اور تجاوز کرنے والا اپنی حد سے تجاوز کر
و نقل الملحاد	جائے اور غضب ناک ہونے والا عصبناک ہو
و عجت الفلاة	جائے اور جب جنگلوں میں سرعت پیدا ہو
و نضل البارح	جائے اور دین پر معترض ہونے والا تیز زبان ہو
و عمل الناسح	جائے اور بیابان و ھول سے اٹ جائیں
و زلزلت الارض	اور حکمران فریاد کرنے لگیں اور ایذا رسانی کرنے

و عطل الفرض
وكبت الامانة
وبدت الخيانة
وحشيت الصيانة
واشتد الغيظ و
اراع الفيض و
قاموا الادعياء
و قعدوا الاولياء
وخبثت الاغنياء
ونالوا الاشقياء
ومالت الجبال
واشكل الاشكال
وشيع الكربال
ومنع الكمال وساهم
الشحيح ومنع الفليح
وكفكف الترويح و
خدخد البلوع و
وتكلكل الهلوع و
فدفد مذعورو ندند

والا ایذا کے تیر برسائے اور مٹی ڈالنے والا مٹی
ڈالے اور زمین کو زلزلہ آجائے اور فرض (خدا
وندی) معطل ہو جائے اور امانت ضائع ہو جائے
اور خیانت آشکارا ہو جائے اور حفاظت (کرنے
والی طاقتیں) خوف زدہ ہو جائیں غیظ و غضب
شدید ہو جائے اور موت لوگوں کو ڈرائے اور
منہ بولے اٹھ کھڑے ہوں اور (سچے) دوست
بیٹھ جائیں اور صاحبان دولت خبیث
ہو جائیں اور شقی لوگ (اعلیٰ مقامات تک)
پہنچ جائیں اور معاشرہ کے دانشور حق سے
پھر جائیں اور امور مبہم ہو جائیں اور سستی
اور ناچاری عام ہو جائے اور کمال سے روکا
جائے اور بخیل و حریص قرعہ میں ایک دوسرے
پر غلبہ کی کوشش کریں اور کامیاب انسان
روک دیا جائے اور عافیت لوگوں تک پہنچنے
سے روک لی جائے اور جب بہت کھانیوالا تیزی
دکھلائے اور جب بے صبر اور ڈرپوک انسان اپنے
سر گردن کو جھکالے اور ڈرپوک بہت تیز
دوڑنے لگے اور جب تاریکی بکھرنے لگے

الدیجور ونکس	اور جب بدمزاج اپنا چہرہ بگاڑے اور
المنشور وعبس العبوس	شب روی کرنے والا بحر روک دیا جائے
وکسکس الھموس و	اور دانا نکتہ رس انسان کو قریب کرلیا
اجلب النا موس	جائے اور جب گائے کا بچھڑ سبک روی
ودعدع الشقیق و	سے دوڑنے لگے[1] اور وہ چیز[2] اوپر سے
جرثم الانیق و نور	نیچے گرے جو حیران کن ہو اور انیق[3] کو روشن
الافیق و اذاد الزائد	کردے اور دور کرنیوالا دور کردے اور
وراد الرائد وجد	جستجو کرنے والا جستجو کرے اور کوشش
الجدود ومد الممدود	کرنے والا کوشش کرے اور رنج دینے
وکد الکلود وحد	والا رنج دے اور غضب ناک ہونے والا
الحدود ونطل	غضب ناک ہوجائے اور جب ناروا خون
الطلیل وغلغل	بہنے لگے اور کینہ پرور شخص کہیں پیغام
الخلیل و فضل	بھیجے اور اضافہ والے کو مزید اضافہ ہو
الفضیل و شتت	اور جو منتشر ہیں وہ مزید منتشر ہوں اور
الشتات وشمتت	شماتت کرنے والے شماتت کریں اور

---

[1] کم سن بچے اہم امور میں مداخلت کرنے لگیں

[2] یہ چیزیں برق بھی ہوسکتی ہیں اور خطرناک آتشیں اسلحہ بھی جو جہاز سے گرایا جائے یا فضا سے آئے۔

[3] انیق اُردن میں ایک گھاٹی ہے۔

الشمات وكد الهرم	بہت بوڑھا شخص رنج و تعب میں
وقصم القصم و	گرفتار ہو اور ٹوٹنے والا ٹوٹ جائے
سدم السدم ونال	اور غضب ناک ہونے والا تادم و
الزاهب وداب الدائب	پستیمان ہو اور قلیل حصہ پائے اور کوشش
ونجم ثاقب وزود	کرنے والا کوشش کرتا رہے اور قسم ہے
القرآن واحمر الديران	نجم ثاقب[1] کی اور قرآن کو زینت دیا
وسدس الشرطان	جائے اور دیران[2] (یا سرائے) سرخ ہو
وربع الزبرقان و	جائیں۔ اور جب کہ شرطان[3] تسدیس
ثلث الحمل وساهم	میں ہو اور زبرقان[4] حالت تربیع میں ہو
زحل وافل العرار	اور زحل[5] سہم کے خانے میں ہو اور وہ
ومنع الدحار و	ہر چیز جو دوسری چیز کی طرف پلٹتی ہو ناپید

---

[1] بعض لوگوں نے اس سے ستارۂ زحل کو مراد لیا ہے۔

[2] بعض محققین نے اسے دبران (بجائے دیرانی) پڑھا ہے۔ دبران چاند کی اٹھائیس منزلوں میں سے چوتھی منزل ہے (نوائب الدہور)

[3،4] یہ علم نجوم کی اصطلاحیں ہیں شرطان برج حمل کے دو ستارے ہیں اور تسدیس چاند کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ زہرقان چاند ہے۔

[5] زحل مقارنیہ کی حالت میں ہوگا (نوائب الدہور) نجوم کی ان اصطلاحوں کو سمجھنے کے لیے اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

اثبت الاقدار وکملت	ہو جائے اور بصرہ اور مکہ کے درمیان کے
العشرة وسدس	میدان روک دیئے جائیں اور مقدرات
الزهرة وغمرت	ثابت ہو جائیں اور دس (علامات) مکمل
الغمرة وظهرت	ہو جائیں اور زہرہ[1] تسدیس میں ہو اور
الافاطس وتوهم	منتشر و پراگندہ افراد مختلف جگہوں سے جمع
الكساكس وتقدمهم	ہو جائیں اور ظاہر[2] ہو جائیں چپٹی ناکوں والے
النفايس فيكدحون	اور پستہ[3] قد چوڑے جسم والے تو ہم میں پڑ
الجزائر ويملكون	جائیں اور ان پر مقدم ہوں ایسے لوگ
الجزائر ويحدثون	جو عالی قدر ہوں اور آزاد عورتوں کو معیوب
كيسان ويخدبون	قرار دیں اور جزیروں کے مالک ہو جائیں
خراسان ويصرفون	اور حیلہ و مکر ایجاد کریں اور خراسان کو خراب
الحلسان ويهدمون	کریں اور خانہ نشینوں کو خانہ نشین سے
الحصون ويظهرون	پلٹا دیں اور قلعوں کو مسمار کر دیں اور پوشیدہ
المصون ويقتطفون	چیزوں کو ظاہر کر دیں اور شاخوں کو کاٹ

---

[1] زحل مقارنیہ کی حالت میں ہوگا (نوائب الدہور) نجوم کی ان اصطلاحوں کو سمجھنے کے لیے اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

[2] یہ ترک ہیں جو قنطورہ کی نسل سے ہیں۔

[3] غالباً اس سے مراد چینی ہیں۔

الغصون ويفتحون
العراق ويحجمون
الشقاق بدم يراق
فعند ذالك ترقبوا
خروج صاحب الزمان
ثم انه جلس على
اعلا مرقاة من
المنبر وقال آه!
ثم آه لتعريض الشفاة
وذبول الافواه قال
فالتفت يمينا وشمالا
ونظر الى بطون العرب و
سادتهم ووجوه اهل
الكوفة وكبار القبائل
بين يديه وهم صموت
كان على رؤسهم
الطير فتنفس الصعداء
وان كمدا وتململ حزينا
وسكت هنيئة فقام

ڈالیں اور عراق کو فتح کرلیں اور دشمنی
کرنے میں تیزی دکھلائیں اس خون کے
سبب جو بہایا گیا ہو۔ پس اس وقت
صاحب الزمان کے خروج کے منتظر
رہو۔ پھر آپ منبر کے بلند ترین زینے
پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ ہونٹوں
کے کنایہ میں یہ بات کرنے پر اور دہنوں
کی پژمردگی پر آہ ہے۔ پھر آہ ہے۔
راوی کا بیان ہے کہ آپ نے داہنے
اور بائیں نظر کی اور آپ نے عرب کے
عشیروں اور ان کے سرداروں اور شرفائے
اہل کوفہ اور بزرگان قبائل جو آپ کے
سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان پر نگاہ
ڈالی اور وہ لوگ اس طرح دم سادھے
ہوئے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے
بیٹھے ہوں۔ پھر آپ نے ایک ٹھنڈی
سانس لی اور ایک غمناک چیخ ماری اور
حزن واندوہ کا اظہار کیا اور کچھ دیر ساکت
رہے۔ اتنے میں سوید ابن غفل جو خوارج

اليه سويد بن نوفل و
هو كالمستهزئ وهو
من سادات الخوارج فقال
يا امير المؤمنين ء انت
حاضر ما ذكرت وعالم
بما اخبرت قال فالتفت
اليه الامام عليه السلام
ورمقه بعينه رمقة
الغضب فصاح سويد بن
نوفل صيحة عظيمة
من عظم نازلة نزلت
به فمات من
وقته وساعته فاخرجوه
من المسجد وقد تقطع
ارباربا فقال عليه السلام
ابمثلي يستهزئ
المستهزءون امر على
يعترض المتعرضون
او يليق لمثلي أن يتكلم

کے سرداروں میں تھا۔ ایک تمسخر کرنے والے
کی طرح اُٹھ کے کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا
کہ اے امیرالمومنین جو چیزیں آپ نے
ذکر کی ہیں کیا آپ ان کے سامنے حاضر
ہیں اور جو بھی آپ نے خبر دی ہے۔ کیا
آپ اسے جانتے ہیں؟ راوی کہتا ہے
کہ امام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے
نگاہِ غضب سے گھور کے دیکھا جس
پر سوید ابن نوفل نے ایک بڑی چیخ
ماری اس عذاب کے سبب جو اس
پر نازل ہوا تھا۔ اور اسی وقت مرگیا
اور لوگ اسے اُٹھا کر اس حالت میں
مسجد سے باہر لے گئے کہ اس کا جسم
ٹکڑے ٹکڑے ہوچکا تھا۔ پھر آپ[۴]
نے فرمایا کہ کیا استہزار کرنے والے
یا مجھ جیسے شخص کا استہزار کرنے والے
اعتراض کرتے ہیں۔ کیا مجھ جیسے شخص
کے لائق ہے یہ بات کہ وہ اس
بات کو بیان کرے۔ جسے نہیں جانتا

بما لا یعلم و یدعی
ما لیس له بحق هلك
والله المبطلون وأیم
الله لو شئت ما ترکت
علیها من کافر
بالله ولا منافق
برسوله ولا مکذب
بوصیه وانّما اشکو
بثی وحزنی الی الله
واعلم من الله ما
لا تعلمون قال فقام
الیه صعصعه ابن
صوحان ومیثم وابراهیم
بن مالك الاشتر وعمرو
بن صالح فقالوا یا
امیر المؤمنین لنا ما یجری
فی آخر الزّمان فان قولك
یحیی قلوبنا ویزید فی
ایماننا فقال حبا وکرامة

اور اس چیز کا دعوای کرے جس کا اسے
حق نہیں ہے۔ خدا کی قسم باطل (کام) انجام
دینے والے ہلاک ہوں گے اور میں خدا کی قسم
کھاتا ہوں کہ اگر میں چاہوں تو روئے زمین
پر خدا کے منکر کو رسول کے منافق کو اور
وصیٔ رسول کے مکذب کو زندہ نہ چھوڑوں
میں اپنے حزن واندوہ اور شکوہ کو فقط اور
فقط خدا پر چھوڑ رہا ہوں اور وہ کچھ خدا
کی طرف سے جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے
ہو۔ اس موقع پر صعصعہ ابن صوحان اور
میثم اور ابراہیم ابن مالک اشتر اور عمرو
بن صالح اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے
لگے کہ یا امیر المومنین زمانے کے آخر
میں جو ہونے والا ہے وہ ہمارے لیے
بیان فرمائیں۔ اس لیے کہ آپ کا بیان
ہمارے دلوں کی حیات کا باعث ہے
اور ہماری ایمان میں اضافے کا سبب
ہے آپ نے فرمایا ضرور تمہاری خوشی
پوری کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ

ثم نهض علیه السلام قائما وخطب خطبة بلیغة تشوق الی الجنة ونعیمها وتحذر من النار وجحیمها ثم قال علیه السلام ایها الناس انی سمعت اخی رسول اللہ یقول تجتمع فی امتی مائة خصلة لم تجتمع فی غیرها فقامت العلماء والفضلاء یقبلون بواطن قدیمه وقالوا یا امیر المومنین! نقسم علیك بابن عمك رسول اللہ ان تبین لنا ما یجری فی طول الزمان بکلام یفهمه العاقل و الجاهل قال علیه السلام ثم انه حمد اللہ واثنی علیه وذکر النبی فصلی علیه

پھر آپ کھڑے ہوئے اور ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جنت کی تشویق اور آتش جہنم سے تحذیر تھی۔ پھر فرمایا اے لوگو! میں نے اپنے بھائی رسول اللہ سے سنا ہے کہ فرمایا کہ میری امت میں سو (۱۰۰) خصلتیں جمع ہوں گی جو کسی اور قوم میں جمع نہیں ہوئیں یہ سن کر علماء و فضلاء اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے تلووں کو چومنے لگے اور کہنے لگے یا امیر المومنین! ہم آپ کو آپ کے ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی قسم دیتے ہیں کہ زمانے کے طول میں جو ہونے والا ہے اُسے اس طرح ہمارے لیے بیان فرمائیں کہ عاقل اور جاہل دونوں سمجھ لیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے حمد و ثنائے الٰہی بیان کی پھر رسول اللہ کا ذکر مبارک فرمایا اور کہا کہ میری موت کے بعد سے جو کچھ وقوع پذیر ہوگا،

وقال أنا مخبركم بما
يجري من بعد موتي وبما
يكون الى خروج صاحب
الزمان القائم بالامر من
ذرية ولدالحسين والى
مايكون فى آخر الزمان
حتّٰى تكونوا على حقيقة
من البيان فقالوا متى
يكون ذلك يا امير المؤمنين
فقال عليه السلام اذا
وقع الموت فى الفقهاء
وضيعت امة محمّد
المصطفٰى الصلاة واتبعوا
الشهوات وقلت الامانات و
كثرت الخيانات وشربوا
القهوات واستشعروا شتم
الاباء والامهات ورفعت الصلاة
من المساجد بالخصومات و
جعلوها مجالس الطعامات و

اور میرے بیٹے حسینؑ کی ذرّیت سے
قیام کرنے والے صاحب الزمان کے
خروج تک جو کچھ ہوگا وہ تبلا رہا ہوں
تاکہ تم اس بیان کی حقیقت سے آگاہ
ہو جاؤ۔ انہوں نے پوچھا یا امیر المومنینؑ
یہ کب ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا
کہ جب فقہا میں موت واقع ہو جائے
اور محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی
اُمّت نمازوں کو ضائع کر دے اور
لوگ خواہشوں کی پیروی کرنے لگیں۔
اور جب امانتیں ضائع ہو جائیں اور
خیانتیں بڑھ جائیں اور لوگ مختلف قسم
کے نشہ آور مشروبات (قہوات) پینے
لگیں اور ماں باپ کو گالی دینا اپنا شعار
بنالیں اور جھگڑوں کے سبب مسجدوں
سے نمازیں اُٹھ جائیں اور وہاں کھانوں
کی نشستیں ہونے لگیں۔ برائیاں بڑھ
جائیں اچھائیاں کم ہو جائیں اور آسمانوں
کو نچوڑا جانے لگے اس وقت سال

اکثروا من السیئات و قالوا
من الحسنات وعوصرت
السموات فحینئذ تکون
السنۃ کالشھر والشھر
کالاسبوع والاسبوع کالیوم
والیوم کالساعۃ ویکون
المطر قیظًا والولد غیضا و
یکون اھل ذلک الزمان لھم
وجوہ جمیلۃ وضمائر ردیۃ من
رآھم اعجبوہ ومن عاملھم
ظلموہ وجوھھم وجوہ الادمیین
وقلوبھم قلوب الشیاطین
فھما مرمن الصبر وانتن
من الجیفۃ وانجس من
الکلب وأروغ من الثعلب واطمع
من الاشعب والزق من
الجرب لا یتناھون
عن منکر فعلوہ ان
حدثتھم کذبوک

مہینوں کی طرح اور مہینہ ہفتہ کی طرح
اور ہفتہ ایک دن کی طرح اور دن ایک
گھنٹے کی طرح ہو جائے گا۔ اس وقت
بغیر موسم کے بارش ہوگی۔ اور بیٹا
ماں باپ سے دل میں کینہ رکھے گا
اس زمانے کے لوگوں کے چہرے
خوبصورت اور ضمیر مُردہ ہوں گے۔
جو انہیں دیکھے گا پسند کرے گا اور
جو ان سے معاملہ کرے گا وہ اس پر
ظلم کریں گے ان کے چہرے آدمیوں
کے اور قلوب شیطانوں کے ہوں گے
وہ لوگ صبر سے زیادہ کڑوے،
مردار سے زیادہ بدبودار، کتے سے زیادہ
نجس اور لومڑی سے زیادہ چالاک
اور اشعب، سے زیادہ حریص اور جرب
سے زیادہ چپکے والے ہوں گے
جن برائیوں پر عامل ہوں گے اُن سے
باز نہیں آئیں گے اگر تم ان سے گفتگو
کرو گے تو تم سے جھوٹ بولیں گے۔

وان امنتهم خانوك
وان وليت عنهم اغتابوك
وان كان لك مال
حسدوك وان بخلت
عنهم: بغضوك وان
وضعتهم شتموك
سماعون للكذب
أكالون للسحت يستحلون
الزنا والخمر و
لمقالات والطرب
والغناء والفقير بينهم
ذليل حقير والمؤمن
ضعيف صغير والعالم
عندهم وضيع الفاسق
عندهم مكرم والظالم
عندهم معظم والضعيف
عندهم هالك والقوى
عندهم مالك لا يأمرون
بالمعروف ولا ينهون عن

اگر انہیں امانت دار بناؤ تو خیانت
کریں گے اور اگر ان سے روگردانی
کروگے تو تمہارے پیٹ پیچھے غیبت
کریں گے اور اگر تمہارے پاس مال ہوگا
تو حسد کریں گے۔ اگر ان سے بخل
کروگے تو دشمنی کریں گے اور اگر تم
ان کی تعریف کروگے تو تم کو گالیاں دیں
گے۔ وہ جھوٹ سننے اور حرام کھانے
کے عادی ہوں گے، وہ زنا، شراب،
آلاتِ موسیقی اور ساز و آواز کو جائز
جان کر استعمال کریں گے۔ فقہ ان کے
درمیان ذلیل و حقیر ہوگا اور مومن کمزور
اور کم حیثیت ہوگا اور عالم ان کے
نزدیک پست و رجیہ اور فاسق ان کے
نزدیک عالی مرتبت ہوگا اور ظالم ان
کے نزدیک قابل تعظیم ہوگا اور کمزور
انسان قابل ہلاکت ہوگا اور طاقت
رکھنے والا ان کا مالک ہوگا۔ اور وہ
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کریں

المنكر الغنى عندهم
دولة الامانة مغنمة
والزكاة مغرمة ويطيع
الرّجال زوجته ويعصى
والديه ويجفوهما و
يسعى فى هلاك اخيه
وترفع أصوات الفجّار
ويحيون الفساد والغناء
والزناء ويتعاملون بالسحت
والرّباء ويجار على العلماء
ويكثر مابينهم سفك
الدماء وقضاتهم يقبلون
الرّشوة وتتزوّج الامرأة
بالامرأة وتزف كما
تزف العروس الى زوجها
وتظهر دولة الصبيان
فى كلّ مكان ويستحل
الفتيان المغانى وشرب
الخمر وتكتفى الرّجال بالرجال

گے۔ ان کے نزدیک استغنا دولت
اور امانت مال غنیمت اور زکات
اور جرمانہ ہوگی۔ مرد اپنی بیوی کی اطاعت
اور والدین کے ساتھ نافرمانی اور جفا
کرے گا اور اپنے بھائی کو ہلاک کرنے
کی کوشش کرے گا۔ فاجروں کی آوازیں
بلند ہوں گی اور لوگ فساد، گانا اور
زناکاری کو پسند کریں گے۔ لوگ مال
حرام اور سُود سے کاروبار کریں گے۔
اور علماء کو سرزنش کی جائے گی۔ آپس
میں بہت خون ریزیاں ہوں گی۔ ان
کے قاضی رشوتیں قبول کریں گے اور
عورت عورت سے شادی کرے گی
اور اس طرح آمادہ ہوگی جس طرح اپنے
شوہر کے لیے آراستہ و آمادہ ہوتی ہے
اور ہر جگہ لڑکوں کی حکومت و سلطنت
ہوگی اور نوجوان گانے اور شراب نوشی
کو حلال کرلیں گے اور مرد مرد پر اکتفاء
کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی

والنساء بالنساء وتركب
النساء الفروج فتكون
الامرأة مستولية على زوجها
في جميع الاشياء وتحج
الناس ثلاثة وجوه الاغنياء
للنزهة والاوساط للتجارة
والفقراء للمسألة وتبطل
الاحكام وتحبط الاسلام
وتظهر دولة الاشرار
ويحل الظلم في جميع
الامصار فعند ذلك
يكذب التاجر في
تجارته والصايغ في صياغته
وصاحب كل صنعة في
صناعته فتقل المكاسب
وتضيق المطالب وتختلف
المذاهب ويكثر الفساد
ويقل الرشاد فعندها تسود
الضمائر ويحكم عليهم سلطان

اور عورتیں زنیوں پر سواری کریں گی۔ اس
وقت عورت ہر چیز میں اپنے شوہر
پر مسلط ہو جائے گی اور لوگ تین ارادوں
سے حج کے لیے جائیں گے۔ دولت مند
تفریح کے لیے متوسط طبقہ والا تجارت
کے لیے اور فقیر بھیک مانگنے کے
لیے اور احکام (شریعت) باطل و معطل
ہو جائیں گے اور اسلام پست ہو جائے
گا اور شریر لوگوں کی حکومت ظاہر ہوگی
اور دُنیا کے ہر حصّہ میں ظلم سرایت کر
جائے گا اس وقت تاجر اپنی تجارت
میں اور سنار اپنے کام میں اور ہر پیشہ والا
اپنے پیشے میں جھوٹ بولے گا۔ اس
وقت منافع کم ہو جائے گا خواہشیں
ضیق میں ہونگی۔ نظریات میں اختلافات
ہوں گے اور فساد بڑھ جائے گا اور
نیکی کم ہو جائے گی۔ اس وقت لوگوں
کے ضمیر سیاہ ہو جائیں گے۔ لوگوں
پر ظالم و جابر بادشاہ حکومت کریگا

استقبلوه ومن اساءهم
یعظموه وتکثر اولاد الزنا
والابا یفرحون بما یرون
من اولادهم القبیح فلا
ینهوهم ولا یردونهم
عنه ویری الرجل من زوجته
القبیح فلا ینهاها ولا یردها
عنه ویأخذ ما تأتی به
من کد فرجها ومن
مفسد خدرها حتی لو
نکحت طولا وعرضا
لم تهمه ولا یسمع ما
قیل فیها من الکلام
الردی، فذالک هو الدیوث
الذی لا یقبل الله له قولا
ولا عدلا ولا عذرا فاکله
حرام ومنکحه حرام فالوا
اجب قتله فی شرع الاسلام
وفضیحته بین الانام

گے تو اس کا استقبال کریں گے۔ جو ان کی
برائی کرے گا اس کی تعظیم کریں گے۔ غیر حلال
زادوں کی کثرت ہو جائے گی اور باپ اپنی
اولاد کے اعمال قبیحہ کو دیکھ کر خوش ہونگے
نہ انہیں منع کریں گے نہ باز رکھیں گے۔ مرد
اپنی زوجہ کو قبیح حالت میں دیکھے گا نہ اسے
منع کرے گا نہ اسے باز رکھے گا۔ بلکہ اس
کے حاصل کردہ مال کو خرچ کرے گا یہاں
تک کہ اگر وہ عورت طول و عرض میں مناکحت
کرتی پھرے تو وہ اسے مہتم نہ کرے گا۔
اور اگر لوگ اس عورت کے بارے میں کچھ
کہیں گے تو کان نہیں دھرے گا تو یہی وہ
دیوث ہے خدا جس کا کوئی قول اور عذر
قبول نہیں فرمائے گا۔ اس کی غذا اور نکاح
حرام ہے اور شریعت اسلام میں اس کا
قتل اور لوگوں کے درمیان اس کی تذلیل
واجب ہے اور قیامت کے دن وہ جہنم
میں پھینک دیا جائے گا اس وقت کے
لوگ ماں باپ کو علانیہ گالیاں دیں گے

ویصلی سعیرا فی یوم القیام
وفی ذلك یعلنون بشتم الاباء
والامهات وتذل السادات
وتعلوا الانباط ویکثر الاختیاط
فما أقل الاخوة فی الله
تعالیٰ وتقل الدراهم
الحلال وترجع الناس الی أشر
حال فعندها تدور دول
الشیاطین وتنوائب علی اضعف
المساکین وتوب الفهد
الیٰ فریسته ویشح الغنی بما
فی یدیه ویبیع الفقیر آخرته
بدنیاه فیاویل للفقیر وما
یحل به من الخسران والذل
والهوان فی ذالك الزمان
المستضعف باهله و
سیطلبون ما لا یحل لهم
فاذا کان کذالك
أقبلت علیهم فتن

اور بزرگان قوم ذلیل ہوں گے اور کم درجہ
عوام بلندی پائیں گے اور بے شعوری اور
اعصاب زدگی بڑھ جائے گی۔ اخوت
فی اللہ نایاب ہو جائے گی حلال پیسے
کم ہو جائیں گے۔ لوگ بدترین حالت
کی طرف پلٹ جائیں گے۔ اس وقت
شیاطین کی حکومت کا دور دورہ ہوگا
اور سلاطین کمزور انسان اور عوام پر اس
طرح جست کریں گے جیسے چیتا اپنے
شکار پر جست کرتا ہے۔ مال دار اپنی
دولت میں بخل کریں گے اور فقیر اپنی
آخرت کو دنیا کے عوض فروخت کر دیگا
افسوس ہے فقیر پر کہ زمانہ اسے خسارہ
ذلت اور سبکی میں مبتلا کر دے گا وہ اپنے
اہل وعیال میں ضعیف وحقیر ہوگا۔ اور
یہ فقیر لوگ ان چیزوں کی خواہش کریں
گے جو حلال نہیں ہیں تو جب ایسا ہوگا
تو ان پر ایسے فتنے وارد ہوں گے کہ ان
سے مقابلہ کی طاقت نہ ہوگی۔

لا قبل لهم بها الا وان اولها الهجری القطیر فی (الهجری والرقطی) وآخرها السفیانی والشامی وأتم سبع طبقات فالطبقة الاولیٰ (و فیها مزید التقویٰ الیٰ سبعین سنة من الهجرة) أهل تنکید وقسوة الیٰ السبعین سنة من الهجرة والطبقة الثانیة أهل تباذل وتعاطف الیٰ المائتین والثلاثین سنة من الهجرة والطبقة الثالثة اهل تزاور وتقاطع الیٰ الخمس مأة وخمسین سنة من الهجرة والطبقة الرابعة اهل تکالب وتحاسد الیٰ السبعمأة سنة

آگاہ ہو جاؤ کہ فتنہ کا آغاز ہجری[1] اور رقطی ہیں اور اس کا اختتام سفیانی اور شامی ہیں۔ اور اور تم سات طبقوں میں منقسم ہو۔ پس پہلا طبقہ سختی سے زندگی گزارنے والوں کا اور قساوت والوں کا ہے (دوسرے نسخہ کے مطابق پہلا طبقہ تقویٰ کی افزونی کا ہے) اور یہ ستر ہجری تک ہے۔ اور دوسرا طبقہ مروّت اور مہربانی والوں کا طبقہ ہے۔ (یہ سنہ ۲۳۰ ہجری تک ہے) اور تیسرا طبقہ روگردانی کرنے والوں اور روابط کاٹنے والوں کا ہے۔ یہ سنہ ۵۵۰ھ تک ہے اور چوتھا طبقہ سگ فطرتوں اور حاسدوں کا ہے یہ سنہ ۸۰۰ھ تک ہے اور پانچواں طبقہ تکبر کرنے والوں اور بہتان لگانے والوں کا ہے۔ یہ سنہ ۸۲۰ھ تک ہے اور چھٹا

---

[1] "ھَجَر" بحرین کی نواحی بستی ہے۔ ہجری وہاں کا رہنے والا ہوگا اور رقطی اُس شخص کو کہتے ہیں۔ جسے برص کا مرض یا کوئی ایسا مرض ہو جس میں جلد پر داغ ہو جائیں۔

من الهجرة والطبقة الخامسة اهل تشامخ وبهتان الى الثمانمأة وعشرين سنة من الهجرة و الطبقة السادسة اهل الهرج و المرج وتكالب الاعداء وظهور اهل الفسوق والخيانة الى التسمأة والاربعين سنة من الهجرة والطبقة والسابعة فهم أهل حيل وغدر وحرب ومكر وخدع وفسوق وتدابر وتقاطع وتباغض والملاهى العظام والمغانى الحرام و الامور المشكلات فى ارتكاب الشهوات وخرب المدائن و والدور وانهدام العمارات و القصور وفيها يظهر الملحون من الواد الميشوم وفيها انكشاف

طبقہ فساد اور قتل اور دشمنوں سے سنگ فطری کرنے والوں کا اور فاسقوں اور خائنوں کے ظاہر ہونے کا ہے۔ یہ ۸۴۰ھ تک ہے اور ساتواں طبقہ جبلہ جویوں، فریب کاروں، جنگ آزماؤں مکاروں، دھوکہ بازوں، فاسقوں، رو گرداں رہنے والوں اور ایک دوسرے سے دشمنی کرنے والوں کا ہے۔ یہ طبقہ لہو ولعب کے لیے عظیم الشان مکانات بنوانے والوں کا، غذائے حرام کے شائقین کا، مشکل امور میں گرفتاروں کا، شہوت دانوں کا، شہروں اور گھروں کی تباہی کا اور عمارات اور محلات کے انہدام کا ہے۔ اس طبقہ میں منحوس وادی سے ملعون[1] ظاہر ہوگا اس وقت پردے چاک اور بروج منکشف ہوں گے اور یہی حالات ہیں

---

[1] سفیانی شام میں وادی یابس سے خروج کرے گا۔

جابروكلامهم امر من
الصبر وقلوبهم اتتن
من الجيفة فاذا كان كذلك
ماتت العلماء وفسدت
القلوب وكثرات الذنوب
وتهجر المصاحف وتخرب
المساجد وتطول الامال
وتقل الاعمال وتبنى
الاسوار فى البلد ان مخصوصة
لوقع العظائم النازلات
فعندها لو صلى أحدهم
يومه وليلته فلا يكتب
له منها شئ ولا تقبل صلاة
لان نيته وهو قائم
يصلى يفكر فى نفسه
كيف يظلم الناس و

ان کی گفتگو بہت کڑوی ہوگی اور
ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار
ہوں گے۔ تو جب ایسا ہو جائے
تو علماء مر جائیں گے۔ دل فاسد ہو
جائیں گے۔ گناہ بکثرت ہوں گے۔
قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں
خراب ہو جائیں گی۔ آرزوئیں طویل
ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور
شہروں میں نازل ہونے والے عظیم حادثوں
کے لیے فصیلیں بنائی جائیں گی۔ اس
وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن
رات میں نماز پڑھے تو نامۂ اعمال میں
کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی
نماز قبول ہوگی۔ اس لیے کہ وہ نماز
میں کھڑا ہوا ہوگا اور دل میں سوچ رہا
ہوگا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

لہ بعید نہیں ہے کہ ان فصیلوں سے راڈار سسٹم مراد ہو۔ اس لیے آج فضائیں اور آسمانی
گولوں کے عہد میں ماضی کی فصیلوں یا شہر پناہوں کی افادیت صفر ہے۔

منهم الرؤس ويعمى منهم القلوب التي في الصدور اكلهم سمان الطيور والطاهيج ولبسهم الخز اليماني والحرير يستحلون الربا والشبهات ويتعارضون للشهادات يراءون بالاعمال قصراء الاجال لا يمضي عندهم الا من كان نماما يجعلون الحلال حراما أفعالهم منكرات وقلوبهم مختلفات يتدارسون فيما بينهم بالباطل ولا يتناهون عن منكر فخلوه يخاف أخيارهم اشرارهم يتوازرون في غير ذكر الله تعالى يهتكون فيما بينهم بالمحارم ولا يتعاطفون بل يتدابرون ان رأوا صالح ردوه وان رأوا نماما (آتشما)

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور تیہو کی اقسام ہوں گی) اور ان کا لباس حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سُود اور مال شبہہ کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں ریا کاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہونگی چغل خور اُن سے فائدہ اٹھائیں گے۔ یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے افعال منکرات پر مبنی ہوں گے اور قلوب مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے لوگ ان کے بُروں سے خوف کھائیں گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں میں ایک دوسرے کے محارم کی ہتک حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔ اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے واپس کردیں گے۔ اور اگر گنہگار کو دیکھیں

جابروكلامهم امر من الصبر وقلوبهم انتن من الجيفة فاذا كان كذلك ماتت العلماء وفسدت القلوب وكثرات الذنوب وتهجر المصاحف وتخرب المساجد وتطول الامال وتقل الاعمال وتبنى الاسوار فى البلدان مخصوصة لوقع العظائم النازلات فعندها لو صلى أحدهم يومه وليلته فلا يكتب له منها شئ ولا تقبل صلاة لان نيته وهو قائم يصلى يفكر فى نفسه كيف يظلم الناس و

ان کی گفتگو بہت کڑوی ہوگی اور ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار ہوں گے۔ تو جب ایسا ہو جائے تو علماء مر جائیں گے۔ دل فاسد ہو جائیں گے۔ گناہ بکثرت ہوں گے۔ قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں خراب ہو جائیں گی۔ آرزوئیں طویل ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور شہروں میں نازل ہونے والے عظیم حادثوں کے لیے فصیلیں بنائی جائیں گی۔ اس وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن رات میں نماز پڑھے تو نامۂ اعمال میں کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی نماز قبول ہوگی۔ اس لیے کہ وہ نماز میں کھڑا ہوا ہوگا اور دل میں سوچ رہا ہوگا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

لہ بعید نہیں ہے کہ ان فصیلوں سے راڈار سسٹم مراد ہو۔ اس لیے آج فضائیں اور آسمانی حملوں کے عہد میں ماضی کی فصیلوں یا شہر پناہوں کی افادیت صفر ہے۔

منهم الرؤس ويحمى منهم
القلوب التى فى الصدور
اكلهم سمان الطيور و
الطاهيج ولبسهم الخز
اليمانى والحرير يستحلون
الربا والشبهات ويتعارضون
للشهادات يراءون بالاعمال
قصراء الاجال لا يمضى
عندهم الا من كان نماما
يجعلون الحلال حراما
أفعالهم منكرات وقلوبهم
مختلفات يتدارسون فيما بينهم
بالباطل ولا يتناهون عن منكر
فعلوه يخاف أخيارهم اشرارهم
يتوازرون فى غير ذكر الله تعالى
يهتكون فيما بينهم بالمحارم
ولا يتعاطفون بل يتدابرون ان
رأوا صالح ردوه وان

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور
تیہوا کی اقسام ہوں گی) اور ان کا لباس
حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سُود اور مال شبہہ
کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے
متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں
ریاکاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہونگی
چغل خور اُن سے فائدہ اٹھائیں گے۔
یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے افعال
منکرات پر مبنی ہوں گے اور قلوب
مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو
باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال
بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے
لوگ ان کے بُروں سے خوف کھائیں
گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں
میں ایک دوسرے کے محارم کی ہتک
حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے
کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔
اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے واپس

والّذين فسقوا في دين
الله تعالىٰ وبلاده ولبسوا
الباطل علىٰ جادة عبادة
فكاني بهم قد قتلوا
اقواما تخاف النّاس
أصواتهم وتخاف
شرهم فكم من رجل
مقتول وبطل مجدول
يهابهم النّاظر اليهم
قد تظهر الطامة الكبرىٰ
فيلحقوا اولها آخرها
الا وان لكوفانكم هذه
ايات وعلامات وعبرة
لمن اعتبر الا وان
السفياني يدخل بصرة
ثلاثة دخلات
يذل العزيز ويسبي
فيها الحريم الا
يا ويل المنتفكة

دینِ خدا میں اور خدا کی بستیوں میں فساد
کرنے والے اور بندوں کی راہ میں باطل کا
لباس پہننے والے ہلاک ہو جائیں گے۔
اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ ایسی
قوم کو قتل کر رہے ہیں، جب سے لوگ
ڈرتے تھے اور جس کی آواز سے
خوف کھاتے تھے، کتنے ایسے مقتول
بہادر ہوں گے جن کی طرف دیکھنے سے
بھی ہیبت ہوگی۔ پس ایک عظیم بلا
نازل ہوگی، جس کے سبب اُن کے
آخری لوگ اُن کے اوّل سے ملحق ہو
جائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے
اس شہر کے لیے علامات اور نشانیاں
ہیں اور عبرت حاصل کرنے
والوں کے لیے عبرت ہے
آگاہ ہو جاؤ کہ سفیانی بصرہ
میں تین بار داخل ہوگا۔ عزت
دار کو ذلیل کرے گا۔ اور
عورتوں کو اسیر کرے گا وائے

ومایحل بھا من	ہو شہر بصرہ[1] پر کھنچی ہوئی تلوار سے
سیف مسلول وقتیل	زمین پر پڑے ہوئے مقتول سے اور
مجدول وحرمۃ	بے عزت عورت سے، پھر وہ
مھتوکۃ ثم یاتی	بغداد کی طرف آئے گا کہ وہاں کے
الی الزوراء الظالم اھلھا	باشندے ظالم ہیں۔ پس اللہ اس
فیحول اللہ بینھا و	کے اور اس کے باشندوں
بین اھلھا فما اشد	کے درمیان حائل ہو جائے گا اور
اھلھا بنیہ وبنیھا	کس قدر بغداد اور اہل بغداد پر شدت
واکثر طغیانھا و	اور سختی ہوگی اور سرکشی بڑھ جائے گی
اغلب سلطانھا ثم	اور بادشاہ مغلوب ہو جائے گا۔ پس
قال الویل للدیلم و	وائے ہو دیلم اور شاہون[2] والوں پر
اھل شاھون وعجم لا	اور عجمیوں پر کہ صاحبِ فہم نہیں ہیں

---

[1] موتفکہ شہر بصرہ کا قدیم نام ہے اور یہ نام مناسبت کے سبب ہے۔ یہ شہر قومِ لوط کے شہروں میں سے تھا جس کا طبقہ الٹ دیا گیا اسی مناسبت سے بصرہ کو موتفکہ کہا گیا ہے۔

[2] اسے شادان بھی پڑھا گیا ہے۔ شادان مرو (خراسان) کا ایک دیہات ہے اور شاہون مازندران کے علاقے میں ہے۔ جب کہ شاہی قادسیہ کی ایک بستی ہے۔ دیلم گیسون، و مازندران کے سلسلۂ کوہ کو کہتے ہیں، جس کے شمال میں قزوین ہے اور الموت اسی کا ایک شہر ہے۔

الستر والبروج وهي على ذلك
الى أن يظهر قائمنا المهدي
صلوات الله وسلامه عليه
قال فقامت اليه سادات اهل
الكوفة واكابر العرب و
قالوا يا امير المؤمنين بين لنا
أوان هذه الفتن والعظائم
التي ذكرتها لنا لقد كادت
قلوبنا أن تنفطر وأرواحنا
أن تفارق أبدانا من قولك
هذا فوا أسفاه على فراقنا
ايّاك فلا ارانا الله فيك سوءً
ولا مكروها فقال علي عليه
السلام قضي الامر الذي فيه
تستفتيان كل نفس ذائقة
الموت قال فلم يبق احد
الا وبكى لذالك قال ثم أن
علي وقال ألا وان تدارك
الفتن بعدما انبئكم به من

گے۔ یہاں تک کہ ہمارا قائم مہدی،
(صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ) ظاہر
ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن
کر کوفہ کے سردار اور عرب کے اکابر
اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور بولے کہ یا
امیر المومنینؑ یہ فتنے اور عظیم حادثے
جن کا آپ نے ذکر کیا ہمیں ان کے
اوقات بھی بتلا دیں۔ قریب ہے کہ
آپ کی باتوں سے ہمارے دل پھٹ
جائیں اور ہماری روحیں ہمارے
جسموں کو چھوڑ دیں۔ ہمارا آپ سے
جدا ہونا کس قدر افسوس ناک ہے
خدا ہمیں آپ کے سلسلے میں کوئی
بدی اور مکروہ نہ دکھلائے۔ پس
علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس چیز
کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو اس
پر حکم قضا جاری ہو چکا ہے۔ ہر نفس
موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے۔
پس علی علیہ السلام کے اس قول پر کوئی

امر مكة والحرمين من
جوع أغبر وموت احمر الا
يا ويل لاهل بيت نبيكم
وشرائيكم من غلاء وجوع
وفقر ووجل حتى يكونوا
في أسواء حال بين
الناس الا وان
مساجدكم في ذلك
الزمان لا يسمع لهم
صوت فيها ولا تلبى
فيها دعوة ثم لا
خير في الحياة
بعد ذلك وانه
يتولى عليهم ملوك
كفرة من عصاهم
قتلوه ومن اطاعهم
أحبوه الا ان اول
من يلي امركم
بنو امية ثم

ایسا نہ تھا جس نے گریہ نہ کیا ہو۔ پھر آپ
نے صدائے کرب بلند کی اور فرمایا کہ آگاہ
ہو جاؤ کہ فتنوں کا آنا اس چیز کے بعد
ہے، جس کی میں خبر دے رہا ہوں۔ مکہ اور
مدینہ کے بارے میں کہ وہاں غبار آلود بھوک
اور سرخ موت ہوگی۔ افسوس ہے۔ کہ
تمہارے نبی کے اہل بیت پر اور تمہارے
شریفوں پر گرانی، بھوک، فقر، اور خوف
کے سبب یہاں تک کہ وہ لوگوں کے
درمیان بدترین حال میں ہوں گے اور
اس زمانے میں تمہاری مسجدوں میں اُن
کے حق میں کوئی آواز سنائی نہ دے
گی اور نہ کسی پکار پر کوئی لبیک کہے گا۔
پھر اس کے بعد زندہ رہنے میں کوئی
خیر نہیں ہے۔ اس وقت تم پر کافر
بادشاہ حکومت کریں گے۔ جو شخص
ان کی نافرمانی کرے گا اسے قتل کر دیں
گے اور جو اطاعت کرے گا، اسے
دوست رکھیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ،

يفقهون تراهم بيض الوجوه سود القلوب ناثرة الحروب قاسية قلوبهم سود صمايرهم الويل ثم الويل لمن يدخلونها وارض ليسكونها خيرهم طامس وشرهم لامس صغيرهم اكثر هما من كبيرهم تلتقيهم الاحزاب ويكثر فيما بينهم الضراب وتصحبهم الاكراد اهل الجبال وسايرالبلدان وتضاف اليهم (اكراد همدان) الكرد وهمدان وحمزة وعدوان حتى يلحقوا بارض الاعجام من

تم انہیں سفید چہروں اور سیاہ دلوں والا دیکھو گے یہ آتش جنگ بھڑکانے والے ان کے دل سخت اور ان کے ضمیر سیاہ ہیں۔ وائے ہو پھر وائے ہو اس شہر پر جس میں یہ داخل ہوں اور اس زمین پر جس پر یہ سکونت کریں۔ ان کا خیر معدوم اور ان کا شر غالب ہوگا۔ ان کے چھوٹے ہتمت میں ان کے بڑوں سے زیادہ ہوں گے۔ گروہ ان تک پہنچیں گے۔ اور ان کے درمیان کثرت سے لڑائیاں ہوں گی اور اہل جبال کے کُرد ان کے دوست ہو جائیں گے اور سارے شہروں کے بھی اور ہمدان کے کُرد بھی ان میں اضافہ کا سبب ہوں گے اور ہمدان[1] حمزہ اور عدوان بھی ان کے ساتھ ہوں گے یہاں تک کہ وہ خراسان کے علاقے میں عجمیوں کی زمین پر ملحق

---

[1] ہمدان، حمزہ اور عدوان عرب کے قبیلوں کے نام ہیں۔

للكنيس وذكوان وما يحل بها من الذُّلِّ والهوان من الجوع والغلاء والويل لاهل خراسان وما يحل بها من القتل العظيم وسبى الحريم وذبح الاطفال وعدم الرّجال وياويل لبلدان الافرنج وما يحل بها من الاعراب وياويل لبلدان السند ھ والهند وما يحل بها من القتل والذبح و الخراب فى ذلك الزمان فياويل لجزيرة قيس من رجل مخيف ينزل بها وهو ومن فيقتل جميع من فيها ويفتك باهلها وانى لاعرف

سے باہر ہوگی اور وائے ہو سے پر کہ واں قتل عظیم ہوگا، عورتیں اسیر ہوں گی اور بچے ذبح ہوں گے اور مرد ختم ہو جائیں گے اور وائے ہو فرنگ کے شہروں پر کہ قتل و غارت اور ہلاکت و تباہی ہوگی اور وائے ہو سندھ اور ہندوستان کے شہروں پر کہ اس زمانے میں وہاں قتل ذبح اور خرابی ہوگی اور وائے ہو جزیرہ قیس پر ایک ڈرانے والے شخص سے جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا تو وہاں کے سارے باشندوں کو قتل کر دے گا۔ اور یہ اچانک ہوگا۔ میں وہاں پانچ بڑے واقعے جانتا ہوں پہلا ساحل بحر پر ہوگا جو میدان کے قریب ہے۔ دوسرا کوشا کے بالمقابل

لہ قدیم جغرافیہ میں سندھ ہندوستان سے علیحدہ ایک علاقہ تھا۔

لہ جزیرہ قیس خلیج فارس میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جو موتی نکالنے کے سبب معروف ہے۔

لہ کوشا جزیرۂ قیس کے قریب ایک علاقہ ہے۔

تملك من بعدهم ملوك — کہ پہلے تم پر بنی امیہ حکمران ہوں گے پھر
بنی عباس فكم فيهم — بنی عباس کے بادشاہ ہوں گے۔ ان میں
من مقتول ومسلوب — سے بہت سے قتل ہوں گے اور لوٹے
ثم انه عليه السلام — جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا ہائے ہائے
قال هاى هاى الا ياويل — وائے ہو تمہارے اس شہر کوفہ پر اور جو
لكوفتكم هذه وما — کچھ سفیانی کے ہاتھوں اُس زمانے میں
يحل فيها من السفياني في — اس شہر پر ہونے والا ہے۔ جب کہ وہ
ذلك الزمان ياتي اليها — ہجر[1] کی طرف سے آئے گا۔ ایسے گھوڑوں
من ناحية هجر نحيل — پر جنہیں شیروں جیسے طاقتور بہادر اور
سباق تقودها اسود صراغمة — شکاری ہنکا رہے ہوں گے۔ ان کے
وليوث قشاعمة اول اسمه — سردار کے نام کا پہلا حرف شین ہے۔ یہ
ش (اذا خرج الغلام الاشتر) — اس وقت ہوگا۔ جب جوان اشتر[2] خروج
اذ جلوج الغلام وعالم باسمه — کرے گا اور میں اس کے نام سے واقف
فياتي الى البصرة فيقتل — ہوں۔ وہ بصرہ آئے گا اور وہاں کے
ساداتها ويسبي حريمها — سرداروں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو

---

[1] ہجر بحرین کا ایک شہر ہے اور دوسرے قول کے مطابق یمامہ سے دس روز اور بصرہ سے پندرہ دن کے فاصلہ پر ایک علاقہ ہے۔

[2] اشتر نام بھی ہو سکتا ہے اور صفت بھی۔ گندم گوں چہرہ والے کو بھی کہتے ہیں اور اٹھی ہوئی پلکوں والے کو بھی۔

فانی لاعرف بهاکم
وقعة تحدث بها و
وبغیرها وتکون بها
وقعات بین تلول واکام
فیقتل بها اسمر و
یستعبد بها صنم
ثمّ یسیر فلا یرجع
الا بالجرم فعندها
یعلو الصیاح و یقتحم
بعضها بعضًا فیا ویل
لکو فانکم من نزوله
بدارکم یملک حریمکم
ویذبح أطفالکم و
یهتك نساءکم عمره
طویل وشرّه وغزیر
ورجاله ضراغمة و
تکون له وقعة عظیمة
الا وانّها فتن یهلك
فیها المنافقون والقاسطون

اسیر کرے گا۔ اور میں بہت سی جنگوں سے
واقف ہوں۔ جو وہاں اور دوسری جگہوں
پر ہوں گی۔ وہاں ٹیلوں اور پشتوں
کے درمیان کئی جنگیں ہوں گی۔ پس وہاں
گندمی رنگ کا ایک شخص قتل کیا جائے
گا اور وہاں بُت پوجا جائے گا۔ پھر
وہ حرکت کرے گا اور اسیر عورتوں کو لے
جائے گا۔ اس وقت چیخیں بلند ہونگی
اور بعض بعض پر حملہ آور ہوں گے۔
پھر وائے ہو تمہارے کوفہ پر کہ وہ تمہارے
گھروں میں اُتر جائے گا، تمہاری عورتوں
کا مالک بن جائے گا اور تمہارے
بچّوں کو ذبح کر دے گا اور تمہاری عورتوں
کی ہتک حرمت کرے گا اس کی عُمر
طویل ہے اور اس کا شر کثیر ہے اور
اس کے مرد شیر ہیں وہ وہاں ایک
بڑی جنگ لڑے گا۔ آگاہ ہو جاؤ
کہ اس میں فتنے ہیں۔ اس میں
منافقین، حق سے روگردانی کرنے والے

ولیکم اللہ ورسولہ و
الذین آمنوا الذین
یقیمون الصلاۃ ویؤتون
الزکاۃ وھم راکعون معاشر
الناس کانی بطائفۃ منھم
یقولون ان علی ابن ابی طالب
یعلم الغیب وھو الرب الذی
یحیی الموتی ویمیت
الاحیاء وھو علی کل شیء قدیر
کذبوا ورب الکعبۃ ایھا
الناس قولوا فینا ما شئتم و
اجعلونا مربوبین ألا وانکم
ستختلفون وتتفرقون الا
وان اول السنین اذا انقضت
سنۃ مأۃ وثلاثۃ وستون
سنۃ توقعوا أول الفتن
فانھا نازلۃ علیکم ثم
یاتیکم فی عقبھا الدھماء
تدھم الفتن فیھا و

صرف اور صرف اللہ، رسول اور وہ
مؤمن ہیں جو نماز قائم قائم کرتے ہیں
اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔
اے لوگو! میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ ان
میں کا ایک گروہ کہے گا کہ علی ابن ابی
طالب غیب جانتے ہیں اور وہ رب
ہیں۔ مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور زندوں
کو مارتے ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہیں
یہ جھوٹے ہیں رب کعبہ کی قسم اے
لوگو! ہمارے بارے میں جو چاہو کہو
لیکن ہمیں بندہ رکھو (خدا نہ بناؤ ہم
بندے ہیں خدا نہیں ہیں) آگاہ ہو جاؤ
کہ تم میں عنقریب اختلاف اور تفرقہ
ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جب سن ایک سو
ترلیسٹھ ہجری گزر جائے تو یہ مصیبتوں
والے سنوں کا آغاز اور فتنوں کا شروع
ہوگا جو تم پر نازل ہوگا۔ اس کے بعد
اس کے عقب میں دھماء ہے۔ یہ
فتنوں کے ہجوم کا سال ہے۔ پھر

الغزو تغزو باهلها و
السقطاء تسقط الاولاد
من بطون امهاتهم و
الكسحاء تكسح فيها
الناس من القحط و
المحن و الفتناء تفتن
بها من اهل الارض و
النازحة تنزح باهلها
الى الظلم و الغمراء
تغمر فيها الظلم و
المنفية نفت منهم
الايمان و الكراء كرت
عليهم الخيل من كل
جهة و البرشاء يخرج
فيها الابرش من خراسان
و السؤلاء يخرج فيها
ملك الجبال الى جزائر
البحر يقهرهم ثم يؤيدهم
الله بالنصر عليه ثم تخرج

غزوہ کا سال ہے جو اپنے زمانے والوں
سے جنگ کرے گا، پھر سقطار ہے۔
جس میں بچے ماؤں کے پیٹ سے ساقط
ہو جائیں گے، پھر کسحار ہے، جس میں
لوگ قحط اور رنج و محن سے درماندہ ہو
جائیں گے۔ پھر فتنار ہے جو اہلِ زمین
کو فتنوں میں ڈالدے گا اور نازحہ ہے
جو لوگوں کو ظلم کی طرف دھکیلے گا اور
غمراء ہے جو لوگوں کو ظلم سے گھیرے گا
اور منفیہ ہے جو دلوں سے ایمان کو لے
جائے گا۔ اور کراء ہے جس میں جنگی سوار
حملہ آور ہوں گے ہر طرف سے۔ اور
برشار ہے جس میں بروص شخص خراسان
سے خروج کرے گا۔ اور سؤلاء ہے۔
جس میں پہاڑوں کا حکمران خروج کریگا
اور سمندری جزیروں تک آکر لوگوں کو
مقہور کرے گا، پھر خدا ان جزیروں کے
باشندوں کو نصرت عطا کرے گا۔
پھر اس کے بعد عرب خروج کریں گے

نجد ذلك العرب ويخرج
صاحب علم اسود على البصرة
فتقصده الفتيان الى الشام
ثُمّ العناء عنت الخيل
بأعنتها فى ديار البصرة و
والطحناء الاقوات من
كل مكان والفاتنة تفتن
اهل العراق والمرجاء
تمرح الناس الى اليمن
والسكتا تسكت الفتن
بالشام والحدراء
انحدرت الفتن الى
الجزيرة المعروفة
اوال قبال البحرين
والطموع تطسح الفتن
فى خراسان والجوراء
جارت الفتن بأرض
فارس والهوجاء هاجت
الفتن بارض الخطّ والطولاء

اور سیاہ پرچم والا بصرہ پر خروج کرے
گا، پس جوان (گروہ) اُس کی طرف
قصد کرے گا اور شام تک اس کا
تعاقب کرے گا اور عنّا ہے، جس
میں سوار بصرہ کے علاقے میں شدت
کے ساتھ داخل ہوں گے اور طحناء
ہے جو لوگوں کے رزق کو ہر علاقے میں
پیس کے رکھ دے گا اور فاتنہ ہے
جو عراقیوں کو فتنہ میں ڈال دے گا اور
مرجاء ہے جو لوگوں کو غریب کر کے
یمن لے جائے گا اور سکتا ہے جس
میں شام میں فتنے بند ہوں گے اور
حدراء ہے جب فتنے رواں میں اتریں
گے جو بحرین کے بالمقابل مشہور جزیرہ
ہے اور طموح ہے، جب خراسان میں
شدید فتنے ہوں گے اور جوراء ہے۔
جب فتنے زمین فارس پر ستمگری کریں
گے اور ہوجاء ہے جب سرزمین خط
پر فتنوں کا ہیجان ہوگا اور طولاء ہے

طالت الخیل علی الشام
والمنزلة نزلت الفتن
بارض العراق والطائرة
تطایرت الفتن بارض
الروم والمتصلة اتصلت
الفتن بارض الروم والمحربة
(والمهیجة) هاجت الاکراد
من شهرزور والمرملة
ارملت النساء من العراق
والکاسرة تکسرت
الخیل علی اهل الجزیرة و
والناحرة نحرت الناس با
الشام والطامة طمحت الفتنة
بالبصرة والقتالة قتلت
الناس علی القنطرة برأس
العین والمقبلة أقبلت
الفتنة الی ارض الیمن والحجاز

جب جنگیں شام میں طویل ہوں گی
اور منزلہ ہے۔ جب فتنے عراق میں
نازل ہوں گے اور طائرہ ہے جب
فتنے سرزمین رُوم پر پرواز کریں گے۔
اور متصلہ ہے۔ جب فتنے سرزمین روم سے
متصل ہو جائیں گے اور محربہ ہے جب
شہر زور میں کردہیجان میں آئیں گے
اور مرملہ ہے کہ عراق کی عورتیں بیوہ
ہو جائیں گی اور کاسرہ ہے کہ فوجی اہلِ
جزیرہ کو توڑ کر رکھ دیں گے اور ناحرہ
ہے کہ لوگ شام میں نحر ہوں گے اور
طامحہ ہے کہ بصرہ میں فتنہ شدید ہو
گا اور قتالہ ہے کہ جب لوگ راس
العین[1] میں پُل کے اُوپر قتل ہوں گے
اور مقبلہ ہے کہ فتنے یمن و حجاز کی طرف
متوجہ ہوں گے اور صروخ ہے جو
عراقیوں پر اس طرح چیخے گا، کہ انھیں

---

[1] راس العین حران اور نصیبین کے درمیان مشہور شہر ہے۔

وقعة بالبطحاء ووقعة	بطحاء[1] میں دوسرا دیورہ میں، ایک واقعہ
بالديورة ووقعة بالصفصف	صفصف میں ایک ساحل پر ایک
ووقعة على الساحل ووقعة	دارین میں ایک اونٹ کا گوشت
بدارين ووقعة بسوق	بیچنے والوں کے بازار میں ایک گلی
الجزارين ووقعة بين السكك	کوچوں میں ایک لوگوں کے ہجوم میں
ووقعة بين الزارقة ووقعة	ایک جزارہ میں ایک مدارس میں اور
بالجزار ووقعه بالمدارس	ایک تاروت میں اور وائے ہو بحر
ووقعة بتاروت ألا يا ويل	پر کہ کرخ کی طرف سے اس کی شہر
لهجر ومايحل بها مما يلى	پناہ پر جو کچھ ہوگا اور عظیم واقعہ قطر[2]
سورها من ناحية الكرخ	میں ہوگا جو ایک ٹیلے کے نیچے ہوگا
ووقعة عظيمة بالعطر تحت	جس کا نام حسینی ہے۔ پھر اس کے
التليل المعروف بالحسيني	بعد ایک واقعہ فرج[3] میں ہوگا۔ پھر
ثم بالفرحة ثم بالقزوين	قزوین میں ہوگا۔ پھر اراکہ میں پھر
ثم بالاراكة ثم بأم خنور	امّ خنور میں۔ وائے ہو نجد پر کہ قحط
ألا ياويل نجد ومايحل بها	اور مہنگائی ہوگی میں وہاں کے بڑے

---

[1] سنگریزوں والی زمین کا نام ہے۔ دیورہ کو دیبرہ پڑھا گیا ہے اور یہ بحرین کا ایک گاؤں ہے۔ صفصف انہی علاقے کا ایک شہر ہے۔

[2] قطر بحرین کے قریب عمان اور عقیر کے درمیان واقع ہے

[3] فرج فارس کا ایک شہر ہے اور اراک قزوین کے قریب ایک شہر ہے۔

من القحط والغلاء ولاني
لاعرف بها وقعات عظام
بين المسلمين الا يا ويل البصرة
ومايحل بها من الطاعون ومن
الفتن يتبع بعضها بعضا واني
لاعرف وقعات عظام بواسط
ووقعات مختلفات بين
الشط والمجينبة ووقعات بين
العوينات الا يا ويل بغداد
من الرى من موت وقتل
وخوف يشمل اهل العراق اذا
حل فيها بينهم السيف فيقتل
ماشاء الله وعلامة ذلك اذا
ضعف سلطان الروم وتسلطت
العرب ودبت الناس الى الفتن
كدبيب النمل فعند ذلك

بڑے واقع جانتا ہوں جو مسلمانوں کے
درمیان ہوں گے۔ وائے ہو بصرہ پر کہ وہاں
طاعون ہوگا اور پے در پے فتنے ہونگے
اور میں وہ عظیم واقعات جانتا ہوں جو
واسط میں ہوں گے اور مختلف واقعات
جو شط فرات اور مجینبہ[1] کے درمیان
ہوں گے اور وہ واقعے جو عوینات میں
ہوں گے اور وائے ہو بغداد پر رے
کی طرف سے کہ موت ہوگی قتل ہوگا
اور خوف ہوگا جو اہل عراق پر محیط ہوگا
اس وقت ہوگا جب ان کے درمیان
تلوار چلے گی۔ پس اتنے قتل ہوں گے
جتنے خدا چاہے گا اور اس کی علامت
یہ ہے کہ جب رُوم کا بادشاہ کمزور ہو جائے
گا اور عرب مسلط ہو جائیں گے اور
لوگ فتنوں کی طرف چلنے لگیں جیسے چیونٹیوں

---

[1] مجینبہ عراق و یمن کے درمیان واقع ہے۔

[2] عوینہ یمامہ کا ایک گاؤں ہے۔

بها خمس وقعات عظام فأول
وقعة منها على ساحل بحرها
قريب من برها والثانية مقابلة
كوشا والثالثة من قرنها الغربي
والرابعة بين الزولتين والخامسة
مقابلة برها الايا ويل لاهل البحرين
من وقعات تترادف عليها من
كل ناحيه ومكان فتوخذ
كبارها وتسبى صغارها و
لا ني لاعرف بها سبعة وقعات
عظام فأول وقعة فيها في
الجزيرة المنفردة عنها من قرنها
الشمالي الغربي وبين الابله
والمسجد وبين الجبل العالي
وبين التلتين المعرف بجبل
حبوة ثم يقبل الكرخ بين
التل والجادة وبين شجرات

تیسرا مغربی علاقے میں چوتھا زولتین[1]
کے درمیان پانچواں میدانی علاقے کے
بالمقابل ہوگا، وائے ہو اہل بحرین پر
کہ ان پر پے در پے تباہیاں آئینگی
ہر جانب سے ان کے بڑے اچک
لیے جائیں گے اور چھوٹے اسیر ہوں
گے۔ میں وہاں سات واقعے جانتا
ہوں۔ پہلا اس جزیرہ میں جو شمال
کی طرف الگ واقع ہے۔ جس کا نام
سماہیج ہے، دوسرا قاطع میں چشمۂ
شہر کی نہر کے درمیان، شمال مغربی
حصہ میں، ابلہ اور مسجد کے درمیان
بلند پہاڑ کے درمیان، دو ٹیلوں کے
درمیان جو جبلِ حبوہ کے نام سے
مشہور ہیں۔ پھر دکرخ کی طرف
آئے گا ٹیلہ اور راستہ کے درمیان
اور بیر کے درختوں کے درمیان

---

[1] کوشا کے قریب کے دو چھوٹے دیہات ہیں اور سماہیج عمان اور بحرین کے درمیان ایک جزیرہ ہے۔

النيق المعروفة بالبديرات (بالسديرات) بجانب سطر الماجی بشط الحورتين وهی سابعة الطامة الكبرى و علامة ذلك يقتل فيها رجل من اكابر العرب فی بيته وهو قريب من ساحل البحر فيقطع رأسه بامر حاكمها فتغير العرب عليه فتقتل الرجال وتنهب الاموال فتخرج بعد ذلك العجم على العرب ويتبعونهم الى بلاد الخط الا ويل لاهل الخط من وقعات مختلفات يتبع بعضا فأولها

جو بدیرات یا سدیرات کہلاتے ہیں ماجی کی نہر کی طرف پھر حورتین کی طرف[1] اور یہ ساتویں بڑی مصیبت ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ ایک سرکردہ عرب جو اکابر میں ہوگا اپنے گھر میں قتل کیا جائے گا اور اس کا گھر ساحل بحر کے قریب ہوگا۔ وہاں کے حاکم کے حکم سے اس کا سر قلم کیا جائے گا تو عرب اس پر مشتعل ہو جائیں گے پس بہت مرد قتل ہوں گے اور مال لوٹا جائے گا اس کے بعد عجم عرب پر خروج کریں گے اور خط[2] کے شہروں تک ان کا پیچھا کریں گے۔ وائے ہو خط والوں پر کہ ان پر پے در پے مختلف واقعے وارد ہوں گے پہلا

---

[1] حورتین مذکورہ علاقے کی دو وادیوں کا نام ہے۔

[2] خط وہ علاقہ ہے جہاں کے خطی نیزے مشہور ہیں قطر اور قطیف وغیرہ اس کے قریبی علاقے ہیں۔

تخرج العجم علی العرب
ویملکون البصرة الا یا ویل
لقسطنطین (لفلسطین) ومایحل
بها من الفتن التی لا تطاق
الا یا ویل لاهل الدّنیا
ومایحل بها من الفتن
فی ذلك الزمان وجمیع
البلدان الغرب والشرق
والجنوب والشمال ألا
وانه تركب النّاس بعضهم
علیٰ بعضٍ وتتوائب علیهم
الحروب الدائمة وذلك
بما قدمت ایدیهم وما
ربّك بظلام للعبید ثمّ
انه علیه السّلام قال لاتفرحوا
بالخلوع من ولد العباس یعنی
المقتدر فانه أول علامة
التغیر الاوانی أعرف ملوكهم
من هذا الوقت الیٰ ذلك الزمان

کی طرح تو اس وقت عجم عرب پر خروج
کریں گے اور بصرہ پر غالب آجائیں گے
وائے ہو فلسطین پر کہ ناقابلِ برداشت
فتنے وہاں وارد ہوں گے۔ اہلِ دُنیا پر
وائے ہو کہ اس زمانے میں فتنے وارد
ہوں گے۔ تمام شہروں میں مغرب میں
مشرق میں جنوب میں شمال میں آگاہ ہو
جاؤ کہ لوگ ایک دوسرے پر سوار
ہو جائیں گے اور مسلسل جنگیں ان پر
جست کرتی رہیں گی اور یہ سب کچھ
ان کے اپنے ہاتھوں کا کیا ہوگا اور
تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم نہیں کرتا
پھر آپ نے فرمایا کہ بنی عباس میں
جو خلافت سے خلع ہوا یعنی مقتدر باللہ
اس پر خوشی نہ منانا وہ تو تغیر کی علامت
ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں ان کے
بادشاہوں کو اس وقت سے اُس
زمانے تک پہچانتا ہوں۔ اتنے میں
قعقاع نامی ایک شخص کھڑا ہوگیا

اغنیاءکم وقلۃ وفاکم
اِنَّا للہ وَاِنَّا الیہ راجعون"
من اھل ذلک الزّمان
تحل فیھم المصائب ولا
یتعظون بالنوائب ولقد
خالط الشیطان أبدانھم
وربع فی ابدانھم
و ولج فی دمائھم و
یوسوس لھم بالافک
حتی ترکب الفتن
الامصار ویقول المؤمن
المسکین المحب لنا
انی من المستضعفین و
وخیر النّاس یومئذٍ
من یلزم نفسہ
ویختفی فی بیتہ عن
مخالطۃ النّاس نفسہ
والّذی یسکن قریبًا
من بیت المقدس

تمہارے سرمایہ دار متکبر ہوں گے اور
تمہاری وفا کم ہوگی" انا للہ و انّا
الیہ راجعون" پڑھتا ہوں۔
اس زمانے کے لوگوں کے لیے، کہ
ان پر مصیبتیں ٹوٹ کر آئیں گی اور
وہ ان آفات سے عبرت حاصل
نہیں کریں گے۔ شیطان ان کے
جسموں میں مخلوط ہوگا، ان کے بدنوں
کے اندر داخل ہو جائے گا۔ ان کے
خون میں دوڑے گا اور انہیں جھوٹ
بولنے کا وسوسہ کرے گا۔ یہاں تک
کہ فتنے شہروں پر سواری کریں گے
اور مسکین مومن ہمارا چاہنے والا کہے گا
کہ میں کمزوروں میں سے ہوں۔ اس
زمانے میں بہترین انسان وہ ہوگا
جو اپنے نفس کی حفاظت کرے اور
لوگوں سے معاشرت چھوڑ کر اپنے
گھر میں مخفی رہے اور وہ جو بیت
المقدس میں اس لیے سکونت کرے

طالبا الانبیاء (ع) معاشر
الناس لایستوی الظالم
والمظلوم ولا الجاھل والعالم
ولا الحق والباطل ولا العدل
والجور الا وان لہ شرایع
معلومۃ غیر مجھولۃ
ولا یکون نبی الا ولہ اھل
بیت ولا یعیش اھل بیت
نبی الا ولھم أضداد یریدون
اطفاء نورھم ونحن اھل
نبیکم ألا وان دعوکم
الی سبنا فسبونا وان دعوکم
الی شتمنا فاشتمونا وان دعوکم
الی لعننا فالعنونا وان دعوکم
الی البراءۃ منا فلا تتبرأوا
منا ومدوا اعناقکم
للسیف واحفظوا
یقینکم فانہ من
تبرأ منا بقبلہ تبرأ

کہ وہ آثار انبیاء کا خواہشمند ہو۔ اے
لوگو! برابر نہیں ہو سکتے۔ ظالم اور مظلوم
اور نہ جاہل اور عالم اور نہ حق و باطل اور
نہ عدل و ظلم برابر ہو سکتے ہیں۔ آگاہ ہو
جاؤ کہ اللہ کی شریعتیں آشکارا ہیں۔
مجہول نہیں ہیں اور کوئی نبی ایسا نہیں
جس کے اہل بیت نہ ہوں اور اہل بیت
زندگی نہیں کرتے۔ مگر یہ کہ ان کے
مخالفین اور دشمن ان کے نور کو
بجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم
تمہارے نبیؐ کے اہل بیت ہیں۔ دیکھو!
اگر وہ کہیں کہ تم ہمیں دشنام دو تو دشنام
دے دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم پر ناروا
کہو تو کہہ دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہل
بیت کو رحمتِ خدا سے دور کہو تو کہہ
دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہل بیت
سے برائت کا اظہار کرو تو نہ کرنا اور
اپنی گردنوں کو تلوار کے نیچے رکھ دینا
اور اپنے یقین کی حفاظت کرنا اس

الله منه ورسوله الا
وانّهٗ لاصحقناسب
ولا شتمه ولا لعنه ثم
قال فیاویل مساکین
هٰذالامّة وهم
شیعتنا ومحبونا
وهم عند النّاس
کفار وعند الله ابرار
وعند النّاس کاذبین
وعند الله صادقین
وعند الناس ظالمین
وعند الله مظلومین
وعند الناس جائرین
وعند الله عادلین
وعند الناس خاسرین
وعند الله رابحین
فازوا والله بالایمان
وخسرالمنافقون
معاشرالناس انّما

لیے کہ جو شخص بھی دل سے ہم لوگوں سے
برارت کرے اس سے خدا اور رسولؐ
برارت کرتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی
دشنام اور حرفِ ناروا ہم تک نہیں پہنچتا
نہ رحمتِ خدا سے دوری پہنچتی ہے۔ پھر
فرمایا کہ افسوس ہے اس امت کے
مسکینوں پر اور یہ لوگ ہماری پیروی کرنے
والے اور ہمارے چاہنے والے ہیں۔ یہ
لوگ لوگوں کے نزدیک کافر ہیں اور خدا
کے نزدیک نیک ہیں لوگوں کے نزدیک
جھوٹے ہیں اور خدا کے نزدیک سچے
ہیں اور لوگوں کے نزدیک ظالم ہیں
اور خدا کے نزدیک مظلوم ہیں۔ لوگوں کے
نزدیک جور کرنے والے اور خدا کے
نزدیک عادل ہیں اور لوگوں کے
نزدیک خسارہ میں ہیں اور خدا کے
نزدیک فائدے میں ہیں یہ لوگ خدا کی
قسم کامیاب ہیں اور منافق خسارے
میں ہیں۔ اے لوگو! تمہارے ولی

والصروخ مصرخة اهل العراق
فلا تأمن لهم والمستمعة
اسمعت اهل الايمان فی
منامهم والسابحة سبحت
الخيل فی القتل الی أرض الجزيرة
والاكراد يقتل فيها رجل من
ولد العباس علی فراشه والكرباء
امامت المؤمنين بكربهم
وحسراتهم والغامرة غمرت
الناس بالقحط والسائلة سال
النفاق فی قلوبهم والغرقاء
تغرقت اهل الخط والحرباء
نزل القحط بارض الخط و
هجر كل ناحية حتی ان
السائل يدور ويسأل فلا
أحد يعطيه ولا يرحمه احد
والغالية تغلو طائفة من
شيعتی حتی يتخذوني ربا واني
بری مما يقولون والمكثاء

امن نہیں ہوگا اور مسمعہ ہے جو اہلِ ایمان
کو خواب میں بات سنائے گا اور سابحہ
ہے جب فوجیں اہلِ جزیرہ اور کردوں
کو قتل کرنے کے لیے سمندروں پر تیرتی
ہوئی جائیں گی۔ اس سال بنی عباس
کا ایک مرد اپنی خواب گاہ میں قتل
ہوگا اور کربا، کہ مومنین کرب و حسرت
سے مرجائیں گے اور غامرہ ہے کہ قحط
لوگوں کو گھیر لے گا اور سائلہ ہے کہ نفاق
دلوں میں جاری ہوگا اور غرقاء ہے کہ اس
سال اہلِ خط غرق ہوجائیں گے اور حرباء
ہے کہ خط والوں اور ہجر والوں پر قحط وارد
ہوگا۔ ہر علاقے میں یہاں تک کہ مانگنے
والا چکر لگائے گا۔ نہ کوئی اسے کچھ دے
گا اور نہ رحم کھائے گا اور غالیہ ہے کہ
میرے متبعین میں سے ایک گروہ غلو
کرے گا اور مجھے خدا بنالے گا اور یقینی
طور پر ان کے قول سے بری اور بیزار
ہوں۔ اور مکثاء ہے کہ لوگ رُک

قریبا ینادی فیها الصارخ
مرتین الا وان الملك
فی آل علی ابن ابی طالب فیکون
ذلك الصوت من جبریل
ویصرخ ابلیس لعنه الله ألا
وان الملك فی آل ابی سفیان
فعند ذلك یخرج السفیانی
فیسبعه مأة الف رجل ثم
ینزل بأرض العراق فیقطع مابین
حلولا وخانقین فیقتل فیها
الفجفاج فیذبح کما یذبح
الکبش ثم یخرج شعیب بن
صالح من بین قصب واجام
فهو اعور الیمنی فالعجب
کل العجب مابین جمادی
ورجب مما یحل بارض
الجزائر وعندها یظهر

جائیں گے پس قریب ہے کہ منادی
آواز دے سال میں دو بار کہ ملک آل
علی ابن ابی طالب میں ہے وہ آواز
جبریل کی ہوگی اور ابلیس ملعون آواز دیگا
کہ ملک آل ابوسفیان میں ہے۔ پس
اس وقت سفیانی خروج کرے گا اور
ایک لاکھ افراد اس کی پیروی کریں گے
پھر وہ عراق میں وارد ہوگا۔ پھر حلولا[1]
اور خانقین کے درمیان راہ منقطع کر
دے گا۔ اور خانقین میں ایک نبطان
آور شخص کو قتل کرے گا۔ وہ شخص مینڈھے
کی طرح ذبح ہو جائے گا۔ پھر شعیب
ابن صالح سینستان اور سرکنڈوں
کے علاقے سے خروج کرے گا۔ وہ ایک
کانا شخص ہوگا پس تعجب ہے اور
سارا تعجب ہے ماہ جمادی
اور ماہ رجب میں جو کچھ کہ ارض

---

[1] حلولا بغداد کے قریب ایک قصبہ ہے اور خانقین ایران کی سرحد پر واقع عراقی شہر ہے

المفقود من بين التل يكون صاحب النصر فيواقعه في ذلك اليوم ثم يظهر برأس العين رجل اصفر اللون على راس القنطرة فيقتل عليها سبعين الف صاحب محلا وترجع الفتنة الى العراق وتظهر فتنة شهر زور وهي الفتنة الصماء والداهية العظمى والطامة الدهماء المسماة بالهلهم قال الراوي فقامت جماعة وقالوا يا امير المومنين بين لنا مَنْ اين يخرج هذا الاصفر وصف لنا صفته فقال عليه السلام اصفه لكم مديد الظهر قصير

جزائر میں ہوگا۔ اس وقت گم شدہ ظاہر ہوگا ٹیلے کے درمیان سے وہ صاحب نصرت ہوگا اور وہ اس دن کانے سے جنگ کرے گا۔ پھر راس العین میں زرد رنگ کا ایک شخص پل پر ظاہر ہوگا اور ستر ہزار ایسے اشخاص کو قتل کرے گا جو اسلحوں سے لیس ہونگے اور فتنہ عراق کی طرف پلٹے گا اور فتنہ شہر[1] زور میں ظاہر ہوگا یہ عظیم ترین آفت اور بھیانک بلا ہوگی جس کا نام ہلہم یا ہلیم ہوگا۔ راوی نے کہا پھر ایک جماعت اُٹھ کر کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی یا امیر المومنین! یہ بھی بتلادیں کہ یہ اصفر (زرد رنگ والا) کہاں سے خروج کرے گا اور اس کے وصف ہمیں بتلادیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس کا وصف بتلاتا ہوں۔ اس کی پیٹھ چوڑی ہے

---

[1] شہرزور ہمدان کے کردوں کا پہاڑی علاقہ ہے۔

الساقين سريع الغضب يواقع
اثنتين وعشرين (اثنى عشرة)
وقعة وهو شيخ كردى
بهى طويل العمر تدين له
ملوك الروم ويجعلون
خدودهم وطاءهم على
سلامة من دينه وحسن يقينه
وعلامة خروجه بنيان
مدينة الروم على ثلاثة
من الثغور تجدد على يده
ثم يخرب ذلك الوادى
الشيخ صاحب السراق
المستولى على الثغور ثم
يملك رقاب المسلمين
وتضاف اليه رجال الزوراء
وتقع الواقعة ببابل

پنڈلیاں چھوٹی ہیں، جلد غصہ کرنے والا
ہے۔ بائیس یا بارہ[1] جنگیں لڑے گا۔ وہ
وہ ایک کردی بوڑھا ہے، خوش شکل
اور طویل العمر ہے۔ رُوم کے حکمران
اس کے عقیدے پر آجائیں گے اور
اپنی عورتوں کو اپنے پیروں کے نیچے
قرار دیں گے۔ وہ اپنے دین کی سلامتی
رکھتا ہے۔ اس کا یقین اچھا ہے اس
اس کے خروج کی نشانی یہ ہے۔ کہ شہر
روم کی بنیاد تین سرحدوں پر اس کے
ہاتھوں تجدید پائے گی۔ پھر اس
وردی کو ایک بوڑھا صاحب سرّاق
تباہ کردے گا جو سرحدوں پر غالب
آجائے گا۔ پھر وہ مسلمانوں کا مالک بن
جائے گا اور بغداد کے لوگ اس کے
لیے مزید اضافہ ہوں گے۔ پھر

---

[1] یہ تردید یا تو لوح محو واثبات کی روشنی میں خود امام کی طرف سے اور اگر آپ کی طرف سے نہیں ہے تو پھر راوی کا سہو ہے۔ واللہ اعلم۔

فيهلك فيها خلق كثير و
يكون خسف كثير و
و تقع الفتنة بالزوراء
ويصيح صائح الحقوا
باخوانكم بسّا طى الفرات
وتخرج اهل الزوراء كدبيب
النمل فيقتل بينهم خمسون
الف قتيل وتقع الهزيمة
عليهم ويلحقون الجبال
ويقع باقيهم الى الزوراء ثم
يصيح صيحة ثانية فيخرجون
فيقتل منهم كذالك
فيصل الخبر الى الارض الجزائر
فيقولون الحقوا باخوانكم
فيخرج منهم رجل اصفر
اللون ويسير فى عصائب

بابل[1] میں شدید جنگ ہوگی جس میں خلق
کثیر ہلاک ہوگی اور بکثرت زمینیں دھنس
جائیں گی اور بغداد میں فتنہ واقع ہوگا
اور پکارنے والا پکارے گا کہ فرات کے
کنارے اپنے بھائیوں کے ساتھ ملحق ہو
جاؤ۔ پھر اہل بغداد چیونٹیوں کی طرح
اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ ان میں
سے پچاس ہزار افراد قتل ہوں گے
پھر شکست کھا کر پہاڑوں میں پناہ
لیں گے اور باقی ماندہ بغداد آجائیں گے
پھر پکارنے والا دوسری بار پکارے گا
وہ پھر باہر آئیں گے اور اُسی طرح قتل
ہوں گے پھر سرزمین جزائر تک خبر
پہنچے گی تو وہ کہیں گے اپنے بھائیوں
تک پہنچو تو ان کے درمیان سے ایک
زرد رنگ کا شخص خروج کرے گا اور

---

[1] حلّہ شہر عراق میں ہے۔ اس کے قریب ہی بابل کے کھنڈرات موجود ہیں
اب حلّہ کا جدید نام بھی بابل ہے۔

الی ارض الخط وتلحقه اهل
هجر واهل نجد ثم
یدخلون البصرة فتحلق
به رجالها ولم یزل یدخل
من بلد الی بلد حتی
یدخل مدینة حلب وتکون
بها وقعة عظیمة فیمکثون
فیها مأة یوم ثم انه
یدخل الاصفر الجزیرة و
یطلب الشام فیواقعه وقعة
عظیمة خمسة وعشرون
یوما ویقتل فیما بینهم
خلق کثیر ویصعد جیش
العراق الی بلاد الجبل
وینحدر الاصفر الی الکوفة
فیبقی فیها فیأتی خبر من الشام
انه قد قطع علی الحاج فعند

بہت سے گروہوں کے ساتھ سرزمین خط
پر آئے گا اور اہل ہجر اور اہل نجد بھی اس
سے ملحق ہو جائیں گے۔ پھر یہ لوگ بصرہ میں
داخل ہوں گے تو اہل بصرہ ان کے ساتھ
ہو جائیں گے۔ پھر ایک شہر سے دوسرے
میں داخل ہوتے ہوئے حلب پہنچیں
گے اور وہاں بڑی ہولناک جنگ ہوگی
وہاں وہ سو دنوں تک رہیں گے پھر
اصفر (زرد رنگ والا) جزیرہ میں داخل
ہوگا اور شام کو حاصل کرنے کے لیے
بڑی بھیانک جنگ کرے گا۔ جو پچیس
دن رہے گی اور خلق کثیر قتل ہوگی۔ پھر
عراق کی فوج بلادِ جبل[1] پر چڑھائی کرے
گی اور اصفر کوفہ آئے گا اور وہیں رہے
گا کہ شام سے خبر آئے گی کہ حاجیوں کے
لیے رستہ بند ہو گیا اس وقت حاجی مکہ
جانے سے روک دیئے جائیں گے اور

---

[1] بلادِ جبل کردوں کے علاقے کا نام ہے۔

ذلك يمنع الحاج جانبه فلا يحج أحد من الشام ولا من العراق ويكون الحج من مصر ثم ينقطع بعد ذلك ويصرخ صارخ من بلد الروم انه قد قتل الاصفر فيخرج الى الجيش بالروم فى الف سلطان وتحت كل سلطان مأة الف مقاتل صاحب سيف محلاة ينزلون بارض ارجون قريب مدينة السوداء ثم ينتهى الجيش المدينة الهالكة المعرفة بام الثغور الذى نزلها سام بن نوح فتقع الواقعة على بابها فلا يرحل جيش الروم عنها حتى يخرج عليهم

شام اور عراق سے کوئی بھی حج نہ کر سکے گا۔ البتہ مصر سے حج ہوگا۔ پھر اس کے بعد حج کا راستہ بند ہو جائے گا اور ایک چیخنے والا روم کی طرف چیخے گا کہ اصفر (زرد رنگ والا) مارا گیا۔ پھر وہ خروج کرے گا اور رُوم کی فوج کی طرف جو ہزار[1] سالاروں پر مشتمل ہوگی اور ہر سالار کے تحت ایک لاکھ اسلحہ والے سپاہی ہوں گے یہ لوگ سرزمین ارجون[2] اور شہر سوداء کے قریب اتریں گے۔ پھر یہ تباہ شدہ شہر ام الثغور تک پہنچیں گے۔ یہ وہ شہر ہے کہ سام بن نوح نے یہاں قیام کیا تھا۔ پھر اس شہر کے دروازے پر بہت بڑی جنگ ہوگی اور رُوم کی فوج وہاں سے کوچ نہیں کرے گی۔

---

[1] عبارت کا ایک دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اصفر (زرد رنگ والا) ہزار سالاروں کے ساتھ خروج کرے گا۔

[2] مدینہ السوداء اندلس میں ہے اور اس کے قریب ہی شہر ارجون ہے۔

رجل من حيث لا يعلمون و
معه جيش فيقتل منهم
مقتلة عظيمة وترجع
الفتنة الى الزوراء فيقتل
بعضهم بعضاً ثم تنتهي
الفتنة فلا يبقى غير خليفتين
يهلكان في يوم واحد
فيقتل احدهما في
الجانب الغربي والاخر
في الجانب الشرقي فيكون
ذلك فيما يسمعونه اهل
الطبقة السابعة فيكون
في ذلك خسف كثير و
كسوف واضح فلا ينهيهم
ذلك عما يفعلون من
المعاصي قال فقام اليه
ابن يقطين وجماعة من وجوه
اصحابه وقالوا يا امير المؤمنين
انك ذكرت لنا السفياني

پھر ان کے خلاف ایک مرد ایسی جگہ سے
خروج کرے گا جس کا فوجیوں کو علم
نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ لشکر ہوگا۔
پھر بڑی قتل و غارت ہوگی۔ پھر فتنہ
بغداد کی طرف پلٹے گا اور لوگ ایک
دوسرے کو قتل کریں گے۔ پھر فتنہ اپنے
انجام تک آجائے گا اور صرف دو خلیفہ باقی
رہ جائیں گے اور وہ دونوں ایک ہی
دن قتل ہو جائیں گے ایک بغداد کے
مغرب میں اور دوسرا مشرقی علاقے
میں۔ یہ اُس میں ہوگا جسے ساتویں طبقہ
کے لوگ سنیں گے۔ اس وقت بکثرت
خسف (زمین کا دھنسنا) واقع ہوگا
اور واضح سورج گہن واقع ہوگا۔ کوئی
اس عہد کے گناہگاروں کو گناہ سے
منع کرنے والا نہ ہوگا۔ پھر ابن یقطین اور
سرکردہ اصحاب میں سے کچھ لوگ
کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ یا امیر
المومنین! آپ نے ہمیں سفیانی شامی

الشامی وتریه ان تبین لنا
أمره قال قد ذکرت
خروجه لکم آخر السنة
الکائنة فقالوا اشرحه
لنا فان قلوبنا قد
ارتاعت حتی تکون علی
بصیرة من البیان قال علیه
السلام علامة خروجه
تختلف ثلاث رایات
رایة من العرب فیاویل
المصر ومایحل بها
منهم ورایة من البحرین
من جزیرة أوال من
أرض فارس ورایة من
الشام فتدوم الفتنة
بینهم سنة ثم یخرج
رجل من ولد العباس
فیقولون أهل العراق
قد جاءکم قوم حفات

کے بارے میں بتلایا۔ اب ہماری خواہش
ہے کہ آپ اس کے عمل کے بارے میں
کچھ بتلائیں۔ فرمایا کہ میں نے تمھیں بتلا
دیا کہ اس کا خروج فتنوں کا آخری سال
میں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ تفصیل
بتلایئے، ہمارے دل خوف زدہ ہیں۔
ہم آپ کے بیان سے بصیرت حاصل
کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ
اس کے خروج کی نشانی تین پرچموں کا
اختلاف ہے ایک پرچم عرب کا ہے
وائے ہو مصر والوں پر جو عرب کے
ہاتھوں انہیں پہنچے گا۔ اور ایک پرچم
بحرین کے جزیرۂ اوال سے بلند ہوگا
جو سرزمین فارس سے ہے اور ایک
پرچم شام سے بلند ہوگا۔ پس ان کے
درمیان ایک سال تک فتنہ رہے گا
پھر بنی عباس سے ایک مرد خروج کرے
گا تو اہل عراق کہیں گے کہ تمہارے
پاس ایسی قوم آئی ہے جو پابرہنہ

اصحاب أهواء مختلفة فتضطرب اهل الشام و فلسطين ويرجعون الى رؤساء الشام ومصر ويقولون اطلبوا ولد الملك فيطلبوه ثم يوافقوه يعوطة دمشق بموضع يقال له صرتا فاذا حل بهم اخرج اخواله بنى كلاب وبنى دهانة ويكون له بالواد اليابس عدة عديد ويقولون له يا هذا ما يحل لك أن تضيع الاسلام اما ترى الى الناس فيه من الاهوال والفتن فاتق الله واخرج لنصرتنا فيقول أنا لست بصاحبكم

ہے اور مختلف خواہشات رکھنے والی ہے تو شام و فلسطین کے لوگ ان کی آمد کی خبر سے مضطرب ہوں گے اور شام و مصر کے بڑوں سے رجوع کریں گے تو وہ کہیں گے کہ حکمران کے بیٹے کو بلاؤ وہ اسے بلائیں گے اور غوطۂ دمشق کے علاقہ حرستا[1] میں اس سے ملاقات کریں گے پس جب وہ ملاقات کرے گا تو وہ اپنے ننھیالوں کو جو بنی کلاب اور بنی دھانہ سے ہوں گے، نکال دے گا اور اس کے لیے وادیٔ یابس میں ایک معتد بہ تعداد ہو گی۔ وہ لوگ اس سے کہیں گے۔ کہ اے شخص تیرے لیے جائز نہیں ہے کو تو اسلام کو ضائع کر دے، تو لوگوں کو نہیں دیکھتا کہ کتنے ہوں اور فتنہ میں ہیں تو اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور اپنے

---

[1] حرستا دمشق کے قریب ایک آباد قصبہ ہے۔

فيقولون له ألست من قريش ومن اهل بيت الملك القائم اما تتحصب لاهل بيت نبيك وما قد نزل بهم من الذل والهوان منذ زمان طويل فانك ماتخرج راغبا بالاموال ورغيد العيش بل محاميا لدينك فلا يزال القوم يختلفون وهو اوّل منبر يصعده ثم يخطب و يامرهم بالجهاد و يبايعهم على انهم لا يخالفون اليه واحدًا بعد واحد فعند ها يقول اذهبوا الى خلفائكم الذين كنتم لهم أمره رضوه ام كرهوه

دین کی نصرت کے لیے باہر نکل وہ کہے گا کہ میں تمہارا صاحب نہیں ہوں وہ کہیں گے کیا تو قریش سے نہیں ہے؟ اور قیام کرنے والے بادشاہ کے اہل بیت سے نہیں ہے؟ تجھے اپنے نبی کے اہل بیتؑ پر غیرت نہیں آتی کہ ان طویل مدت میں کتنی ذلت وخواری وارد ہوئی ہے۔ تم جو خروج کروگے وہ مال کی طلب میں یا عیش کی خاطر نہیں ہوگا بلکہ تم اپنے دین کی حمایت کروگے لوگ اسی طرح پے درپے اس کے پاس آتے جاتے رہیں اور وہ پہلی مرتبہ منبر پر چڑھے گا اور خطبہ دے گا اور انہیں حکم جہاد دے گا اور بیعت لے گا کہ وہ اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ اس وقت کہے گا کہ جاؤ اپنے خلفاء کے پاس جن کے امر مانتے رہے ہو رضا سے یا کراہت سے۔ پھر وہ غوطہ کی طرف خروج کرے گا اور ابھی داخل نہیں

بلد بعد بلد الا واقع
أهلها فأول وقعة
تكون بحمص ثم
بالرقة ثم بقرية
سبأ وهي اعظم وقعة
يواقعها بحمص ثم
ترجع الى دمشق وقد
دانت له الخلق فيجيش
جيشا الى المدينة
وجيشا الى المشرق
فيقتل بالزوراء سبعين
الفا ويقر بطون ثلاثمأة
امرأة حامل ويخرج الجيش
الى كوفانكم هذه فكم
من بالٍ وباكية فيقتل بها
خلق كثير واما جيش المدينة
فانه اذا توسط البيداء صاح
به جبرائيل صيحة عظيمة
فلا يبقى منهم أحد الا وخسف

خوف ودہشت طاری ہوگی۔ اسی طرح
وہ شہر بہ شہر داخل ہوکر جنگ کرتا رہے
گا تو پہلی جنگ حمص میں ہوگی دوسری رقہ
میں پھر قریہ سبا میں اور یہ حمص میں
ہونے والی سب سے بڑی جنگ ہوگی
پھر وہ دمشق واپس آجائے گا اور لوگ
اس سے قریب ہوجائیں گے۔ پھر ایک
لشکر مدینہ بھیجے گا اور ایک لشکر مشرق
(عراق) کی طرف بھیجے گا تو بغداد میں
ستر ہزار افراد مارے جائیں گے اور
وہ تین سو حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک
کرے گا۔ پھر اس کا لشکر تمہارے کوفہ
کی طرف روانہ ہوگا۔ تو کتنے مرد و زن
گریہ کناں ہوں گے اور وہاں بڑی
خلقت قتل ہوگی اور مدینہ جانے
والا لشکر جب سرزمین بیداء پر پہنچے
گا تو جبریل ان پر عظیم صیحہ کریں گے تو
پورے لشکر کو اللہ زمین میں دھنسا
دے گا اور لشکر کے عقب میں دو شخص

الله به الارض ويكون فى اثر
الجيش رجلان أحدهما بشير
والآخر نذير فينظرون الى ما
نزل بهم فلا يرون الا رؤساء
من الارض فيقولان
بما أصاب الجيش فيصيح بهما
جبرائيل فيحول الله وجوههما
الى قهقرى فيمضى احدهما
الى المدينة وهو البشير
فيبشرهم بما سلمهم الله
تعالى والآخر نذير فيرجع
الى السفياني ويخبره بما
أصاب الجيش قال وعند
جهينة الخبر الصحيح
لانهما من جهينة
بشير ونذير فيهرب قوم
من أولاد رسول الله وهم

ہوں گے ایک خوشخبری دینے والا اور
ایک ڈرانے والا۔ تو یہ دونوں لشکر
پر وارد ہونے والی صورتِ حال کو دیکھیں
گے کہ اہلِ لشکر کے سرزمین سے باہر
ہیں اور دھڑ دھنسے ہوئے ہیں تو اپنا
مشاہدہ بیان کریں گے۔ پھر جبریل ان
دونوں پر صیحہ کریں گے تو ان کے چہرے
کو اللہ پشت کی طرف کر دے گا اُن
میں کا خوشخبری دینے والا مدینہ آئے
گا اور مدینہ والوں کو خوشخبری دے گا
کہ اللہ نے انہیں بچالیا اور دوسرا
ڈرانے والا سفیانی کے پاس پلٹ
کر جائے گا اور اسے فوج کی حالت
کی خبر دیگا۔ آپ نے فرمایا کہ صحیح خبر
جہنیہ[1] کے پاس ہے۔ اس لیے کہ یہ
بشیر و نذیر جہنیہ سے ہیں۔ پھر اولادِ
رسول میں سے ایک گروہ جو اشراف

---

[1] جہنیہ بنی قضاعہ کے ایک قبیلے کا نام ہے۔

اشراف الی بلد الروم فیقول
السفیانی لملك الرّوم ترد
علی عبیدی فیردهم الیه
فیضرب أعناقهم علی الدرج
الشرقی لجامع بدمشق
فلا ینکر ذلك علیه احد
الا وان علامة ذلك تجدید
الاسوار بالمدائن فقیل
یا امیر المومنین (ع) اذکر
لنا الاسوار فقال تجدد
سور بالشام والعجون
والحمران یبنی علیهما
سوران وعلی واسط سور
والبیضاء یبنی علیها سور
والکوفة یبنی علیها
سوران وعلی شوشتر
سور وعلی أرمنیة سور

ہوں گے شہر روم کی طرف فرار کریں گے
تو سفیانی روم کے حکمران سے کہے گا۔
تاکہ ہمارے غلاموں کو ہمیں واپس دے
دو تو وہ انہیں واپس بھیج دے گا سفیانی
مسجد دمشق کے مشرقی حصّہ میں ان کی
گردنیں کاٹ دے گا اور کوئی اس
عمل پر ٹوکنے والا نہ ہوگا اور اس کی نشانی
یہ ہوگی کہ شہروں میں شہر پناہیں بنائی
جائیں گی۔ آپ سے کہا گیا یا امیر
المومنین! وہ شہر پناہیں بھی ہم سے بیان
کر دیں آپ نے فرمایا ایک شہر پناہ[1]
کی شام میں تجدید کی جائے گی اور دو
عجون میں اور حرّان میں اور ایک واسط
میں اور ایک بیضاء میں اور دو کوفہ میں
اور ایک شوستر میں اور ایک آرمینہ
میں اور ایک موصل میں اور ایک ہمدان
میں اور ایک رقہ میں اور ایک دیارِ

---

[1] شہر پناہ یا فصیل سے مراد غالباً اڈار کا نظام ہے۔

وعلى موصل سور وعلى همدان
سور وعلى ورقه سور وعلى ديار
يونس سور وعلى حمص سور
وعلى مطر دين سور وعلى الرقطاء
سور وعلى الرّهبة سور وعلى
دير هند سور وعلى القلعة
سور معاشر النّاس الا و
انّه اذا ظهر السفياني
تكون له وقايع عظام فأول
وقعة بحمص ثم بحلب ثم
بالرّقة ثم بقرية سباثم
برأس العين ثم بنصيبين ثم
بالموصل وهي وقعة عظيمة
ثم يجتمع الى الموصل رجال
الزوراء ومن ديار يونس الى اللخمة
وتكون وقعة عظيمة يقتل فيها
سبعين الفا ويجري على الموصل
قتال شديد يحل بها ثم ينزل
الى السفياني ويقتل منهم ستين

یونس میں اور ایک حمص میں اور ایک مطر
دین میں اور ایک رقطا میں اور ایک
رہبہ میں اور ایک دیر ہند میں اور ایک
قلعہ میں بنائی جائے گی۔ لوگو! آگاہ ہو
جاؤ کہ جب سفیانی ظاہر ہوگا تو بڑی
بڑی جنگیں ہوں گی۔ اس کی پہلی جنگ
حمص میں ہوگی۔ پھر حلب میں۔ پھر
رقہ میں پھر قریہ سبا میں پھر راس العین
میں پھر نصیبین میں پھر موصل میں اور
یہ بڑی بھیانک جنگ ہوگی۔ پھر
موصل میں بغداد کے مرد جمع ہو جائیں
گے اور دیار یونس سے لخمہ تک بڑی
ہولناک جنگ ہوگی، جس میں ستر ہزار
مارے جائیں گے اور موصل میں شدید
ترین قتال ہوگا تو سفیانی وہاں پہنچے
گا اور ساٹھ ہزار افراد کو قتل کرے گا
اور وہاں قارون کے خزانے ہیں اور
وہاں عظیم حالات رونما ہوں گے جبکہ
زمین دھنس چکی ہوگی سنگباری اور

الفاوان فيها كنوز قارون ولها
أحوال عظيمة بعد الخسف و
القذف والمسخ وتكون أسرع
ذهابا في الارض من الوتد الحديد
في ارض الرجف قال ولا يزال
السفياني يقتل كل من اسمه
محمد وعلي وحسن وحسين
وفاطمة وجعفر ومُوسىٰ وزينب
وخديجة ورقية بغضا وحنقا
لال محمد (ص) ثمّ يبعث في
جميع البلدان فيجمع له
الاطفال ويغلي لهم الزيت
فيقول له الاطفال ان كان
آباؤنا عصوك نحن فما ذنبنا
فياخذ كل من اسمه على ما
ذكرت فيغليهم في الزيت ثمّ
يسير الى كوفانكم هذه
فيدور فيها كما تدور الدولة
فيفعل بالرّجال كما يفعل

مسخ رونما ہو چکے گا اور دوسری زمینوں
کی نسبت جلد دھنسے گی اس لوہے
کی میخ سے جو لرزنے والی زمین میں
ہے اور سفیانی مسلسل ان لوگوں کو
قتل کرے گا، جن کے نام محمد، علی، حسن
حسین، فاطمہ، جعفر، مُوسیٰ، زینب
خدیجہ اور رقیہ ہوں گے۔ یہ اس
بغض و کینہ کے سبب ہوگا جو اسے
آلِ محمدؐ سے ہوگا۔ پھر سارے شہروں
میں لوگ بھیجے گا اور بچّوں کو جمع کروائے
گا اور ان کے لیے تیل جمع کروائے گا
تو بچے اس سے کہیں گے کہ اگر ہمارے
باپوں نے تیری نافرمانی کی ہے تو ہم
نے کیا کیا ہے؟ تو ان بچّوں میں سے
جس کا نام مذکورہ ناموں میں سے ہوگا
اسے تیل میں ڈلوا دے گا۔ پھر وہ تمہارے
اس شہر کوفہ کی طرف آئے گا اور اس
کی گلیوں میں حجام کی طرح چکر لگائے
گا اور مردوں کے ساتھ وہی کرے گا

بالاطفال ويصلب على بابها
كل من اسمه حسن
وحسين ثم يسير الى
المدينة فينهبها ثلاثة
أيام ويقتل فيها خلق كثير
ويصلب على مسجدها كلّ
من اسمه حسن وحسين
فعند ذلك يغلى دمائهم كما
غلى دم يحيى بن زكريا فاذا
رأى ذلك الامر أيقن
بالهلاك فيولى هاربا و
يرجع منهزما الى الشام فلا
يرى فى طريقه احدا يخالف
عليه اذا دخل عليه فاذا دخل
الى بلدة اعتكف على شرب
الخمر والمعاصى ويامر
اصحابه بذلك فيخرج
السفيانى وبيده حربه
ويامر بالامراة فيدفعها

جو بچّوں کے ساتھ کیا تھا اور کوفہ کے
دروازہ پر ان لوگوں کو پھانسی دے دیگا
جن کے نام حسن وحسین ہوں گے۔ پھر وہ
مدینہ جائے گا اور وہاں تین دن تک
لوٹ مار کرے گا اور خلق کثیر کو قتل
کر دے گا اور مدینہ کی مسجد پر حسن وحسین
نامی لوگوں کو پھانسی دے گا۔ اس وقت
اس کا خون جوش مارے گا۔ جیسا کہ
یحییٰ بن زکریا کے خون نے جوش مارا
تھا۔ جب وہ دیکھے گا تو اسے اپنی ہلاکت
کا یقین ہو جائے گا اور وہ واپس
شام کی طرف فرار اختیار کرے گا۔
تو وہ پورے راستے اپنا کوئی مخالفت
کرنے والا نہیں دیکھے گا۔ یہاں تک کہ
شام میں داخل ہوگا۔ جب وہ شہر
میں داخل ہو جائے گا تو وہ شراب نوشی
اور دیگر گناہوں میں اپنے آپ کو منکف
کرے گا اور اپنے ساتھیوں کو انہیں
کاموں کا حکم دے گا۔ پھر سفیانی اس

الی بعض اصحابه فیقول
له اخرج بها فی وسط
الطریق فیفعل بها ثم
یبقر ببطنها و یسقط
الجنین من بطن امه
فلا یقدر احد ینکر
علیه ذلك قال فعندها
تضطرب الملائکة
فی السماوات ویاذن
الله بخروج القائم
من ذریتی وهو
صاحب الزمان ثم
یشیع خبره فی کل
مکان فینزل حینئذ
جبرائیل علی صخرة
بیت المقدس فیصیح
فی اهل الدنیا قد جاء
الحق وزهق الباطل
ان الباطل کان زهوقا

حالت میں باہر آئے گا کہ اس کے
ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا اور ایک
عورت کو لانے کا حکم دے گا کہ راستے
کے بیچ وہ اس عورت سے بدکاری
کرے وہ بدکاری کرے گا۔ پھر اس
کے بعد اس عورت کا شکم چاک کر دے
گا اور اس کے پیٹ سے بچہ نکل کر
زمین پر گر جائے گا اس وقت کوئی یہ
جرأت نہ رکھتا ہوگا کہ اس عمل سے
اظہار نفرت کرے۔ اس وقت
آسمانوں میں فرشتے مضطرب ہو جائیں
گے اور اللہ قائم کو جو میری ذریت
سے ہے خروج کا اذن دے گا اور
وہی صاحب الزمان ہے۔ پھر اس
کی خبر ہر جگہ مشہور ہو جائے گی اس
وقت جبریل صخرۂ بیت المقدس
پر اتریں گے اور اہل دنیا کے لیے
آواز بلند کریں گے کہ حق آگیا اور
باطل بھاگ گیا یقیناً باطل بھاگنے والا

ثم انه علیه السلام تنفس الصعداء فان کمدا وجعل یقول:

ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام نے ٹھنڈی سانس بھری اور نالہ و زاری کی اور فرمانے لگے: (اشعار)

بنی اذا ما جاشت الترک فانتظر
ولایۃ مھدی یقول ویعدل
وذل ملوک الظلم من آل ھاشم
وبویع منھم من یذل ویھزل
صبی من الصبیان لا رأی عندہ
ولا عندہ حد ولا ھو یعقل
وثم یقوم القائم الحق منکم
وبالحق یأتیکم وبالحق یعمل
سمی رسول اللہ نفسی فداؤہ
فلا تخذلوہ یا بنی وعجلوا

اشعار کا ترجمہ

① میرے بیٹے جب ترک ہیجان میں آجائیں اور صف آرائی کریں تو مہدیؑ کی ولایت کا انتظار کرو جو عدل کے ساتھ قیام کرے گا۔

② اور آلِ ہاشم کے بادشاہ جو روئے زمین پر ہوں گے وہ ذلیل ہو جائیں گے اور ان کی بیعت ان میں سے کی جائے گی جو لذّت کے خواہاں اور بے ہودہ بات کرنے والے ہوں گے۔

(۳) اور وہ بچوں میں سے ایک بچہ ہے جس کی اپنی کوئی رائے نہ ہوگی نہ ذمہ دار ہوگا نہ عقلمند۔

(۴) پھر تم میں سے قائم حق قیام کرے گا حق کے ساتھ آئے گا اور حق پر عمل کریگا

(۵) وہ رسول اللہ کا ہم نام ہے میری جان اس پر فدا ہے تو اے میرے بیٹو! اسے رسوا نہ کرنا اور اس کی طرف عجلت کے ساتھ جانا۔

اس کے بعد ظہور مہدی کا بیان ہے۔ آپ کی جنگوں اور فتوحات کا تذکرہ ہے آپ کے تین سو تیرہ اصحاب کا بہ قید نام و مقام ذکر ہے۔ آپ کی حکومت کے استحکام کا بیان ہے اور آخر میں قیامت کے قائم ہونے کا بیان ہے۔ ہم نے اس پورے خطبہ سے فقط وہ حصہ نقل کیا ہے جو ہمارے موضوع یعنی واقعات و حوادث قبل ظہور سے متعلق ہے۔ اگر اس مختصر رسالہ میں گنجائش ہوتی تو از دیاد بصیرت کے لیے پورا خطبہ بمعہ ترجمہ نقل کیا جاتا۔

خطبہ کے بارے میں

میرے سامنے اس خطبہ کے مندرجہ ذیل نسخے ہیں

(۱) الزام الناصب شیخ علی یزدی حائری جزء دوم تین خطبے۔

(۲) الشیعہ والرجعۃ جزء اول محمد رضا طبسی

(۳) نوائب الدہور حسن میر جہانی جزء دوم

(۴) ینابیع المودۃ شیخ سلیمان قندوزی

(۵) خطبۃ البیان طبع بحرین۔

الزام الناصب اور الشیعۃ والرجعۃ میں خطبہ کی سند یہ ہے۔ محمد ابن احمد انباری ۔ محمد ابن احمد جرجانی قاضی رے ۔ طوق ابن مالک ۔ عن ابیہ ۔ عبداللہ بن مسعود ۔ رفعہ الی علی ابن ابی طالب ۔ محمد رضا طلبی نے اس خطبہ کو روحۃ الانوار، شیخ محمد یزدی سے نقل کیا ہے اور نوائب الدہور میں یہ خطبہ عجائب الاخبار سید حسین تو بلی سے نقل کیا گیا ہے۔ اس میں بھی یہی سلسلۂ سند ہے۔ طلبی اور میر جہانی دونوں بزرگوں نے الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۲۰۰ سے اس خطبہ کے متعلق معلومات اخذ کی ہیں۔ الذریعہ (طبع دوم صفحہ ۲۰۱/۲۰۰) کے مطابق اس خطبہ کے نسخوں میں بہت اختلاف ہے شیخ علی یزدی نے الزام الناصب میں اس کے تین نسخے نقل کیے ہیں۔ ایک میں اصحاب قائم کا تذکرہ ہے دوسرے میں ان والیوں کا تذکرہ ہے، جنہیں آپ اپنی طرف سے معین فرمائیں گے اور تیسرا نسخہ اور المنظم فی اسرار الاعظم تالیف محمد بن طلح شافعی متوفی ۶۵۲ سے نقل کیا ہے شیخ سراجدین حسن نے اس کے بعض اجزاء الدر المنظم سے اپنی کتاب میں نقل کیے ہیں۔ اس کا ایک نسخہ خطبۂ اقالیم کے ساتھ مکتبۂ آستانِ قدس میں موجود ہے، جس کا سن کتابت ۶۲۹ ہے۔ دوسرا نسخہ درویش علی ابن جمال الدین کی تحریر میں ہے، جس کا سن کتابت ۹۲۲ ہے۔ سید شبّر نے اس پورے خطبہ کو اپنی کتاب علامات الظہور میں نقل کیا ہے۔ حافظ رجب برسی کی مشارق الانوار میں بھی اس کے کچھ جملے ملتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اسے خطبۃ البیان کے نام سے نقل کیا ہے۔ قاضی سعید قمی متوفی ۱۱۰۳ نے شرح حدیث غمامہ میں اسے مختصراً نقل کیا ہے۔ محقق قمی متوفی ۱۲۳۱ نے جامع الشتات (جلد ۵

صفحہ ۹۵) میں قاضی سعید کے نسخے کے کچھ فقروں کی شرح لکھی ہے۔ اس خطبہ کی اور بھی شرحیں ہیں، جن کا تذکرہ الذریعہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۱/۲۱۰ پر موجود ہے۔ اس کی ایک شرح خلاصۃ الترجمان کے نام سے اور دوسری معالم التنزیل کے نام سے بھی ہے۔ نور علی شاہ متوفی ۱۲۱۲ نے اس خطبہ کا فارسی ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک جزء ان کے دیوان کے ساتھ مکتبہ سپہ سالار تہران میں موجود ہے۔ کاشان کے حاکم شمس شمس الدین محمد کے حکم سے سن ۸۴۷ میں اس کا منظوم ترجمہ کیا گیا۔ البتہ یہ خطبہ نہ نہج البلاغہ میں ہے نہ مناقب ابن شہر آشوب میں نہ بحار الانوار میں۔ اس خطبہ کے سلسلہ میں دو قول ہیں بعض کے خیال میں یہ کوفہ کا خطبہ ہے اور بعض کی رائے کے مطابق یہ بصرہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ دو ہوں۔

اس خطبہ کے سلسلہ میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ اس کے نسخوں میں شدید اختلاف ہے۔ کسی نسخہ میں کچھ کم ہے کسی میں کچھ زیادہ ہے اور کسی نسخہ میں ایک فقرہ کی جگہ دوسرا ہے۔ اس کے علاوہ استناخ کے مسائل کی وجہ سے بھی لفظوں اور جملوں میں اختلافات پیدا ہوئے ہیں۔ محمد رضا اور میر جہانی کی رائے اس خطبہ کے سلسلہ میں معتدل ترین رائے ہے۔ بعض نسخوں میں بعض فقرے قرآن مجید کی آیات و نصوص کے خلاف ہیں، لہذا یہ باور کیا جاتا ہے کہ مختلف ادوار میں صاحبانِ غرض نے اس میں کچھ ایسے اضافے کر دیئے ہیں جو اُن کے مفیدِ مطلب تھے۔ لہذا اس خطبہ کے سلسلہ میں محتاط رائے یہ ہے جو جملے بالکل ہی کتاب و سنت سے متصادم ہیں وہ الحاقی ہیں اور کلام امام نہیں ہیں۔ البتہ جن فقروں کی تاویل ممکن ہے ان کی تاویل کی جانی چاہیئے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چند فقروں

کے سبب پورا خطبہ مشکوک قرار دے دیا جائے، محقق قمی نے تحریر کیا ہے کہ اگر خطبۃ البیان جیسی باتیں ان کی طرف منسوب کی جائیں تو ان کے ظاہر پر حکم نہیں لگانا چاہیئے اور نہ سرے سے ان کو باطل قرار دے دینا چاہیئے۔

اس خطبہ کو پڑھنے والا میری اس بات کی تائید کرے گا کہ اس خطبہ میں بہت مقامات پر خطیب منبر سلونی کا اسلوب بھی ہے، لب ولہجہ بھی ہے اور تیور بھی ہے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ اختلاف رائے بھی فقط ان جملوں میں ہے جن میں امیرالمومنینؑ نے اپنی ذات پر افتخار کیا ہے۔ وہ جملے اَنَا (میں) سے شروع ہوتے ہیں۔ اس اختلاف کا پیشگوئیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا میں نے وہ اختلافی حصہ اس رسالے میں نقل نہیں کیا ہے، خطبہ میں نامانوس اور اجنبی الفاظ کی کثرت ہے اور بعض ایسے فقرے ہیں جو بہت عجیب و غریب اور ناقابل فہم معموں جیسے ہیں۔ ایسا شاید اس لیے ہے کہ پیش گوئیوں کے موضوع پر لب و لہجہ میں ابہام اور اجمال دونوں ضروری تھے تاکہ باتیں اپنے اپنے وقت پر کھلتی چلی جائیں۔ ایسے فقروں کو اگر متشابہات قرار دیا جائے تو مناسب ہوگا۔

روایت جابر جعفیؓ

عن جابر الجعفی، عن أبی جعفر علیه السلام یقول: الزم الارض لا تحرکن یدك ولا رجلك ابدا حتّٰی تری علامات اذکرها لك فی سنتة وتری منادیا ینادی بدمشق، وخسف بقریة من قراها، ویسقط طائفة من مسجدها، فاذا رایت الترك جاذوها فاقبلت الترك حتی نزلت الجزیرة، واقبلت الروم حتی نزلت الرملة وهی سنتة

جابر جعفی روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، کہ اپنی جگہ پر جم کر بیٹھ جاؤ اور ہاتھ پیروں کو حرکت مت دو یہاں تک کہ وہ علامتیں ظاہر ہو جائیں جو میں بیان کر رہا ہوں۔ ایک منادی دمشق سے آواز دے گا اور اس کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات دھنس جائے گا اور مسجد دمشق کا ایک حصہ منہدم ہو جائے گا تو تم جب یہ دیکھو کہ ترک دمشق سے گزر گئے اور جزیرہ[1] میں وارد ہو گئے تو یہ سال وہ سال ہوگا، جس میں سرزمین عرب کے چپہ چپہ پر اختلاف ہوگا۔

---

[1] بعض علماء کے نزدیک اس سے مراد جزیرۂ موصل ہے۔

اختلاف فی کل ارض من ارض العرب۔ وان اھل الشام یختلفون عند ذلک علی ثلاث رایات: الا صھب والابقع والسفیانی مع ذنب الحمار مضر، ومع السفیانی اخوالہ من کلب فیظھر السفیانی ومن معہ علی بنی ذنب الحمار، حتی یقتلوا قتالا لم یقتلہ شی قط۔

ویحضر رجل بدمشق فیقتل ھو ومن معہ قتلا لم یقتلہ شی قط وھو من بنی ذنب الحمار و وھی الایۃ التی یقول اللہ تبارک وتعالیٰ: فاختلف الاحزاب من بینھم فویل للذین کفروا من مشھد یوم عظیم۔ (مریم، ۳۷)

اس وقت اہل شام تین مختلف پرچموں کے تلے جمع ہوں گے، ایک زرد اور سفید ہوگا، دوسرا سُرخ اور سفید ہوگا اور تیسرا سفیانی کا پرچم ہوگا، سفیانی اپنے ننھیالی رشتہ داروں کے ساتھ جو بنی کلب سے ہوں گے، خروج کرے گا اور .... بنی ذنب الحمار پر جو کہ قبیلہ مضر کی شاخ ہے۔ حملہ کرے گا اور ایسی جنگ کرے گا کہ ویسی ماضی میں کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔

پھر قبیلہ بنی ذنب الحمار کا ایک شخص دمشق آئے گا۔ وہ اور اس کے ساتھی اس طرح قتل ہوں گے جیسے کوئی قتل نہ ہُوا ہوگا اور یہی اس آیت کا اشارہ ہے جس میں اللہ نے فرمایا ہے "پھر گروہ نے باہم اختلاف کیا تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے کہ ان پر وائے ہو کہ وہ اس بڑے دن کو دیکھیں گے۔ (مریم، ۳۷)

ویظهر السفیانی ومن معه حتّٰی لایکون لهٗ همة الا آل محمد صلی اللہ علیه واٰلہٖ وسلم وشیعتهم فیبعث بعثا الی الکوفه فیصاب باناس من شیعة آل محمد بالکوفة قتلا وصلبا، ویقبل رایة من خراسان حتی ینزل ساحل الدّجلة یخرج رجل من الموالی ضعیف ومن تبعه فیصاب یظهر الکوفه ویبعث بعثا الی المدینة فیقتل بها رجلا ویهرب۔

المهدی والمنصور منها ویوخذ آل محمد صغیرهم وکبیرهم لا یترک منهم احدا الا حبس ویخرج الجیش

سفیانی اور اس کے ساتھی خروج کریں گے اور ان کا مقصد اولاد رسول اور شیعیان آلِ محمدؐ کو قتل کے سوا کچھ اور نہ ہوگا۔ اور وہ ایک لشکر کوفہ کی طرف بھیجے گا۔ جو شیعوں میں سے کچھ کو قتل کرے گا اور کچھ کو سولی دے گا۔ اور ایک پرچم خراسان کی طرف سے آئے گا، اور اس پرچم والے دوسرے ساحل پر پڑاؤ ڈالیں گے اور شیعوں میں سے ایک کمزور شخص سفیانی کے مقابلہ کے لیے اپنے ساتھیوں کے ساتھ خروج کرے گا اور کوفہ کی پشت پر اس سے جنگ کر کے مغلوب ہو جائے گا (یا قتل ہو جائے گا)

پھر سفیانی ایک دوسرا لشکر مدینہ کی طرف بھیجے گا اور مہدیؑ و منصور نکل جائیں گے اور لشکرِ سادات کے ہر چھوٹے بڑے کو قید کر دے گا۔ اور وقت ایک لشکر دونوں

فی طلب الرجلین

شخصوں (مہدی اور منصور) کی تلاش میں روانہ ہوگا۔

وینخرج المهدی منها علی سنّة موسیٰ خائفا یترقب حتی یقدم مکّة و یقبل الجیش حتّٰی اذا نزلوا البیداء وهو جیش الهلکات خسف بهم فلا یفلت منهم الا مخبر، فیقوم القائم بین الرکن والمقام فیصلی وینصرف و معه وزیره، فیقول یا ایها الناس انا نستنصر الله علی من ظلمنا وسلب حقنا، من یحاجنا فی الله فانا اولیٰ بالله ومن یحاجنا

اور مہدیؑ سنت موسیٰ کے مطابق مدینہ سے ہراساں ہوکر نکلے گا اور اسی حال میں مکہ میں وارد ہوگا اور وہ لشکر بھی اس کے تعاقب میں ہوگا، جب وہ لشکر مکہ و مدینہ کے درمیان واقع بیابان (مقام بیداء) میں پہنچے گا۔ تو سارے فوجی زمین میں دھنس کر ہلاک ہو جائیں گے، فقط ایک شخص زندہ بچے گا جو ان کی ہلاکت کی خبر لے کر جائے گا۔ پھر قائمؑ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہوکر نماز پڑھے گا اور اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا۔ پھر وہ پلٹے گا اور لوگوں سے خطاب کرے گا، کہ اے لوگو! ہم اللہ سے مدد چاہتے ہیں کہ جن لوگوں نے ہم آلِ محمدؐ پر ظلم کیا اور ہمارے حق کو چھین لیا اللہ ہمیں ان پر کامیاب کرے جو اللہ کے بارے

فی آدم فانا اولی
الناس بآدم، ومن
حاجتا فی نوح
فانا اولی الناس
بنوح ، ومن حاجنا
فی ابراھیم فانا
اولی للناس بابراھیم
ومن حاجنا بمحمد
فانا اولی الناس
بمحمد، ومن
حاجنا فی النبیین
فنحن اولی الناس
بالنبیین ومن
حاجنا فی کتاب
اللہ فنحن اولی
الناس بکتاب اللہ
انا نشھد وکل
مسلم الیوم انا
قد ظلمنا، وطردنا،

میں کوئی بحث کرنا چاہتا ہے وہ آئے
اس لیے کہ میں اللہ کے نزدیک
تر ہوں اور جو آدمؑ کے بارے میں
گفتگو کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس
لیے کہ میں سب کی نسبت آدم سے
نزدیک تر ہوں اور جو نوح کے بارے
میں بحث کرنا چاہتا ہے۔ وہ آئے
اس لیے کہ میں نوح سے نزدیک
ہوں اور جو ابراہیم کے بارے میں بحث
کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ میں
ابراہیمؑ کے نزدیک تر ہوں اور جو محمدؐ
کے بارے میں بحث کرنا چاہتا ہے
وہ آئے اس لیے کہ میں سب کی نسبت
محمدؐ سے نزدیک تر ہوں اور جو ہم سے
انبیاء کے بارے میں بحث کرنا چاہتا
ہے وہ آئے اس لیے کہ ہم انبیاء کے
نزدیک تر ہیں اور جو کتاب خدا
کے بارے میں ہم سے بحث کرنا
چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ

و بغی علینا، واخرجنا من
دیارنا واموالنا و
اهالینا وقهرنا الا
انا نستنصر الله
الیوم وکل مسلم
ویجی والله ثلاث
مائت و بضئة عشر رجلا
فیهم خمسون امراه
تیجتمعون بمکة
علی غیر معیاد قزعا
کقزع الخریف، یتبع
بعضهم بعضا و هی
الایة التی قال الله
اینما تکونوا یات
بکم الله جمیعا انّ
الله علی کُلّ شئ قدیر فیقول
رجل من آل محمد صلی
الله علیه وآله وسلم و
هی القریة الظالمة

کتاب خدا سے سب سے زیادہ نزدیک ہم
ہیں ہم گواہی دیتے ہیں اور ہر مسلمان گواہی
دے گا کہ ہم پر ظلم کیا گیا ہمیں نکالا گیا اور
ہم پر تعدی کی گئی، ہمیں ہمارے وطن سے
ہمارے مال سے اور ہمارے گھروں سے
بے دخل کر دیا گیا، آج ہم اللہ سے
نصرت کے طلب گار ہیں اور ہر مسلمان
سے مدد چاہتے ہیں۔
(امام محمد باقر فرماتے ہیں) خدا کی قسم
اس وقت تین سو تیرہ اشخاص جن میں
پچاس عورتیں بھی ہوں گی۔ یہ سب فصل
خزاں کے لکہ ہائے ابر کی طرح غیر موسم
حج میں مکے میں جمع ہو جائیں گے۔ یہ سب
ایک دوسرے کے پیچھے آئیں گے اسی
کو پروردگار عالم نے فرمایا ہے۔ تم
جہاں کہیں بھی ہو اللہ تم سب کو ایک
جگہ جمع کر دے گا، یقیناً اللہ ہر شے
پر قادر ہے۔ اس وقت اولاد رسولؐ میں
سے ایک شخص کہے گا کہ اس شہر مکہ کے لوگ

اهلها۔

ثم یخرج من مکة هو ومن معه الثلاثمائة وبضعة عشر بایعونه بین الرکن والمقام معه عهد نبی الله صلی الله علیه واله ورایته، و سلاحه، ووزیره معه فینادی المنادی بمکة باسمه وامره من السماء، حتی یسمعه اهل الارض کلهم اسمه اسمه نبیّ۔ ما اشکل علیکم فلم یشکل علیکم عهد نبی الله صلی الله علیه واله وسلم ورایه وسلاحه والنفس الذکیة من ولد الحسین فان اشکل علیکم هذا فلا

ظالم ہیں۔

پھر وہ تین سو تیرہ اشخاص رسولؐ کا عہدنامہ، ان کا پرچم اور ان کا اسلحہ قائمؑ کے پاس دیکھ کر رکن و مقام کے درمیان اس کی بیعت کریں گے، پھر سب شہر مکہ سے باہر نکل آئیں گے اور اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا، اس وقت ایک منادی آسمان سے اس کا نام لے کر آواز دے گا اور اس کے ظہور کی اطلاع دے گا۔ اس آواز کو دُنیا کے سارے لوگ سنیں گے، اس کا نام نبیؐ کا نام ہے۔ اگر یہ بات تمہارے لیے مشتبہ ہو جائے تو رسُول اللہؐ کا عہدنامہ، ان کا پرچم، ان کا اسلحہ اور نفسِ زکیہ جو اولادِ حسینؑ سے ہے یہ تمہارے لیے مشتبہ نہیں ہونگے اور اگر یہ بھی مشتبہ ہو جائے تو وہ آسمانی آواز تمہارے لیے مشتبہ نہ ہوگی جس میں اس کا نام لے کر ظہور کی خبر دی جائیگی

بشكل عليكم الصوت من
السماء باسمه وامره و اياك
وشذاذ من آل محمد عليه
السلام فان لال محمد و
على رايه ولغيرهم رايات
فالزم الارض ولا تتبع
منهم رجلا ابدا حتى ترى
رجلا من ولد الحسين
معه عهد نبى الله ورايته و
سلاحه، فان عهد نبى الله
صار عند على بن الحسين
ثم صار عند محمد
بن على ويفعل الله
ما يشاء۔

فالزم هولاء ابدا واياك
ومن ذكرت لك فاخرج
رجل منهم معه ثلاث
مائة وبضعت عشر
رجلا ومعه راية رسول

(پھر جابر جعفی) سے ارشاد فرمایا کہ خبردار
سادات میں سے معدودے چند لوگ
مدعی ہوں گے۔ ان کی طرف اعتنا
نہ کرنا۔ اس لیے کہ محمدؐ و علیؑ کی حکومت
ایک بار ہے اور ان کے غیروں کی
حکومت بار رہا ہے۔ لہذا گھر بیٹھو
اور ان دعویداروں میں سے کسی کی پیروی
نہ کرو۔ یہاں تک کہ اولاد حسینؑ میں
سے ایک مرد کو دیکھو جس کے پاس
رسولؐ کا عہدنامہ پرچم اور اسلحہ ہے
اس لیے کہ وہ عہدنامہ علی بن الحسینؑ
تک پہنچا اور ان کے بعد محمدؐ بن علی
(خود اپنی طرف اشارہ کیا) تک پہنچا
اس کے بعد جو خدا چاہے کرے گا۔

تو ہمیشہ ان لوگوں کے ساتھ رہو
اور اشخاص مذکورہ (مدعیان) سے
بچتے رہو، تو جب خاندانِ رسولؐ
سے ایک شخص تین سو تیرہ اشخاص
کے ساتھ خروج کرے اور اس کے

الله صلى الله عليه وآله عامدا الى المدينة حتى يمر بالبيداء حتى يقول: هذا مكان القوم الذين يخسف بهم وهي الاية التي قال الله افامن الذين مكروا السيئات ان يخسف الله بهم الارض او ياتيهم العذاب من حيث لا يشعرون او ياخذهم في تقلبهم فما هم بمعجزين۔

پاس رسولؐ کا علم بھی ہو اور مدینہ کا قصد کرے۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) سے گزرے تو کہے کہ یہ اس قوم کی جگہ ہے جو اللہ کے حکم سے دھنسنے والی ہے۔ جیسا کہ اللہ نے کہا ہے۔ کہ "تو کیا وہ لوگ جو مکر سے گناہ کرتے تھے انہیں اطمینان ہو گیا ہے (اور خائف نہیں ہیں) کہ اللہ نے انہیں زمین میں دھنسا دے یا ایسی طرف سے ان پر عذاب آجائے۔ جس کا انہیں گمان بھی نہ ہو یا انہیں مشغولیت کی حالت میں عذاب الٰہی گرفتار کرے تو وہ لوگ اسے زیر نہیں کر سکتے [1]

فاذا قدم المدينة اخرج محمد بن الشجري

پھر جب وہ مدینہ پہنچے گا، تو محمد بن شجری کو یوسفؑ کی طرح زندان

---

[1] سورۂ نحل آیت ۴۵-۴۶۔

على سنة يوسف ثم ياتي الكوفة فيطيل بها المكث ماشاء الله ان يمكث حتى يظهر عليها ثمّ يسير حتى ياتي العذراء[1] هو ومن معه وقد الحق به ناس كثير والسفياني يومئذ بوادي الرملتت حتى اذا التقوا وهم يوم الابدال يخرج اناس كانوا مع السفياني من شيعة آلِ محمد عليهم السلام ويخرج ناس كانوا مع آلِ محمد الى السفياني فهم من شيعة حتى يلحقوا بهم و يخرج كل ناس الى رايتهم

سے نکالے گا۔ پھر کوفہ آئے گا اور ایک طویل مدت تک وہاں قیام کرے گا اس کے بعد وہ حکم خدا سے کوفہ پر غالب آئے گا۔ پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ عذرا[1] پہنچے گا اور یہاں پر بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔ اس وقت سفیانی وادی رملہ میں ہوگا، پھر دونوں لشکر ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ اور وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔ اس لیے کہ شیعیانِ آلِ محمدؐ میں سے جو سفیانی کے ساتھ ہوں گے وہ قائم کے ساتھیوں سے ملحق ہوں گے اور دوستانِ آلِ ابوسفیان جو قائم کے ساتھ ہوں گے وہ سفیانی کے لشکر میں چلے جائیں گے، اس وقت ہر شخص اپنے حقیقی پرچم کے زیر سایہ چلا جائے گا اور

---

[1] دمشق کے قریب گاؤں۔

وهو يوم الابدال

وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔

قال امیر المؤمنین علیه السلام: ویقتل یومئذ السفیانی ومن معه حتی لا یدرك منهم مخبر والخائب یومئذ من خاب من غنیمة کلب، ثم یقبل الی الکوفه فیکون منزله بها۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اس دن سفیانی اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ قتل ہو جائے گا، یہاں تک کہ ایک شخص بھی زندہ نہ بچے گا کہ ان کی خبر لی جا سکے۔ وہ شخص بدنصیب ہے جو اس دن قبیلہ کلب[1] کے مالِ غنیمت کے حصہ نہ لے سکے۔ پھر قائم کوفہ آئے گا اور وہی سکونت پذیر ہوگا۔

فلا یترك عبدا مسلما الا اشتراه واعتقه ولا غارما الا قضی دینه، ولا مظلمة لاحد من الناس الا ردها،

پھر ہر مسلمان غلام کو خرید کر آزاد کر دے گا، ہر مقروض کے قرض کو ادا کرے گا۔ اگر کسی کی گردن پر کوئی مظلمہ ہوگا تو اسے ادا کرے گا۔ ہر

---

[1] اس روایت میں سابقاً کہا جا چکا ہے کہ سفیانی کے ننھیالی رشتہ دار قبیلہ کلب سے ہونگے سفیانی ابوسفیانی ابوسفیان کی اولاد سے ہوگا۔ معاویہ ابن ابوسفیان کی بیوی میسون ایک عیسائی قبیلہ بنی کلب سے تعلق رکھتی تھی اس لحاظ سے یزید بن معاویہ اور اس کی اولاد اخفاد کی ننھیالی

ولا یقتل منهم عبد الا ادی ثمنه
دیة مسلمة الی اهلها ولا یقتل
قتیل الا قضیٰ عنه دینه والحق
عیاله فی العطاء حتی یملا الارض
قسطاً عدلا کما ملئت ظلما
وجورا وعدوانا ویسکنه هو
واهل بیته الرحبة والرحبة انما
کانت مسکن نوح وهی ارض
طیبة ولا یسکن رجل من
آل محمد علیه السلام ولا یقتل الا
بارض طیبة زاکیة، فهم الا
وصیا الطیبون۔

(بحار الانوار، ج ۵۲ ص ۲۲۲)

مقتول کی دیت اس کے وارث
تک پہنچائے گا۔ اگر مقتول مقروض
ہوگا تو اس کا قرض ادا کرے
گا۔ اس کے ورثاء کی مدد کرے
گا۔ یہاں تک کہ زمین عدل وداد
سے پُر ہو جائے گی، جیسا کہ اس
سے قبل ظلم وجور سے پُر تھی، وہ
اور اس کے اہل بیت رحبہ[1]
میں سکونت پذیر ہوں گے وہاں
حضرت نوح کا مسکن تھا اور وہ زمین
ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہی آل محمدؐ
کی سکونت و شہادت کی جگہیں
ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہی ہیں۔

---

[1] رحبہ قادسیہ کے قریب کوفہ سے ایک دن کی مسافت پر واقع تھا، بعض علماء کے نزدیک
اس سے مراد مسجد سہلہ اور نجف اشرف کے اطراف و مضافات ہیں۔

روایت ابوبصیر

عن ابی بصیر عن الباقر علیہ السلام انہ قال اذا رایتم نارًا من المشرق شبہ الھروی العظیم تطلع ثلثۃ ایام او سبعۃ فتوقعوا فرج آل محمد علیھم السلام انشاء اللہ عزوجل ان اللہ عزیز حکیم۔

ثم قال الصیحۃ لاتکون الا فی شھر رمضان شھر اللہ وھی صیحۃ جبریل الی ھذا الخلق۔

ثم قال ینادی منادمن السماء باسم القائم فیسمع من بالمشرق ومن بالمغرب۔

غیبت نعمانی میں ابوبصیر نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم مشرق میں آگ دیکھو جو عظیم ہراقی سے بہت مشابہ ہو اور وہ تین دن یا سات دن روشن رہے تو اس وقت انشاء اللہ آل محمدؐ کی حکومت کے منتظر رہو، یقیناً اللہ عزیز وحکیم ہے۔

پھر فرمایا کہ صدائے آسمانی فقط ماہ رمضان یعنی خدا کے مہینہ میں ظاہر ہوگی، اور وہ لوگوں کے لیے جبریل کی صدا ہوگی۔

پھر فرمایا کہ آسمان پر ایک منادی قائم کے نام سے ندا دے گا، اور اسے مشرق ومغرب کے سارے

لا یبقی راقد الا استیقظ ولا قائم الا قعد ولا قاعد الا قام علی رجلیه فزعا من ذالك الصوت فرحم الله من اعتبر بذلك الصوت فاجاب فان الصوت الاوّل هو صوت جبریل الروح الامین۔

وقال علیه السلام لا بد من هذین الصوتین قبل خروج القائم علیه السلام صوت من السماء وهو صوت جبریل وصوت من الارض فهو صوت ابلیس اللعین ینادی باسم فلان انه قتل مظلوما یرید الفتنة فاتبعوا الصوت الاوّل وایاکم والاخیران تفتنوا به

قال علیه السلام لا یقوم القائم علیه السلام الا علی خوف شدید من الناس وزلازل

لوگ سُن لیں گے۔ ہر سویا ہوا، بیدار ہو جائے گا، کھڑا ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا۔ اللہ اس پر رحم کرے جو اس صدا سے عبرت حاصل کرے، اس لیے کہ پہلی صدا جبریل امینؑ کی ہوگی۔

آپ نے فرمایا کہ خروج قائم سے قبل یہ دونوں آوازیں حتمی ہیں۔ ایک آسمان کی آواز جو جبریل کی ہوگی اور دوسری زمین کی آواز ہوگی جو ابلیس لعین کی ہوگی۔ جو فلاں شخص کے نام سے دے گا کہ وہ مظلوم قتل ہوا ہے اس آواز کے ذریعہ فتنہ پھیلانا چاہے گا، تو پہلی آواز کی پیروی کرنا، اور خبردار دوسری آواز کے فتنہ میں نہ پھنسنا۔

آپ نے فرمایا کہ قائم (علیہ السّلام) کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگوں پر شدید خوف طاری

و فتنة و بلاء يصب الناس
وطاعون قبل ذلك وسيف
قاطع بين العرب و
اختلاف شديد بين
الناس وتشتيت فى دينهم
وتغير فى حالهم حتى
يتمنى المتمنى صباحًا
ومساء من عظم ما
يرى من كلب الناس و
اكل بعضهم فخروجه
عليه السلام اذا خرج
يكون عند الياس و
القنوط من ان يروا
فرجا فيا طوبى لمن ادركه
وكان من انصاره والويل
كل الويل لمن ناواه
خالفه وخالف امره و
كان من اعدائه ۔

وقال عليه السلام يقوم

ہوگا۔ زلزلے آئیں گے۔ لوگ فتنہ اور بلا
میں گھرے ہوں گے اور اس سے قبل
طاعون ہوگا اور عرب کے درمیان
تلوار چل رہی ہوگی، لوگوں میں شدید
اختلاف ہوگا، وہ امور دین میں مختلف
الرّائے ہوں گے اور ان کی حالت متغیّر
ہوگی، یہاں تک کہ لوگوں کی اذیّت
رسانی اور ایک دوسرے کے ساتھ
درندگی کو دیکھ کر تمنا کرنے والے
موت (یا ظہور مہدیؑ) کی تمنّا صبح و
شام کریں گے اور وہ اس وقت خروج
کرے گا۔ جب لوگ مایوس اور ناامید
ہو چکے ہوں گے۔ مبارک ہے۔ وہ
جو اسے دیکھے اور اس کے انصار میں
شامل ہو جائے، اور وائے اس
شخص پر جو اس سے دشمنی اور مخالفت
کرے اور اس امر کی بھی مخالفت کرے
اور اس کے دشمنوں میں ہو۔

اور آپ نے فرمایا کہ قائمؑ امر

بامر جدید وکتاب جدید
وسنه جدیدة وقضاء علی
العرب شدید ولیس
شانه الا القتل لا
یستبقی احدًا ولا یاخذه فی
الله لومة لائم ثم قال
اذا اختلفوا بنو فلان فیما
بینهم فعند ذلك الفرج
ولیس فرجکم الا فی
اختلاف بنی فلان فاذا
اختلفوا قد وقعوا الصیحة
فی شهر رمضان بخروج
القائم انّ الله یفعل ما
یشاء ولن یخرج القائم
علیه السلام ولا ترون
ما تحبّون حتی یختلف
بنو فلان فیما بینهم
فاذا کان ذلك طمع
الناس فیهم واختلف

جدید، کتاب جدید اور سنت جدیدہ کے
ساتھ قیام کرے گا اور اس کا فیصلہ
عربوں پر سخت گراں ہوگا، اور اس کا
کام دشمنوں کا قتل ہے، وہ ایک دشمن
خدا کو بھی زمین پر باقی نہ چھوڑے گا۔
ملامت کرنے والوں کی ملامت اسے
باز نہ رکھے گی۔ پھر فرمایا کہ جب بنی
فلاں آپس میں مخالف ہو جائیں تو
اس وقت فرج ہے۔ آسانی اور
سہولت کا وقت بنی فلاں کے اختلاف
میں ہے تو جب ان میں اختلاف ہو
جائے تو ماہِ رمضان میں چیخ کی توقع رکھو
جو خروج قائم (علیہ السلام) کی بشارت
ہوگی اس لیے کہ اللہ جو چاہتا ہے وہ
کرتا ہے اور ہرگز قائم کا خروج نہیں
ہوگا۔ اور جو چاہتے ہو نہ دیکھ سکو گے
جب تک بنی فلاں کا آپس میں
اختلاف نہ ہو جائے۔ جب ایسا
ہو جائے تو لوگ ان کی حکومت کی

الكلمة وخرج السفياني و
قال لابُدَّ لِبَني فلان ان
يملكوا فاذا ملكوا ثم
اختلفوا تفرق ملكهم
وتشتت امرهم حتى
يخرج عليهم الخراساني
والسفياني هذا من
المشرق وهذا من
المغرب يستبقان الى
الكوفة كفرسي
رهان هذا من هنا
حتى يكون هلاك
بني فلان على ايديهما
امانبهما لا يبقون منهم
احدًا۔

ثم قال عليه السلام
خروج السفياني واليماني
والخراساني في سنة
واحده وفي شهر واحد

طمع کریں گے، اور باتوں میں اختلاف
ہوگا اور سفیانی کا خروج ہوگا اور پھر
فرمایا کہ بنی فلاں کی حکومت حتمی ہے
تو جب حکومت کے بعد ان میں
اختلاف ہو جائے تو ان کی سلطنت
پراگندہ ہو جائے گی اور وہ بٹ جائیں
گے، یہاں تک کہ خراسانی و سفیانی
ایک مشرق سے اور ایک مغرب سے
ان پر خروج کریں گے اور یہ دونوں دوڑ
کے گھوڑوں کی طرح ایک ادھر سے
ایک ادھر سے تیزی سے کوفہ کی طرف
چلیں گے یہاں تک کہ بنی فلاں کی
ہلاکت ان دونوں کے ہاتھوں ہو
گی اور یہ ان میں سے ایک کو بھی باقی
نہ چھوڑیں گے۔

پھر فرمایا کہ سفیانی و یمانی، اور
خراسانی کا خروج ایک ہی سال،
ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں
ہوگا۔ اس ہار کی طرح جس کے دانے

وفی یوم واحد نظام کنظام
الخرز یتبع بعضه بعضا
فیکون الیأس من کل
وجه ویل لمن ناواهم
ولیس فی الرّیات اهدی
من رایات الیمانی وهی
رایة هدی لانّه یدعُوا
الی صاحبکم فاذا خرج
الیمانی حرم بیع السلاح
علی کل مسلم و اذا
اخرج الیمانی فانهض
الیه فان رایته رایت هدی
ولا یحل لمسلم ان یلتوی
علیه فمن فعل فهو من اهل
النار لانه یدعوا الی الحق و الی
طریق المستقیم۔ [1]

منظم اور ایک دوسرے کے بعد
ہوں۔ اس وقت ہر طرف مایوسی
ہوگی۔ وائے ہو اس پر جو ان کی
مخالفت کرے۔ ان پرچموں میں
یمانی کے علاوہ کوئی پرچم ہدایت
نہیں ہے، اس لیے کہ وہ لوگوں
کو تمہارے امام (علیہ السلام) کی
طرف دعوت دے گا، تو یمانی خروج
کرے تو اس کی طرف جاؤ، اس
لیے کہ اس کا پرچم، پرچم ہدایت
ہے اور کسی مسلمان کے لیے جائز
نہیں ہے کہ اس سے کجی اختیار کرے
اور اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ جہنمی
ہے اس لیے کہ یمانی لوگوں کو حق
اور صراطِ مستقیم کی دعوت دے
گا۔

---

[1] غیبت نعمانی صفحہ ۱۳۵ تہران ۱۳۱۸ھ اور بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۳۰۷ چھاپہ جدید۔

توضیح

مشرق کی سہ روزہ یا سفت روزہ آگ کے سلسلے میں شبہ الھدوی العظیم استعمال ہوا ہے۔ یہ جملہ علاماتِ ظہورِ مہدیؑ کے محققین کے لیے ہمیشہ حل طلب رہا ہے۔ اسے مختلف طریقوں سے پڑھا گیا ہے۔

(۱) اگر اسے ہردی (دال کے ساتھ) پڑھا جائے تو یہ ہرد میں یائے نسبتی کا اضافہ کے ساتھ قرار پائے گا۔ ہرد کے معنی زعفران اور سُرخ پھول کے ہیں۔ ہردی یعنی زعفران یا سُرخ پھولوں سے رنگی ہوئی کوئی چیز اور ہردیہ کے معنی سرکنڈوں کا گٹھا جس پر گھاس لپٹی ہوئی ہو، یعنی ایسی آگ جو سُرخ ہو یا ایسے عمود سے مشابہ ہو جس سے گھاس لپٹی ہوئی ہو۔

(۲) اگر اسے ہروی (واؤ کے ساتھ) پڑھا جائے تو اس کا ترجمہ ہوگا "عظیم ہراتی سے مشابہ۔ ہرات افغانستان کے شمال مغرب میں ایک مشہور شہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر بڑی بڑی قندیلوں اور بڑے طول و عرض کے کپڑوں کی صنعت میں مشہور تھا۔ لہٰذا عظیم ہراتی سے کپڑا یا قندیل مراد ہوگی یعنی ایسی آگ جو عظمت میں ہراتی کپڑے یا قندیل کی طرح نظر آئے۔

(۳) اثبات الہداۃ جلد ہفتم صفحہ ۱۸۴ پر محمد ابن مُسلم سے ایک روایت ہے کہ امام محمد باقرؑ یا امام صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک نے فرمایا "اذا رائیتم نارا من المشرق کھیئۃ عن المرامی (الھروی) العظیم تطلع ثلاثۃ ایام او سبعۃ

(الشك من الراوی) فتوقعوا فرج آلِ محمد انّ اللہ عزیز کریم۔ جب تم مشرق سے آگ دیکھو جو ایک عظیم تیر انداز (یا عظیم کمان دار) کی صورت میں جو تین دن یا سات دن جاری رہے، (شک راوی کی طرف سے ہے) تو آلِ محمدؐ کی حکومت کی توقع رکھو یقیناً اللہ عزیز و کریم ہے۔

اگرچہ یہ بات بہت واضح ہے کہ یہ مستقل روایت نہیں ہے بلکہ مذکورہ روایت ہی کا جز محسوس ہوتی ہے البتہ کھیستہ عنہ المرامی العظیم بھی بادی النظر میں صحیح محسوس نہیں ہوتا غالباً اس میں کتابت کی غلطی ہے لیکن وہ مفہوم جو استنباط کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ تیر کی شکل کے کسی اسلحہ کے سبب یہ آگ پیدا ہوگی واللہ اعلم البتہ ان سارے احتمالات میں پہلا احتمال زیادہ قرین قیاس محسوس ہوتا ہے جس میں کسی مخصوص جنگی اسلحہ کی آگ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

روایتِ حمران

حمران بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بنی عباس اور ان کے ہاتھوں شیعوں کی پریشانی کا ذکر آیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ابوجعفر (منصور عباسی) کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ گھوڑے پر سفر کر رہا تھا، اس کے آگے فوجیوں کے دستے چل رہے تھے۔ اور میں اس کے پہلو میں ایک گدھے پر ساتھ ساتھ تھا، اتنے میں ابوجعفر نے مجھ سے کہا کہ اے ابوعبداللہ مناسب تو یہ تھا کہ اللہ نے ہمیں جو قوت و عزت عطا کی ہے اس پر آپ خوش ہوں اور لوگوں میں یہ مشہور نہ کریں کہ آپ اور آپ کا خاندان اس امر (خلافت) کا زیادہ مستحق ہے تو ہم بھی آپ اور آپ کے خاندان کے درپے آزار نہ رہتے۔

امامؑ نے فرمایا کہ میں نے اس کو جواب دیا کہ جس نے یہ بات میری طرف سے تجھ تک پہنچائی ہے وہ جھوٹا ہے۔ ابوجعفر (منصور) نے کہا کہ کیا آپ قسم کھا سکتے ہیں کہ آپ نے یہ نہیں کہا؟ میں نے کہا لوگ تو جادوگر ہیں، یعنی فساد پھیلانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تجھے میری طرف سے آزردہ کریں، تجھے ان باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہیئے۔ اس لیے کہ ہماری احتیاج سے زیادہ ہے۔ بہ نسبت تیری احتیاج کے جو ہم سے ہے۔

پھر منصور نے مجھ سے کہا کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک دن میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ ہمیں سلطنت ملے گی یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا تھا کہ ہاں! تمہاری سلطنت طویل و عریض اور شدید ہوگی، تمہیں سلطنت کے لیے طویل مہلت ملے گی اور تمہارے دُنیاوی امور میں بڑی وسعت پیدا ہوگی، یہاں تک کہ ایک محترم مہینہ میں ایک محترم شہر میں ہم میں سے ایک محترم شخص کا خون بہاؤ گے۔ (معصوم فرماتے ہیں کہ) میں نے دیکھا کہ اسے وہ حدیث اچھی طرح یاد ہے تو میں نے اس سے کہا کہ شاید اللہ تجھے اس عمل (قتل) سے باز رکھے اس لیے، کہ میں نے اس حدیث میں تجھے مراد نہیں لیا تھا۔ بلکہ میں نے تو فقط حدیث کی روایت کی تھی، اس کے علاوہ بھی ممکن ہے کہ اس قاتل سے مراد تیرے خاندان کا کوئی دوسرا شخص ہو جو اس عمل بد (قتل) کو انجام دے۔ اس کے بعد منصور چپ ہو گیا، اس کے بعد پھر مجھ سے کچھ نہیں کہا۔

جب میں گھر واپس آیا تو ہمارے چاہنے والوں (شیعوں) میں سے ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں نے آپ کو منصور کے لشکر میں اس طرح دیکھا کہ آپ ایک گدھے پر سوار ہیں اور وہ ایک گھوڑے پر سوار ہے اور آپ کی طرف جھک کر گفتگو میں مصروف ہے، مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے آپ اس کے زیرِ دست ہوں تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ مخلوقات پر حجت خدا ہے۔ یہ اس (امرِ خلافت) کا مالک ہے اور مقتدار ہے اور یہ دوسرا ظلم و جور کرتا ہے اور اولادِ رسولؐ کو قتل کرتا ہے اور زمین میں خون ریزی کرتا ہے اس کے باوجود وہ گھوڑے پر سوار ہے اور آپ گدھے

پر سوار ہیں۔ اس بات سے میرے دل میں ایسا شک پڑ گیا ہے کہ مجھے دین اور زندگی کے تمام ہونے کا خطرہ ہے

امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اگر تو دیکھتا کتنے فرشتے میرے آگے پیچھے، دائیں یا بائیں اور چاروں طرف ہیں تو تو منصور اور ان کے ہمراہیوں کو حقیر سمجھتا۔ اس نے کہا کہ اب میرے دل کو سکون ہو گیا۔

پھر اس نے سوال کیا کہ یہ لوگ کب تک حکومت کرتے رہیں گے؟ اور ہمیں کب سکون نصیب ہوگا؟ میں نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہر چیز کے لیے ایک مدت معین ہے۔ اس نے کہا ہاں معلوم ہے، تو میں نے جواب دیا کہ یہ جاننا تیرے لیے فائدہ مند نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب ان کی تباہی کا وقت آئے گا تو چشم زدن سے بھی کم وقت میں ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ اگر تجھے پتہ چل جاتے کہ ان کا حال خدا کی نگاہ میں کیا ہے تو تو ان سے اور زیادہ متنفر ہو جائے گا اگر تو اور سارے اہل دنیا مل کر بھی یہ چاہیں کہ یہ لوگ جتنے گناہگار ہیں اس سے زیادہ گناہگار ہو جائیں تو (یہ اتنے گناہگار ہیں کہ) یہ ممکن نہ ہوگا، تو شیطان تجھ سے یہ وسوسہ نہ کرے، یقیناً عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقوں کو اس کا علم نہیں ہے، کیا تجھے معلوم نہیں کہ جو ہمارے عہدِ حکومت کا انتظار کرے گا اور خوف و اذیت پر صبر کرے گا۔ وہ کل ہمارے گروہ میں داخل ہوگا۔

(مولف: اس کے بعد امام علیہ السلام نے تفصیل کے ساتھ علامات بیان فرمائیں):

(۱) اذا رایت الحق قد مات وذهب اهله۔

(۱) جب تو دیکھے کہ حق مر گیا اور اہلِ حق ختم ہو گئے۔

(۲) ورایت الجور قد شمل البلاد۔

(۲) اور دیکھے کہ ظلم و جور سارے شہروں پر مسلط ہو گیا۔

(۳) ورایت القرآن قد خلق واحدیث فیه ما لیس فیه ووجه علی الاهواء

(۳) اور دیکھے کہ قرآن پرانا ہو گیا اور اس میں وہ چیزیں پیدا کی گئیں جو اس میں نہیں ہیں اور خواہش نفس پر اس کی توجیہہ کی گئی۔

(۴) ورایت الدّین قد انکفی کما ینکفی الماء

(۴) اور جب دیکھے کہ دین اس طرح متغیّر ہو گیا جس طرح پانی متغیّر ہوتا ہے

(۵) ورایت اهل الباطل قد استعلوا علی اهل الحق

(۵) اور جب دیکھے کہ اہلِ باطل اہلِ حق سے بلند و برتر ہو گئے۔

(۶) ورایت الشر ظاهرا لا ینهی عنه و یعذر اصحابه

(۶) اور جب دیکھے کہ شر ظاہر ہوا اور آشکار ہو گیا اور کوئی اسے روکنے والا نہ ہو اور خود اصحاب شر معذرت خواہ نہیں ہیں (انہیں پشیمانی نہیں ہے)

(۷) ورایت الفسق قد ظهر واکتفی

(۷) اور جب دیکھے کہ فسق ظاہر و آشکار ہو گیا اور مرد مردوں پر

الرّجال بالرجال والنسآء بالنسآء

اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کرنے لگیں۔

(۸) ورایت المؤمن صامتا لا یقبل قوله۔

(۸) اور جب دیکھے کہ مومن خاموش اور لب بستہ ہے اور اس کی بات قبول نہیں کی جاتی۔

(۹) ورایت الفاسق یکذب و لا یرد علیه کذبه۔

(۹) اور جب دیکھے کہ فاسق جھوٹ بول رہا ہے اور اس کے جھوٹ کی تردید نہیں کی جارہی ہے۔

(۱۰) ورایت الصغیر یستحقر بالکبیر

(۱۰) جب تو دیکھے کہ چھوٹا بڑے کی تحقیر کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔

(۱۱) ورایت الارحام قد انقطعت۔

(۱۱) اور جب دیکھے کہ صلہ رحم کے بدلے قطع رحم ہو رہا ہے۔

(۱۲) ورایت من یمتدح بالفسق یضحک منه ولا یرد علیه قوله۔

(۱۲) اور جب دیکھے کہ فسق و فجور کی تعریف کی جارہی ہے اور وہ اس پر ہنس رہا ہے اور کوئی اس کے قول کی تردید کرنے والا نہیں ہے۔

(۱۳) ورایت الغلام یعطی ما تعطی المراة۔

(۱۳) اور جب دیکھے کہ نوعمر لڑکے عورتوں کی طرح غیر شرعی عمل کر رہے ہیں۔

(۱۴) ورایت النساء یتزوجن النساء۔

(۱۴) اور جب دیکھے کہ عورتیں عورتوں سے ازدواج کر رہی ہیں۔

(۱۵) ورایت الثناء قد کثر۔

(۱۵) اور جب دیکھیں کہ مدح وثناء کی کثرت ہوگئی ہے۔

(۱۶) ورایت الرجل ینفق المال فی غیر طاعة اللہ فلا ینھی و لا یؤخذ علی یدیہ۔

(۱۶) اور جب دیکھے انسان اطاعت خدا کی منافی مال خرچ کر رہا ہے اور نہ اسے منع کیا جاتا ہے اور نہ اس کے ہاتھوں کو روکا جاتا ہے۔

(۱۷) ورایت الناظر یتعوذ مما یری المؤمن فیہ من الاجتھاد۔

(۱۷) اور جب تو دیکھے کہ مومن کی دینی جدّوجہد کو دیکھ کر لوگ پناہ مانگنے لگے

(۱۸) ورأیت الجار یوذی جارہٗ ولیس لہٗ مانع۔

(۱۸) اور جب تو دیکھے کہ ہمسایہ اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچا رہا ہے، اور کوئی اسے منع کرنے والا نہیں ہے

(۱۹) ورأیت الکافر فرحا لما یری فی المؤمن مرحا لما یری فی الارض من الفساد۔

(۱۹) اور جب تو دیکھے کہ کافر اس بات سے خوش ہوتا ہے۔ کہ مومن فتنہ وفساد سے غمگین ہے۔

(۲۰) ورأیت الخمور

(۲۰) اور جب تو دیکھے کہ مختلف

تشرب علانیہ و یجتمع علیہا من لا یخاف اللہ عزّ وجلّ۔

قسم کی شرابیں علانیہ پی جا رہی ہیں۔ اور اسے پینے کے لیے وہ لوگ جمع ہوتے ہیں، جنہیں خوف خدا نہیں ہے۔

(۲۱) ورایت الامر بالمعروف ذلیلا۔

(۲۱) اور جب تو دیکھے کہ امر بالمعروف کرنے والا ذلیل ہو رہا ہے۔

(۲۲) ورایت الفاسق فیما لا یحب اللہ قویا محمودًا۔

(۲۲) اور جب تو دیکھے کہ فاسق خدا کے ناپسندیدہ اعمال و اشیاء میں طاقت ور اور مقبول ہے۔

(۲۳) ورأیت اصحاب الایات یحقرون ویحتقر من یحبہم۔

(۲۳) اور جب تو دیکھے کہ اصحاب آیات (شاید علمائے دین مراد ہیں) کی لوگ تحقیر کرتے ہیں، جو اصحاب آیات کو پسند کرتے ہیں ان کی بھی تحقیر ہو رہی ہے۔

(۲۴) ورأیت سبیل الخیر منقطعًا وسبیل الشّر مسلوکا۔

(۲۴) اور جب تو دیکھے خیر کی راہ بند ہے اور شر کا راستہ کھلا ہوا ہے۔

(۲۵) ورایت بیت اللہ قد عطل ویومر

(۲۵) اور جب تو دیکھے کہ خانہ کعبہ معطل ہو گیا ہے اور اسے ترک

باترکۃ۔

کرنے کا حکم دیا جارہا ہے

(۲۶) ورأیت الرجل یقول مالا یفعل

(۲۶) اور جب تو دیکھے کہ کہنے والا اپنے قول پر عمل نہیں کرتا

(۲۷) ورایت الرجال یتسمون الرجال والنساء للنساء

(۲۷) اور جب تو دیکھے کہ مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ غیر شرعی عمل کے لیے اچھی اور فربہ کرنے والی غذا میں مشغول ہیں۔

(۲۸) ورایت الرجل معیشۃ من دبرہ ومعیشۃ المراۃ من فرجہا۔

(۲۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد کی معیشت اس کی پشت کی طرف سے اور عورت کی معیشت اس کے سامنے کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔

(۲۹) ورایت النساء یتخذن المجالس کما یتخذ الرجال۔

(۲۹) اور جب تو دیکھے کہ عورتیں مردوں کی طرح اجتماعات کرنے لگی ہیں۔

(۳۰) ورایت التانیث فی ولد العباس قد اظہر والخضاب وامتشطوا کما تمتشط

(۳۰) اور جب تو دیکھے کہ بنی عباس میں عورتوں کی صفات پیدا ہو گئی ہیں وہ مہندی لگانے لگے ہیں اور اس طرح کنگھی کرنے لگے

المراة لزوجها و
اعطوا الرجال الاموال
علی فروجهم و
تنوفس فی الرجل
وتغایر علیه الرجال و
کان صاحب المال
اعز من المؤمن
وکان الربا ء
ظاهرا لا بعیر
وکان الزنا
تتمدح به
النساء۔

ہیں۔ جیسے عورت اپنے شوہر کے
لیے کرتی ہے۔ اور وہ مردوں کو
اس لیے مال دینے لگیں کہ وہ انکی
عورتوں کے ساتھ غیر شرعی عمل
کریں اور وہ مردوں کی رغبت میں
مفاخرت کرنے لگیں اور اس
عمل میں ایک دوسرے سے حسد
کرنے لگیں۔ صاحب مال مومن سے
زیادہ عزت دار ہو، سود عام ہو
جائے اور سود خوار قابل مذمت
نہ ہو اور زنا کاری پر عورتوں کی تعریف
کی جانے لگے۔

(۳۱) ورایت المراۃ تصانع
زوجها علی نکاح
الرّجال

(۳۱) اور جب تو دیکھے کہ مردوں کے
ساتھ نکاح کرنے میں اپنے
شوہر کی مدد کرنے لگے۔

(۳۲) ورایت اکثر الناس
وخیر بیت من
یساعد النساء علی
فسقهن۔

(۳۲) اور جب تو دیکھے کہ اکثر انسان
اور اچھے خاندان کے لوگ عورتوں
کے فسق و فجور میں ان کی مدد کرنے
لگیں۔

(۲۳) ورایت المؤمن محزونا محتقرا ذلیلا۔

(۲۳) اور جب تو دیکھے کہ مومن غمگین، حقیر و ذلیل ہے۔

(۲۴) ورایت البدع والزنا قد ظهر

(۲۴) اور جب تو دیکھے کہ بدعتیں اور زناکاریاں عام ہوگئیں ہیں۔

(۲۵) ورایت الناس یعتدون بشاهد الزور۔

(۲۵) اور جب تو دیکھے کہ لوگ جھوٹے گواہ کے ذریعہ ظلم کرنے لگے ہیں۔

(۲۶) ورایت الحرام یحلل۔

(۲۶) اور جب تو دیکھے کہ حرام حلال ہوگیا ہے۔

(۲۷) ورایت الحلال یحرم

(۲۷) اور جب تو دیکھے کہ حلال کو حرام کردیا گیا ہے۔

(۲۸) ورایت الدین بالرای وعطل الکتاب واحکامه۔

(۲۸) اور جب تو دیکھے کہ دین شخصی رائے بن گیا ہے اور قرآن و احکام قرآن معطل ہوگئے ہیں۔

(۲۹) ورایت اللیل لا یستخفی به من الجراة علی الله۔

(۲۹) اور جب تو دیکھے کہ لوگ ارتکاب گناہ کے لیے رات کا بھی انتظار نہیں کرتے۔

(۳۰) ورایت المومن لا یستطیع ان ینکر الا

(۳۰) اور جب تو دیکھے کہ مومن اعمال قبیحہ کا انکار کرنے کی استطاعت

بقبلہ۔ نہیں رکھتا، فقط دل میں نفرت کرتا ہے۔

(۴۱) ورایت العظیم من المال ینفق فی سخط اللہ عز وجل۔ (۴۱) اور جب تو دیکھے کہ کثیر دولت ان چیزوں پر خرچ کی جانے لگی ہے۔ جن سے خدا غضب ناک ہوتا ہے۔

(۴۲) ورایت الولاۃ یقربون اھل الکفر ویباعدون اھل الخیر۔ (۴۲) اور جب تو دیکھے کہ حکمران کافروں کو اپنے سے قریب کرتے ہیں اور اہل خیر کو دور کرتے ہیں۔

(۴۳) ورایت الولاۃ یرتشون فی الحکم (۴۳) اور جب تو دیکھے کہ حکمران کسی حکم کو جاری کرنے میں رشوت لینے لگے ہیں۔

(۴۴) ورایت الولاۃ قبالہ لمن زاد۔ (۴۴) اور جب تو دیکھے کہ حکومت اس کو ملنے لگی ہے۔ جو زیادہ مال کی پیش کش کرے۔

(۴۵) ورایت ذوات الارحام ینکحن ویکتفی بھن۔ (۴۵) اور جب تو دیکھے کہ محرم عورتوں سے نکاح ہونے لگے اور انہیں پر اکتفا ہونے لگے۔

(۴۶) ورایت الرجل یقتل (۴۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان تہمت

(علی التهمة وعلی) المظنة
ویتغایر علی الرجل الذکر
فیبذل له نفسه وماله۔

(۴۷) ورایت الرّجل
یعیر علی ایتان
النساء۔

(۴۸) ورایت الرجل
یاکل من کسب
امراته من الفجور
یعلم ذلک ویقیم
علیه۔

(۴۹) ورایت المرة
تقهر زوجها
وتعمل مالایشتهی
وتنفق علی
زوجها۔

(۵۰) ورایت الرجل یکری
امراته وجاریته و
یرضی بالدنی من

اور سوءظن پر قتل کیا جارہا ہے،
اور مردومردوں کے لیے جان و
مال نثار کرنے لگے ہیں۔

(۴۷) اور جب تو دیکھے کہ لوگ مرد
کو عورت سے تعلق کرنے پر
ملامت کرنے لگے ہیں۔

(۴۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی عورت
کی اس کمائی پر گذارا کرنے
لگے جو فسق و فجور سے حاصل
ہوئی ہو اور اس کا علم ہونے کے
باوجود وہ اس پر قائم و راضی ہو۔

(۴۹) اور جب تو دیکھے کہ عورت
اپنے شوہر کو مجبور کرنے لگے اور
ایسے کام کرنے لگے جو شوہر کو
ناپسند ہوں اور اپنے شوہر کے
اخراجات برداشت کرنے لگے۔

(۵۰) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی
بیوی اور ملازمہ کو کرایہ پر دینے
لگے اور ذلیل و پست غذا پر

الطعام والشراب۔

(۵۱) ورایت الایمان باللہ عج کثیرۃ علی الزور۔

(۵۲) ورایت القمار قد ظھر۔

(۵۳) ورایت الشراب تباع ظاھرا لیس علیہ مانع۔

(۵۴) ورایت النساء یبذلن انفسھن لاھل الکفر۔

(۵۵) ورایت الملاھی قد ظھرت یمر بھا مسعھا احدا احدا ولا یجتری احد علی منعھا۔

(۵۶) ورایت الشریف یستذلہ، الذی

راضی ہو جائے۔

(۵۱) اور جب تو دیکھے کہ لوگ خدا کی جھوٹی قسمیں کثرت سے کھانے لگے ہیں۔

(۵۲) اور جب تو دیکھے کہ قمار بازی علانیہ اور آشکار ہو گئی ہے۔

(۵۳) اور جب تو دیکھے کہ شراب علانیہ فروخت ہونے لگی ہے اور کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔

(۵۴) اور جب تو دیکھے کہ مسلمان عورتیں اپنے آپ کو کافروں کے سامنے پیش کرنے لگی ہیں۔

(۵۵) اور جب تو دیکھے کہ لہو ولعب کی جگہیں کثرت سے ظاہر ہو گئی ہیں اور لوگ وہاں آنے جانے لگے ہیں۔ کوئی کسی کو منع نہیں کرتا۔ بلکہ کوئی منع کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔

۵۶ اور جب تو دیکھے کہ شریف انسان اپنے اس دشمن کے

یخاف سلطانه۔

ہاتھوں ذلیل ہو رہا ہے جس کی طاقت اور اقتدار سے خائف ہو۔

(۵۷) ورایت اقرب الناس من لولاۃ من یمتدح بشتمنا اھل البیت۔

(۵۷) اور جب تو دیکھے کہ حکمرانوں کے مقرب وہ لوگ ہیں جو ہم اہلِ بیت پر سب وشتم کرتے ہیں اور اس پر ان کی تعریف کی جاتی ہے۔

(۵۸) ورایت یجنا یذور ولا یقبل شھادتہ۔

(۵۸) اور جب تو دیکھے ہمارے دوستوں کی گواہی جھٹلائی جا رہی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔

(۵۹) ورایت الزور من القول یتنافس فیہ

(۵۹) اور جب تو دیکھے کہ جھوٹی باتیں بیان کر کے ان پر فخر کیا جا رہا ہے

(۶۰) ورایت القرآن قد ثقل علی الناس استماعہ وخف علی الناس استماع الباطل

(۶۰) اور جب تو دیکھے کہ قرآن کا سننا لوگوں پر گراں گزرتا ہے، اور باطل کی سماعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔

(۶۱) ورایت الجار یکرم الجار خوفا من لسانہ

(۶۱) اور جب تو دیکھے کہ پڑوسی اپنے پڑوسی کا اس لیے احترام کرتا ہے کہ اس کی زبان سے ڈرتا ہے۔

(۶۲) ورایت الحدود قد

(۶۲) اور جب تو دیکھے کہ حدودِ الٰہی

عطلت وعمل فيها بالاهواء۔

معطل ہوگئے اور ان کی جگہ خواہش نفس پر عمل کیا جا رہا ہے۔

(۶۳) ورایت المساجد قد زخرفت۔

(۶۳) اور جب تو دیکھے کہ مسجدوں میں نقش ونگار اور طلا کاری ہو رہی ہے۔

(۶۴) ورایت اصدق الناس عند الناس المفتری الکذب۔

(۶۴) اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کے نزدیک سب سے بڑا سچا وہ ہے جو سب سے بڑا افترا پرداز اور جھوٹا ہے۔

(۶۵) ورایت الشر قد ظهر والسعی بالنمیمة۔

(۶۵) اور جب تو دیکھے کہ شر وفساد ظاہر وآشکار ہوگیا ہے اور چغل خوری کی باقاعدہ کوشش کی جا رہی ہے

(۶۶) ورایت البغی قد فشا۔

(۶۶) اور جب تو دیکھے کہ ظلم وتعدی عام ہے۔

(۶۷) ورایت الخیبة تستملح ویبشر بها الناس بعضهم بعضا۔

(۶۷) اور جب تو دیکھے کہ غیبت کے ذریعہ باتوں میں نمک اور مزہ پیدا کیا جا رہا ہے اور لوگ اس کے ذریعہ ایک دوسرے کو خوشخبری سنا رہے ہیں

(۶۸) ورایت طلب الحج والجهاد لغیر الله۔

(۶۸) اور جب تو دیکھے کہ حج اور جہاد کا مطالبہ غیر خدا کے لیے ہو رہا ہے۔

(۶۹) ورایت السُّلطان یذل

(۶۹) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ مومن کو کافر کے لیے ذلیل کر رہا ہے۔

(۷۰) ورایت الخراب قد ادیل من العمران

(۷۰) اور جب تو دیکھے کہ خرابے آبادیوں سے زیادہ ہو گئے ہیں۔

(۷۱) ورایت الرجل معیشة من بخس المیکال والمیزان۔

(۷۱) اور جب تو دیکھے کہ انسان کی گزر اوقات کم ناپنے اور کم تولنے سے ہو رہی ہے۔

(۷۲) ورایت سفك الدماء یستخف بها۔

(۷۲) اور جب تو دیکھے کہ انسانی خون کی کوئی اہمیت نہیں رہی اور بے دریغ بہایا جا رہا ہے۔

(۷۳) ورایت الرجل یطلب الرّیاسة لغرض الدنیا و یشهر نفسه بخبث اللسان لیتقی ویسند الامور الیه۔

(۷۳) اور جب تو دیکھے کہ انسان ریاست اور حکومت کو دنیا کے لیے حاصل کر رہا ہے اور اپنے آپ کو اس لیے بدزبان مشہور کر رہا ہے کہ لوگ اس سے ڈریں اور امور کو اسی پر چھوڑ دیں۔

(۷۴) ورایت الصّلوٰة قد استخف بها۔

(۷۴) اور جب تو دیکھے کہ نماز کا استخفاف کیا جا رہا ہے۔

(۷۵) ورایت الرجل عنده المال الکثیر لم یزکه منذ ملکه۔

(۷۵) اور جب تو دیکھے کہ انسان کے پاس کثیر دولت ہے، لیکن جب سے اس کا مالک ہوا ہے اس نے حقوق شرعیہ ادا نہیں کیے۔

(۷۶) ورایت المیّت ینشر من قبره ویوذی وتباع اکفانه۔

(۷۶) اور جب تو دیکھے کہ مُردے کو قبر سے نکالا جا رہا ہے اور اسے اذیت دی جا رہی ہے اور اس کا کفن بیچا جا رہا ہے۔

(۷۷) ورایت الهرج قد کثر۔

(۷۷) اور جب تو دیکھے کہ انتشار اور غوغا زیادہ ہو گیا ہے۔

(۷۸) ورایت الرجل یمشی نشوان و یصبح سکران لا یهتم بها النّاس فیه

(۷۸) اور جب تو دیکھے کہ انسان شب کو نشہ میں ہے اور صبح کو بھی مست ہے اور لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کر رہے ہیں۔

(۷۹) ورایت البهائم تنکح

(۷۹) اور جب تو دیکھے کہ لوگ حیوانات کے ساتھ بدکاری کر رہے ہیں۔

(۸۰) ورایت البهائم تفترش بعضها بعضًا۔

(۸۰) اور جب تو دیکھے کہ درندے ایک دوسرے کو پھاڑ کھا رہے ہیں

(۸۱) ورایت الرجل یخرج

(۸۱) اور جب تو دیکھے کہ انسان نماز

الی مصلاہ ویرجع و لیس علیہ شی من ثیابہ۔

کے لیے باہر نکلے اور جب واپس آئے تو اس کے جسم پر کپڑا نہ ہو۔

(۸۲) ورایت قلوب الناس قد قسمت وجمدت اعینھم وثقل الذکر علیھم۔

(۸۲) اور جب تو دیکھے کہ انسانوں کے دل سخت ہو گئے ہیں اور ان کی آنکھیں خشک ہیں اور ذکرِ خدا ان کے لیے گراں ہے۔

(۸۳) ورایت المصلی انما یصلی لیراہ الناس۔

(۸۳) اور جب تو دیکھے کہ نمازی اس لیے نماز پڑھ رہا ہے کہ لوگ اسے دیکھیں۔

(۸۴) ورایت الفقیہ ینفقہ لغیر الدین یطلب الدنیا ورياسة۔

(۸۴) اور جب تو دیکھے کہ فقیہہ دُنیا داری جب ریاست اور طلب دنیا کے لیے تفقہ کر رہا ہے۔

(۸۵) ورایت الناس مع من غلب۔

(۸۵) اور جب تو دیکھے کہ لوگ اس کے ساتھ ہیں جس کے پاس غلبہ اقتدار ہے۔

(۸۶) ورایت طالب العرام یذم و یعیر وطالب الحرام

(۸۶) اور جب تو دیکھے کہ طلب حلال رکھنے والا قابل سرزنش اور لائق مذمت ہے، اور طلب

یمدح ویعظم۔

(۸۷) ورایت الحرمین یعمل فیھما بما لا یحب اللہ یمنعھم مانع ولا یحول بینھم وبین العمل القبیح احد۔

(۸۸) ورایت المعارف ظاھرۃ فی الحرمین۔

(۸۹) ورایت الرجل یتکلم بشی من الحق و یامر بالمعروف و ینھی عن المنکر ویقوم الیہ من ینصحہ فی نفسہ فیقول ھذا عنک موضوع۔

(۹۰) ورایت الناس ینظر بعضھم الی

حرام رکھنے والا قابل تعظیم ہے

(۸۷) اور جب تو دیکھے کہ حرم مکہ اور مدینہ میں ایسے کام ہو رہے ہیں جو خدا کو پسند نہیں ہیں اور کوئی انہیں منع کرنے والا نہیں ہے اور نہ کوئی انہیں عمل قبیح سے باز رکھنے والا ہے۔

(۸۸) اور جب تو دیکھے کہ آلاتِ موسیقی مکہ و مدینہ میں علانیہ و آشکار ہیں۔

(۸۹) اور جب تو دیکھے کہ انسان کوئی حق بات بیان کر رہا ہے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کر رہا ہے اور اس وقت کوئی اس کے پاس جائے اور نصیحت کرے کہ یہ تمہاری تکلیف شرعی نہیں ہے۔

(۹۰) اور جب تو دیکھے کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف نگاہ کر رہے

بعض ویقتدون باھل الشر۔

ہیں اور اہل شر کی پیروی کر رہے ہیں۔

(۹۱) ورایت مسلك الخیر وطریقة خیالا یسلکه احد۔

(۹۱) اور جب تو دیکھے کہ مسلک حق اور راہِ حق خالی ہے اور کوئی اس پر چلنے والا نہیں ہے۔

(۹۲) ورایت المیت یھزبه فلا یفزع له احد۔

(۹۲) اور جب تو دیکھے کہ میّت کا استہزاء کیا جا رہا ہے اور کسی کو اس سے وحشت نہیں ہو رہی ہے۔

(۹۳) ورایت کل عام یحدث فیه من البدعة والشر اکثر مما کان۔

(۹۳) اور جب تو دیکھے کہ گذشتہ سال کی نسبت ہر آنے والے سال میں بدعت اور شر کار کا اضافہ ہونے لگے

(۹۴) ورایت الخلق والمجالس لا یتابعون الا الاغنیاء۔

(۹۴) اور جب تو دیکھے کہ اخلاق اور اجتماعات میں سرمایہ داروں کی مطابقت ہونے لگے۔

(۹۵) ورایت المحتاج یعطی علی الضحك به ویرحم لغیر وجه الله۔

(۹۵) اور جب تو دیکھے کہ فقیر کی مدد اس لیے کی جائے کہ اس پر ہنسا جا سکے اور غیر خدا کے لیے اس پر رحم کھایا جائے۔

(۹۶) ورایت الایات فی السماء لا یفزع لها احد۔

(۹۶) اور جب تو دیکھے کہ علامتیں آسمان پر ظاہر ہو رہی ہیں اور کوئی خوف زدہ نہیں ہے۔

(۹۷) ورایت الناس یتساقدون کما تساقد البهائم لا ینکر احد منکر انخوفا من الناس۔

(۹۷) اور جب تو دیکھے کہ علانیہ لوگ ایک دوسرے پر (عمل بد کے لیے) سوار ہو رہے ہیں۔ جیسے کہ جانور ہوتے ہیں اور ان کے خوف سے کوئی انہیں منع نہیں کرتا۔

(۹۸) ورایت الرجل ینفق الکثیر فی غیر طاعة الله ویمنع الیسیر فی طاعة الله۔

(۹۸) اور جب تو دیکھے کہ انسان مال کثیر غیر شرعی کاموں میں صرف کر رہا ہے اور مال قلیل بھی اطاعت خدا میں صرف کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

(۹۹) ورایت العقوق قد ظهر واستخف بالوالدین وکان من اسوء الناس حالا عند الولد و یفرح بان یفتری

(۹۹) اور جب تو دیکھے کہ عاق کی کثرت ہو گئی ہے۔ والدین کی بے حرمتی کی جا رہی ہے وہ اپنی اولاد کے پاس بدترین انسان کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں اور اولاد اپنے والدین پر افتراء پردازی کر

علیہما۔

(۱۰۰) ورایت النساء قد غلبن علی الملك وغلبن علی کل امر لا یوتی الی مالهن فیه هوی۔

(۱۰۱) ورایت ابن الرجل یفتری علی ابیه ویدعو علی والدیه ویفرح بموتها

(۱۰۲) ورایت الرجل اذ مر به یوم لم یکسب فیه الذنب العظیم من فجور او نجس مکیال او میزان او غشیان حرام او شرب مسکر اکثیبا حزینا یحسب ان ذلك الیوم علیه وضیعة من عمره۔

(۱۰۳) ورایت السلطان یحتکر الطعام

کے خوش ہو رہی ہے۔

(۱۰۰) اور جب تو دیکھے کہ حکومت و سلطنت اور ہر وہ چیز جس کی انہیں خواہش ہے۔ اس پر غالب آگئی ہے۔

(۱۰۱) اور جب تو دیکھے کہ بیٹا اپنے باپ پر افترا کرتا ہے اور ماں باپ کے مرنے کی دعا مانگ رہا ہے اور ان کی موت سے خوش ہو رہا ہے۔

(۱۰۲) اور جب تو دیکھے کہ انسان نے ایک دن گزار لیا اور اس میں کوئی گناہِ عظیم مثلاً زنا کاری یا کم فروشی یا دھوکہ یا شراب نوشی جیسا عمل سرزد نہیں ہوا اور وہ اس پر غمگین ہے کہ وہ دن بیکار اور اس کی عمر سے ضائع ہوا۔

(۱۰۳) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ کھانے کی اشیاء اور غلوں کا احتکار کر رہا ہے

(۱۰۴) ورایت اموال ذی القربی تقسیم فی الزور ویتعامر بها ویشرب بها الخمور۔

(۱۰۴) اور جب تو دیکھے کہ اولادِ رسولؐ کا مال جھوٹ کے ذریعہ تقسیم ہو رہا ہے، اور قمار بازی اور شراب خوری میں صرف ہو رہا ہے۔

(۱۰۵) ورایت الخمر یتداوی بها و توصف للمرض وسیتسقی بها۔

(۱۰۵) اور جب تو دیکھے کہ شراب کے ذریعہ علاج کیا جا رہا ہے اور مریض سے اس کے فوائد بیان کیے جا رہے ہیں اور اس کے ذریعہ شفا چاہی جا رہی ہے۔

(۱۰۶) ورایت الناس قد استووا فی ترک الامر بالمعروف والنهی عن المنکر وترک التدین صعله

(۱۰۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دین کے ترک کرنے میں برابر ہیں۔

(۱۰۷) ورایت الریاح المنافقین واهل النفاق دائمة ورياح اهل الحق لا تحرك۔

(۱۰۷) اور جب تو دیکھے کہ منافقین اور اہلِ نفاق کی ہوا مسلسل بندھی ہوئی ہے اور اہلِ حق کی ہوا ساکن ہے۔

(۱۰۸) ورایت الاذان با لاجر والصلوة

(۱۰۸) اور جب تو دیکھے کہ اذان کہنے اور نماز پڑھنے کی اجرت لی جاتی

بالاجر۔

(۱۰۹) ورایت المساجد محتشبہ ممن لایخاف اللہ مجتمعون فیھا للغیبۃ واکل الحوم اھل الحق و یتواصفون فیھا شراب المسکر۔

جاتی ہے

(۱۰۹) اور جب تو دیکھے کہ مسجد ایسے لوگوں سے بھری ہوئی ہے جو خوفِ خدا نہیں رکھتے وہ وہاں غیبت کرنے اور اہلِ حق کا گوشت کھانے جمع ہوتے ہیں اور وہاں شراب کی تعریف و توصیف کرتے ہیں۔

(۱۱۰) ورایت السکران یصلی بالناس فھو لا یعقل ولا یشان بالکسر واذا سکر اکرم واتقی وخیف وترک لا یعقب ویعذر لسکرۃ۔

(۱۱۰) اور جب تو دیکھے کہ بدمست انسان لوگوں کی پیش نمازی کر رہا ہے۔ اور کسی چیز کا ہوش نہیں ہے اور لوگ بھی اس کی بدمستی کو عیب نہیں سمجھ رہے ہیں اگر کوئی مست ہو تو لوگ اس کا احترام کریں، اس سے تقیہ کریں اور خوف کھائیں اسے چھوڑ دیں اور سزا نہ دیں، بلکہ نشہ کے سبب اسے معذور سمجھیں

(۱۱۱) ورایت من اکل اموال الیتامی یحدث

(۱۱۱) اور جب تو دیکھے کہ یتیموں کا مال کھانے والا اپنے صالح ہونے کا

بصلاحه

(۱۱۲) ورایت القضاۃ یقضون بخلاف ما امر اللہ۔

(۱۱۳) ورایت ولاۃ یأتمنون الخوفۃ للطمع۔

(۱۱۴) ورایت المیراث قد وضعۃ الولاۃ لاھل الفسوق والجرۃ علی اللہ یاخزون منھم و یخلونھم وما یشتھون۔

(۱۱۵) ورایت المنابر یؤمر علیھا بالتقوٰی ولا یعمل القائل بما یامر۔

(۱۱۶) ورایت الصلوٰۃ قد استحف باوقاتھا۔

(۱۱۷) ورایت الصدقۃ

ذکر کرتا ہے۔

(۱۱۲) اور جب تو دیکھے کہ قاضی حکم الٰہی کے خلاف فیصلے کرے۔

(۱۱۳) اور جب تو دیکھے کہ حکمران خیانت کرنے والوں کو حرص وطمع کے سبب امین بنا رہے ہیں۔

(۱۱۴) اور جب تو دیکھے کہ حکمران میراث کو گناہ میں جری فاسقوں کو دے رہے ہیں اور یہ فاسق حکمرانوں سے میراث لے کر جو چاہتے ہیں وہ کر رہے ہیں۔ اور حکمرانوں نے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔

(۱۱۵) اور جب تو دیکھے کہ فراز منبر سے تقوٰی کا حکم دیا جائے اور حکم دینے والا خود اس پر عامل نہ ہو۔

(۱۱۶) اور جب تو دیکھے کہ اوقات نماز کا استخفاف کیا جائے۔

(۱۱۷) اور جب تو دیکھے کہ صدقہ اور

بالشفاعة لامراد بها وجه الله وتعطى لطلب الناس

اور خیرات بھی سفارش پر دیئے جائیں۔ یہ عمل خدا کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کی مرضی سے کیا جائے۔

(۱۱۸) ورایت الناس همهم بطونهم وفروجهم لا یالون بما اکلو وبما نکحوا۔

(۱۱۸) اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کا مقصد زندگی ان کا پیٹ اور ان کی شرمگاہ ہے اور انہیں پرواہ نہیں کہ حرام کھا رہے ہیں۔

(۱۱۹) ورایت الدنیا مقبلة علیهم۔

(۱۱۹) اور جب دیکھے کہ دنیا ان کے پاس آگئی۔

(۱۲۰) ورایت اعلام الحق قد درست

(۱۲۰) اور جب تو دیکھے حق کے پرچم بوسیدہ ہو گئے۔

فکن علی حذر واطلب من الله عزوجل النجاة واعلم ان الناس فی سخط الله عزّ وجلّ انما یمهلهم لامر یراد بهم فکن مترقبا واجتهد لیراك الله فی خلاف ما هم علیه فان نزل بهم العذاب و

تو ایسے مواقع سے حذر کر اور خدا وند عالم سے نجات طلب کر اور جان لے کہ اس وقت انسان خدا کے غضب کی زد میں ہیں، اور خدا انہیں اس امر کے سبب مہلت دے رہا ہے جو اس کے ارادہ میں ہے تو ہمیشہ متوجہ رہ، اور کوشش کر کہ لوگ جن چیزوں میں مبتلا ہیں تو ان کے

جمہوریت

عن هشام بن سالم عن الصادق علیه السلام انّه قال ما یکون هذا الامر حتی لا یبقیٰ صنف من الناس الا ولوا علی الناس حتی لا یقولوا انا لو ولینا لعدلنا ثمّ یقوم القائم بالحق والعدل[1]

ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ امر ظہور اس وقت تک واقع نہیں ہوگا جب تک کہ ہر صنف و جنس کے لوگ انسانوں پر حکومت نہ کرلیں، تاکہ بعد میں یہ نہ کہہ سکیں کہ اگر ہم حکومت کرتے تو عدل سے کام لیتے اور اس کے بعد حق اور عدل کے ساتھ قیام کرنے والا قیام کرے گا۔

جابر حکمران

فی (کتاب البیان) للکبخی فی باب ۲۱ ص ۲۳ بسند طویل عن الاوزاعی عن قیس بن جابر الصدفی عن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے، خلفاء کے

---

[1] ظہور الحجۃ ص ۲۰۰

ابیه عن جده ان رسول الله قال سیکون بعدی خلفاء ومن بعد الخلفاء امراء ومن بعد الامراء ملوك جبابرة ثم یخرج المهدی ع من اهلبیتی یملاء الارض عدلا۔[1]

بعد امرار ہوں گے اور بادشاہوں کے بعد جابر اشخاص حکمران ہوں گے اور جابر اشخاص کے بعد میرے اہلِ بیتؑ سے مہدی ظہور کرے گا جو زمین کو عدل و داد سے بھر دے گا۔

مدعی نبوّت

عبد الله ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لا تقوم الساعة حتی یخرج المهدی علیه السلام من ولدی ولا یخرج المهدی حتی یخرج ستون کذابا کلهم یقولون انا نبی۔[2]

کتاب ارشاد میں عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت خروجِ مہدیؑ سے قبل نہیں آئے گی۔ وہ میری اولاد سے ہوگا اور مہدی اس وقت خروج نہیں کرے گا جب تک ساٹھ کذاب خروج نہ کرلیں اور سب کا دعوٰے یہ ہوگا میں نبی ہوں۔

---

[1] الشیعۃ الرجعۃ جلد اوّل صفحہ ۱۸۰۔

[2] الزام الناصب جلد ۲ ص ۱۴۶

ہو۔ یہ بنی ہاشم کہاں خروج کریں گے ؟ یہ وضاحت نہیں ہے اور اس کی بھی وضاحت نہیں ہے کہ یہ ادعا امامت کا ہوگا۔ یا کسی اور منصب کا البتہ روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ فقط دعوٰی نہیں کریں گے۔ بلکہ خروج کریں گے۔

شیخ مفید نے اپنی کتاب ارشاد میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ بارہ افراد نسل ابو طالب سے خروج کریں گے اور ہر ایک امامت کا مدعی ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دین اور علمِ دین

عن الصادق علیہ السلام	امام جعفر صادق علیہ السلام نے
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
و الیہ سیاتی علی امتی	روایت کی ہے کہ میری امت پر ایک
زمان لا یبقی من القرآن	ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن کے
الا رسمہ ولا من الاسلام	فقط نقوش باقی رہ جائیں گے اور اسلام
الا اسمہ یسمون بہ	کا فقط نام باقی رہ جائے گا۔ وہ اپنے
وھم ابعد الناس	آپ کو مسلمان کہیں گے۔ لیکن
منہ مساجدھم عامرہ	اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی
من البناء وھی	مسجدیں عمارت کے اعتبار سے صحیح ہوں
خراب من الھدی	گی لیکن ہدایت کے اعتبار سے خرابہ
فقھاء ذالک الزمان	ہوں گی۔ اس زمانے کے فقہا بدترین
شر فقھاء تحت	اور شریر ترین فقہا ہوں گے جو آسمان

ظل السماء منهم خرجت الفتنة واليهم تعود۔[1]

کے نیچے ہوں گے انہیں سے فتنہ باہر آئے گا اور انہیں کی طرف واپس جائے گا۔

۲

قال یاتی علی الناس زمان یقتل فیه العلماء کما یقتل فیه اللصوص یا لیت العلماء تحامقوا فی ذالك الزمان۔[2]

ارشاد فرمایا کہ انسانوں پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس زمانے میں جس طرح چور قتل کیے جائیں گے اسی طرح علماء بھی قتل کیے جائیں گے، کاش علماء اس وقت اپنے آپ کو بے وقوف اور احمق بنالیں

۳

قال رسول الله اذا ابغض المسلمون علماءهم واظهروا عماره اسواقهم وتناكحوا على

امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے علماء سے نفرت کرنے لگیں اور اپنے بازاروں کی

---

[1] ظہور الحجۃ صفحہ ۱۲۴۔

[2] علائم الظہور، زنجانی صفحہ ۳۱۷۔

جمع الدراهم رماهم الله باربع خصال بالقحط من الزمان وجود السلطان الجائر والخيانة من ولاته الاحكام والصولة من العدو[1]

کی تعمیر کو ظاہر کرنے لگیں اور دولت کے لیے شادی کریں تو اللہ انہیں چار بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔ اس زمانے میں قحط پڑے گا بادشاہ (صاحب سلطنت) ظالم ہوگا حکمران خیانت کار ہوں گے، اور مسلمانوں کے دلوں میں دشمنوں کا شدید خوف ہوگا۔

معاشرتی انقلاب

قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ويل لطغاة العرب من امر قد اقترب قلت جعلت فداك كم مع القائم من العرب قال نفر يسير قلت والله

ابن یعفور نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عرب کے سرکشوں پر افسوس ہے اس شر کے سبب جو قریب ہے میں نے پوچھا آپ پر فدا ہو جاؤں عربوں میں سے کتنے قائم کے ساتھ ہوں گے؟ فرمایا کم ہوں گے۔ میں نے عرض کی خدا کی قسم میں عربوں میں بہت

---

[1] علائم الظہور، نرسنجانی صفحہ ۲۱۷۔

ان من یصف هذا لامر منهم لکثیر قال لابد للناس من ان یمحصوا ویمیزو یغربلوا ویستخرجوا فی الغربال خلق کثیر[1]

سے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو قائم کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں (تو پھر کم کیوں ہوں گے؟) فرمایا کہ حتماً لوگوں کا امتحان لیا جائے گا، انہیں ایک دوسرے سے الگ کیا جائے گا اور انہیں چھلنی میں چھانا جائے گا۔ یہاں تک کہ کثیر افراد اس چھلنی سے باہر آجائیں گے۔

۲

قال امیر المؤمنین علیه السلام والذی بعث بالحق نبینا لتبلبلن بلبله و لتغربلن غربلة لتساطن سوط القدر حتی یعود اسفلکم اعلاکم واعلاکم اسفلکم

امیر المومنین علیہ السلام نے نہج البلاغہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے رسولؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا تم بُری طرح تہ و بالا کیے جاؤ گے اور تمہیں اس طرح چھانا جائے گا۔ جیسے کسی چیز کو چھلنی میں چھانا جاتا ہے اور تمہیں ابلتی ہوئی دیگ کی طرح نیچے اوپر

---

[1] ظہور الحجۃ صفحہ ۴۵۔

ولیبلغن سباقون کانوا قصروا و لیقصرون سباقون کانوا سبقوا و اللہ ما کتمت وشمۃ ولا کذبت کذبۃ۔ [1]

کیا جائے گا، یہاں تک کہ تمہارے پست بلند اور تمہارے بلند پست ہو جائیں گے اور جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے آگے بڑھ جائیں گے۔ خدا کی قسم میں نے کوئی بات پردے میں نہیں رکھی اور کبھی خلافِ حقیقت گفتگو نہیں کی۔

معاشرتی مزاج

(بیان الحق) قال عسی ان تدرکوا زمانا یغدی علی احدکم بعضہ ویراح باخری و تلبسوا مثال استار الکعبۃ قالوا یارسول اللہ انحن الیوم خیر ام ذاک

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا، کہ تم ایک ایسا زمانہ بھی دیکھو گے کہ صبح اپنے شہر میں گزارو گے، اور شام تک کسی دوسرے شہر میں پہنچ جاؤ گے۔ تم اس زمانے میں غلافِ کعبہ جیسے لباس استعمال کرو گے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہؐ! ہم اس زمانے میں بہتر ہیں

---

[1] نہج البلاغہ خطبہ ۱۸۔

فقال بل انتم اليوم متحابون و انتم يومئذ متباغضون يضرب بعضكم رقاب بعض۔

یا اس زمانے میں بہتر ہوں گے؟ فرمایا آج تمہارے دلوں میں ایک دوسرے سے محبت ہے اور اس زمانے میں ایک دوسرے سے دشمنی کرو گے اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹو گے۔

فریبی معاشرہ

۱

عن علی علیہ السلام ان بین یدی القائم سنین خداعۃ یکذب فیھا الصادق و یصدق فیھا الکاذب ویقرب فیھا الماحل و یتعلق فیھا الرویبضہ

اصبغ بن نباتہ نے امیرالمومنینؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہور قائم سے چند سال قبل بہت دھوکہ دینے والے ہوں گے، جن میں راست گو انسان کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے انسان کی تصدیق کی جائے گی۔ اور افراد تاحل، مقرب ہوں گے اور "رویضہ"

لہ ظہور الحجۃ ص ۳۰۔

قلت وما الرويبضة وما المحاحل قال اما تقزون قوله وهو شديد المحال قال قلت وما المحال قال يديد المكار۔[1]

ان چند برسوں سے بہت متعلق ہوں گے۔ میں نے پوچھا کہ رویبضہ کیا ہے؟ اور ماحل کیا ہے؟ فرمایا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا وھو شدید المحال میں نے پھر پوچھا کہ محال کیا ہے؟ فرمایا مقصود مکار ہے۔

۲

قال امیر المؤمنین علیہ السلام یاتی علی الناس زمان لا یقرب فیہ الا الماحل ولا یظرف فیہ الا الفاجر ولا یضعف فیہ الا المنصف یعدون الصدقہ غرما وصلہ الرحم منا

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ انسانوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ مقرب نہ ہوگا مگر چغل غور اور باتیں بنانے والا ظریف نہیں سمجھا جائے گا مگر وہ جو فاجر ہو، جو انصاف کرنے والا ہوگا۔ وہ ضعیف ہوگا، لوگ صدقہ کو جرمانہ شمار کریں گے، اور صلہ رحم کو احسان سمجھیں گے، اور عبادت کے ذریعہ

---

[1] الزام الناصب، جلد ۲، صفحہ ۱۱۸۔

والعبادة استطالة على الناس فعند ذالك يكون السلطان بمشورة النساء وامارت الصبيان و تدبير الخصيان [1]

لوگوں پر اپنی بزرگی اور عظمت جتائیں گے، تو ایسے زمانے میں حکومت عورتوں کے مشورہ سے ہوگی، لڑکوں کی حکمرانی ہوگی اور خواجہ سراؤں کی تدبیر و حکمت پر عمل ہوگا۔

۳

كما في قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم) ياتي على الناس زمان يكون الناس فيه ذءابا فمن لم يكن فيه ذءابا اكلة الذءاب [2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسانوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب انسان بھیڑیئے بن جائیں گے تو جو شخص بھیڑیا نہیں بنے گا تو اسے دوسرے بھیڑیئے مل کر کھا جائیں گے۔

۴

قال رسول الله صلى الله عليه وآله انه ليظهر النفاق و

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں میری امت کے درمیان نفاق ظاہر ہو

---

[1] ظہور الحجت صفحہ ۱۱۸۔

[2] علائم الظہور، صفحہ ۳۰۶۔

ترفع الامانة و تقبض الرحمة ينغض الامين و يومن الخائن اتتكم الفتن كامثال الليل المظلم [1]

گا۔ امانت اٹھالی جائے گی اور رحمت روک لی جائے گی۔ امانت دار پست سمجھا جائے گا اور خیانت کرنے والا امین سمجھا جائے گا۔ جب ایسا ہوگا تو تم پر سیاہ راتوں کی طرح فتنے نازل ہوں گے۔

۵

عن الحسين بن علی عليهم السلام قال جاء رجل الی امير المومنين نبئنا بمهديكم هذا فقال اذا درج الدارجون وقل المومنون و ذهب المجلبون فهناك [2]

امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المومنینؑ کی خدمت میں آیا اور اس نے سوال کیا کہ اپنے مہدی کے بارے میں بتائیں کہ کب ظہور ہوگا؟ فرمایا کہ جب کفار و اشرار کے صلب میں مومنین و متقین ختم ہو جائیں گے اور جب دین کی نصرت کرنے والے اُٹھ جائیں اس وقت ظہور ہوگا۔

---

[1] ظہور الحجۃ، صفحہ ۱۶۵۔

[2] علائم الظہور، صفحہ ۳۰۶۔

۶

سئل الصادق عن ظهوره فقال اذا حکمت فی دولة خضبان و والنسوان و احذت الامارة الشبان و الصبیان وخرب جامع الکوفة من العمران و انعقدت الجیران فذالک الوقت زوال ملک بنی عمی العباس و ظهور قائمنا اهل البیت۔[1]

امام جعفر صادق علیہ السلام سے ظہور مہدیؑ کے سلسلہ میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ جب خواجہ سرا اور عورتیں حکومت کریں اور مسجد کوفہ ویران ہو جائے، اور نوجوان افراد اور لڑکے حاکم بن جائیں اور پڑوسی معاہدے کرنے لگیں تو اس وقت بنی عباس کی حکومت کا زوال ہوگا اور ہم اہل بیت میں سے قائم کا ظہور ہوگا۔

توضیح

اس روایت میں مندرجہ ذیل باتوں کی وضاحت ہوتی ہے۔

① اگرچہ یہ ذکر نہیں ہے کہ خواجہ سرا (مرد انگی نہ رکھنے والے مرد) اور عورتوں کی حکمرانی کن علاقوں میں ہوگی، لیکن مسجد کوفہ اور حکومت بنی عباس کے سیاق سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ علامت بالعموم مسلم حکومتوں اور

---

[1] الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵

۲

قال رسول اللہ یکون فی اٰخر ھذہ الامۃ رجال یرکبون علی المیاثۃ حتی یاتوا ابواب المساجد نساءھم کاسیات عاریات علی رؤسھن کاسنمۃ البخت العجاف۔ [1]

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اس وقت کے آخری زمانے کے مرد تیز گردش کرنے والی سواریوں پر سوار ہوں گے اور مسجد کے دروازوں پر آئیں گے، ان کی عورتیں لباس میں ہوں گی، لیکن برہنہ ہوں گی اور ان کے سروں پر اونٹ کی کوہان کی طرح بال ہونگے

ازدواج

عن النبیؐ قال اذا اتی علی اُمتی مأۃ وثمانون سنۃ بعد الالف فقد حلت العزوبۃ والعزلۃ والترھب علی رؤس الجبال وذالک لان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میری اُمت پر ۱۱۸۰ھ آجائے تو اس وقت کنوارا رہنا، گوشہ نشینی اور پہاڑوں پر جاکر رہبانیت اختیار کرنا حلال ہوجائے گا اور وہ اس لیے کہ ۱۲۰۰ھ میں

---

[1] علائم ظہور، ۳۹۳

الخلق فی لمات ین	جو لوگ ہوں گے وہ جنگ جو اور قتل
اهل الحرب والقتل	وغارت والے ہوں گے، تو اس
فتربیة حرو خیر	زمانے میں ایک کتے کے بچہ کی
من تربیة الولد وان	پرورش ایک لڑکے کی پرورش
تلد المراه حیة	سے بہتر ہوگی، اور اس زمانے میں
خیر من ان تلد	اگر عورت سانپ جنے تو وہ بچہ
الولد۔ [1]	پیدا کرنے سے بہتر ہوگا۔

مُسلمان

قال رسول اللہ	رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(صلی اللہ علیہ والہ	نے ارشاد فرمایا کہ انسانوں
وسلم) علی الناس	پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے
زمان اذا سمعت	کہ کسی انسان کا نام سنو تو یہ اس
باسم الرجل	کی ملاقات سے بہتر ہے اور اگر
خیر من تلقاه	تم نے اس سے ملاقات کرلی تو
اذا لقیة خیر من	اسے آزمانے اور تجربہ کرنے سے
تجربة ولو	بہتر ہے اور اگر تم نے اسے آزمایا

---

[1] علائم ظہور صفحہ ۲۲۴۔

جربته اظهر لك	تو وہ اپنے حالات تم پر ظاہر کر دے
احوالا دینهم دنا	گا۔ اس زمانے کے لوگوں کا دین ان
فیرهم همتهم	کی دولت ہوگی۔ ان کی ہمت ان کے
بطونهم قبلتهم	پیٹ ہوں گے۔ ان کا قبلہ ان کی عورتیں
نساؤهم یرکعون	ہوں گی۔ ایک روٹی کے لیے رکوع
للرغیف یسجدون	کریں گے اور ایک درہم کے لیے
للدرهم حیاری	سجدہ کریں گے۔ وہ حیران ہوں گے
سکاری لا مسلمین ولا	بدمست ہونگے، نہ مسلمان ہوں گے
نصاری۔ [1]	نہ عیسائی ہونگے۔

عورتوں کو قبلہ کہہ کر شاید اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ راستہ چلتے وقت مرد اپنے کو پیچھے رکھیں گے اور عورتوں کو آگے کر دیں گے۔ جیسا کہ آج کے معاشرہ میں یہ طریقہ رائج ہے۔ (LADIES FIRST)

حدیث کے آخر میں کہا گیا ہے کہ یہ لوگ نہ مسلمان ہوں گے نہ عیسائی یہ بھی کہا جا سکتا تھا کہ مسلمان ہوں گے اور نہ یہودی، یا مسلمان ہوں گے، نہ ہندو، لیکن کہا گیا ہے کہ "یہ مسلمان ہونگے نہ عیسائی" لفظ "عیسائی" سے اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس دور کی تہذیب پر عیسائیوں کے گہرے اثرات ہوں گے۔ مثلاً گردن میں ٹائی کا استعمال عیسائیوں

---

[1] علائم ظہور، ص ۲۰۵۔

کی علامت ہے اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب کی شبیہ ہے۔ آج کے مسلمانوں میں عام طور پر اس کا رواج ہے۔ اگر کسی ایسے مسلمان سے سوال کیا جائے کہ تم عیسائی ہو؟ تو جواب نفی میں دے گا اور اگر یہ پوچھا جائے کہ مسلمان ہو تو اس کا لباس اور اس کی تہذیب مسلمان ہونے کا بھی انکار کرے گی۔ غالباً اسی بات کو کہا گیا ہے۔ لا مسلمین ولا نصاریٰ۔

شیعوں کی حالت

مسندا عن عمیرہ بنت نفیل قال سمعت الحسن بن علی علیہما السلام یقول لا یکون الامر الذی ینتظرون حتی لیبراء بعضکم من بعض حتی بعضکم بعضًا وحتی یسمی بعضکم بعضا کذابین۔[1]

عمیرہ بنت نفیل بیان کرتی ہیں کہ میں نے امام حسن علیہ السلام سے سنا کہ یہ امر اس وقت تک نہیں ہوگا تم جس کا انتظار کر رہے ہو۔ جب تک کہ تم میں سے ایک شخص دوسرے سے اظہار بیزاری و نفرت نہ کرے اور بعض بعض پر لعن وطعن نہ کریں یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کو کذاب کہیں گے۔

○

---

[1] ظہور الحجۃ ص ۱۱۵۔

بعضکم من بعض و
یلعن بعضکم بعضا و
یتفل بعضکم فی وجه
بعض وحتی یشهد
بعضکم بالکفر علی
بعض قلت ما فی
ذالك خیر قالت الخیر
کله فی ذالك
عند ذالك یقوم
قائمنا فیرفع ذالك
کله۔[1]

کہ تم میں سے بعض لوگ بعض سے اظہار
برارت نہ کریں اور تم میں سے بعض لوگ
بعض پر لعنت نہ کریں اور تم میں سے
بعض لوگ بعض کے چہرے پر نہ تھوکیں
یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ
بعض کی کفر کی گواہی دیں گے راوی
نے کہا کہ اس وقت تو پھر خیر نہیں
ہے؟ فرمایا کہ سارا خیر اسی وقت
ہے، اس لیے کہ اسی وقت تمہارا
قائم قیام کرے گا۔ اور یہ ساری
باتیں ختم ہو جائیں گی۔

انتظار کرنے والے

مسندا عن الصقر الف
قال سمعت اباجعفر
محمد بن علی الرضا
علیه السلام یقول

صقر سے روایت ہے کہ میں نے
امام محمد تقی علیہ السلام سے سنا کہ
انہوں نے فرمایا کہ میرے بعد میرا
بیٹا علی امام ہے اس کا حکم میرا حکم

---

[1] الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۲۹۔

ان الامام بعدی ابنی علی امرہ امری و قولہ قولی وطاعتہ طاعتی والامامۃ بعدہٗ فی ابنہ الحسن علیہ السلام اَمرُہ امر ابیہ وطاعۃ طاعۃ ابیہ ثم قال ان من بعد الحسن علیہ السلام ابنہ القائم بالحق المنتظر فقلت لہ یا ابن رسول اللہ ولم سمی القائم قال لانہ یقوم بعد موت ذکرہ وارتداد کثیر القائلین بامامۃ فقلت لہ ولم سمی المنتظر قال لان لہ غیبۃ تکثر ایامہا و یطول امدہا فینتظر خروجہٗ

ہے اور اس کا قول میرا قول ہے اور اس کی اطاعت میری اطاعت ہے، اور اس کے بعد یہ امر امامت اس کے بیٹے حسن (عسکری) میں ہے۔ اس کا امر اس کے باپ کا امر ہے اور اس کی اطاعت اس کے باپ کی اطاعت ہے۔ پھر فرمایا حسنؑ کے بعد اس کا بیٹا قائم بالحق اور امام منتظر امام ہوگا، میں نے پوچھا، فرزند رسولؐ! کیا یہ قائم کے نام سے کیوں یاد کیا جاتا ہے؟ یہ اس وقت قیام کرے گا۔ جب اس کا ذکر مر جائے گا اور ختم ہو جائے گا۔ میں نے پھر پوچھا منتظر کے نام سے کیوں یاد کیا جاتا ہے؟ فرمایا کہ اس کی غیبت کے ایام بہت ہوں گے اور مدت طویل ہوگی تو مخلصین اس کے خروج کا انتظار کریں گے اور صاحبان شک وریب اس کا انتظار

امر الله عز وجل
فقلت جعلت
فداك هذه الفاقة
والحاجة قد عرفتها
فما انكار الناس
بعضهم بعض
قال ياتي الرجل
منكم اخاه
لحاجة فينظر
اليه بغير الوجه
الذي كان ينظر
اليه۔ [1]

اس امر ظہور کی توقع رکھو۔ راوی کہتا
ہے کہ میں نے عرض کی کہ میرے ماں
باپ آپ پر فدا ہو جائیں یہ حاجت
اور فاقہ تو سمجھ میں آگیا، لیکن لوگوں کا
ایک دوسرے سے انکار کرنے کا
مطلب کیا ہے؟ فرمایا مطلب یہ
ہے کہ کوئی شخص اپنے برادر دینی کے
پاس کوئی حاجت لے کر جائے گا۔
تو وہ اس حاجت مند سے اس
رویہ کے خلاف ملے گا جو حاجت سے
پہلے تھا اور اس طریقہ گفتگو کے خلاف
گفتگو کرے گا۔ جو حاجت سے پہلے کا
طریقہ تھا۔

فاقہ اور احتیاج

عن محمد بن بشر
الهمداني عن الصادق

محمد ابن بشر ہمدانی نے امام صادق
علیہ السلام سے ایک طویل حدیث

---

[1] علائم الظہور زنجانی، صفحہ ۳۱۲۔

علیہ السلام فی حدیث
طویل قد اخذنا
موضع الحاجۃ انہ
قال لنبی فلان ملکا
موجلا حتی اذا امنوا
واطمأنوا وظنوا
ان ملکھم لا یزول صبح
فیھم صیحۃ فلم
یبق لھم راع یجمعھم
ولا راع یسمعھم و
ذلک قول اللہ عج
حتی اذا اخذت
الارض زخرفھا
وازینت وظن اھلھا
انھم قادرون علیھا
انھا امرنا لیلا
او نھارا فجعلناھا
حصیدا کان لم
تغن بالامس

نقل کی ہے، جس کا ایک حصہ یہاں
نقل کیا جاتا ہے: آپ نے ارشاد
فرمایا کہ بنی فلاں کی حکومت طویل ہو
گی، یہاں تک کہ جب وہ اپنے آپ
کو مامون و مطمئن محسوس کریں گے اور
یہ خیال کرنے لگیں گے کہ ان کی حکومت
کو زوال نہیں ہوگا۔ ان کے درمیان
ایک صیحہ بلند ہوگی جس کے سبب
ان کا نگہبان کوئی باقی نہ بچے گا۔ جو
ان کو جمع کر سکے اور ان کا کوئی نمائندہ
نہ رہے گا جو ان کی بات سن سکے
یہی خداوند عالم کے اس قول کا مطلب
ہے۔ یہاں تک کہ زمین نے اپنے
کو آراستہ کر لیا اور مزین ہو گئی اور
مالکان زمین نے یہ سمجھ لیا اب وہ
اس پر قابو پا چکے ہیں تو ہمارا حکم
رات یا دن میں آپ تک پہنچا
تو ہم نے اس کھیت کو ایسا کٹا ہوا
بنا دیا، گویا کل اس میں کچھ بھی نہ تھا۔

كذالك نفصل الايات لقوم يتفكرون قلت جعلت فداك هل لذالك وقت قال لا لان علم الاغلب علم المؤقتين ان الله وعد موسى ثلاثين ليلة واتمها بعشر لم لعلمها موسىٰ ولم يعلمها بنى اسرائيل فلما جاز الوقت قالوا غرنا موسى فعبدوا العجل ولكن اذكثر الاحاجة و الفاقه فى الناس وانكر بعضهم بعضا فعند ذالك تو قعوا عند الله صباحًا

ہم اس طرح فکر کرنے والوں کے لیے اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں[1] راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ کیا اس کا کوئی وقت معین ہے؟ فرمایا نہیں! اس لیے کہ خدا کا علم وقت معین کرنے والوں کے علم پر غالب ہے اللہ نے موسیٰؑ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا تھا اور اسے دس راتوں کے ذریعہ مکمل کیا جس کا علم نہ موسیٰ کو تھا اور نہ بنی اسرائیل کو تو جب وقتِ موعود گزر گیا تو انہوں نے کہا کہ موسیٰؑ نے ہمیں دھوکہ دیا اور وہ گوسالہ کی پرستش کرنے لگے، لیکن جب حاجتوں اور فاقوں کی انسانوں میں کثرت ہو جائے اور لوگ ایک دوسرے سے اظہارِ نفرت اور انکار کرنے لگیں تو اس زمانے میں صبح و شام امرِ الٰہی کے

---

[1] سورۃ یونس آیت ۲۴۔

ومساء۔ [1] ظہور کی توقع رکھو۔

قتل اور موت

عن البرنطی عن الرضا علیہ السلام قال قد امر ھذا الامر قتل بیوح قلت وما البیوح قال دائم لا یقطع [2]

برنطی نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہورِ مہدیؑ سے قبل قتل بیوح ہوگا۔ میں نے پوچھا "بیوح" کیا ہے تسلسل بغیر کسی انقطاع کے۔

۲

مسندا عن سلیمان بن خالد عن الصادق علیہ السلام قدم القائم موتان موت احمر وموت ابیض حتی یذھب من کل سبعۃ خمسۃ الموت الاحمر السیف الموت

سلمان ابن خالد نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہور سے قبل دو قسم کی موتیں ہوں گی۔ سرخ موت اور سفید موت یہاں تک کہ ہر سات میں سے پانچ افراد ختم ہو جائیں گے۔ سرخ موت تلوار ہے اور سفید موت

---

[1] ظہور الحجہ چاپ قدیم

[2] بحار الانوار، جلد ۵۲ چاپ جدید ۵۲۔

الابیض الطاعون۔ [1]

طاعون ہے

۳

مسندا عن ابی بصیر ومحمد بن مسلم عن الصادق علیہ السلام لا یکون ھذا الامر حتی یذھب ثلثا الناس فما یبقی فقال علیہ السلام امما ترضون ان تکونوا الثلث الباقی۔ [2]

ابوبصیر اور محمد بن مسلم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک انسانوں کی دو تہائی آبادی ختم نہ ہو جائے۔ اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ جب دو تہائی انسان ختم ہو جائیں گے تو پھر باقی کیا رہے گا؟ فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ باقی ماندہ ایک تہائی تمہاری ہو۔

امراض

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظھور البواسیر وموت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بواسیر (ریاحی امراض) اور ناگہانی موت اور

---

[1] بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۰ چاپ قدیم

[2] الزام الناصب، جلد ۲ صفحہ ۱۳۶

الفجاۃ والجذام من	جذام (جلدی بیماریاں) وقت
اقترب الساعۃ۔ [1]	نزدیک آجانے پر ظاہر ہوں گی

---

[1] الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۳۶۔

جغرافیائی علامات

یورپ

مستفتح بعدی
جزیرة تسمی بالاندلس
فیغلب علیهما هل
الفکر فیاخذون
اموالهم و اکثر
بلادهم ولیستبون
نسائهم و اولادهم
و یهتکون الاستار
و یخربون الدیار
و ترجع اکثر البلاد
فیافی و قفار
او یتخلس اکثر
الناس من دیارهم
و اموالهم فیاخذون
اکثر الجزیرة

فاضل معاصر سید ابراہیم موسوی
زنجانی نے اثبات الحجۃ کے صفحہ ۲۸۰
پر اندلس کی دوبارہ تباہی کو بھی علائم میں
شمار کیا ہے۔ علائم ظہور میں عماد زادہ
اصفہانی نے رسول اکرمؐ سے نقل کیا
ہے کہ میرے بعد جزیرہ اندلس فتح کیا
جائے گا۔ ان پر اہل فکر غالب آ
جائیں گے اور وہ اہل اندلس کے مال
و دولت اور اکثر علاقوں کو چھین لیں
گے، ان کی عورتوں اور بچوں کو اسیر
کریں گے۔ پردے چاک کر دیں گے
اور شہروں کو تباہ کر دیں گے، اکثر
بستیاں ویرانوں اور صحراؤں میں تبدیل
ہو جائیں گی۔ اکثر لوگوں کو ان کی
زمینوں اور دولت سے بے دخل

ولا یبقی الا اقلها ویکون فی الغرب الهرج والخوف ولیستولی علیهم الجوع والغلاء وتکثر الفتنة ویاکل الناس بعضهم بعضًا فعند ذلك یخرج رجل من المغرب الاقصیٰ من ولد فاطمة بنت رسول الله وهو المهدی القائم فی آخر الزمان وهو اوّل اشراط الساعة[1]

کر دیں گے تو وہ جزیرہ کے بیشتر حصہ کو لے لیں گے اور کم تر باقی رہ جائے گا اور غرب میں شور و شر ہوگا۔ خوف کا عالم ہوگا، ان پر بھوک اور مہنگائی مسلط ہوگی اور فتنوں کی کثرت ہو جائے گی اور لوگ ایک دوسرے کو کھانے لگیں گے اس وقت مغرب اقصیٰ سے نسل فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ سے ایک شخص خروج کرے گا اور وہی مہدیؑ قائم ہوگا۔ یہ آخری زمانے میں ہوگا اور اشراط ساعت کی حد اوّل ہے۔

اس روایت میں غرب اور مغرب اقصیٰ دو الگ الگ علاقوں کے لیے استعمال ہوئے ہیں، ممکن ہے کہ غرب سے مراد یورپی ممالک اور امریکہ ہوں۔ ان علاقوں کے رہنے والوں کی خواہش یہی ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ مشرق میں ہو، لیکن اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غرب اس سے محفوظ نہیں رہے گا۔ جہاں تک مغرب اقصیٰ سے خروج مہدیؑ کا تعلق ہے تو یہ

---

[1] علائم الظہور زنجانی صفحہ ۳۸۰۔

تواتر روایت کے خلاف ہے۔ جیساکہ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا ممکن ہے اس روایت میں تصحیف و تحریف ہوئی ہو۔ اصل کتاب اور سلسلہ سند سامنے نہ ہونے کے سبب تبصرہ ممکن نہیں ہے۔

○

افریقہ

وفی العرف الوردی ج ۲ ص ۶۸... اخرج بسند عن نعیم ابن حماد عن ابی قبیل کان یکون بافریقیه امیر اثنی عشر سنة ویکون بعده فتنة ثم یملك رجل اسمه یملاها عدلا ثم لیسیر الی المهدی فیودی الیه الطاعته۔

العرف الوردی جلد ۲ صفحہ ۶۸ پر مذکور ہے کہ نعیم ابن حماد نے ابو قبیل سے نقل کیا ہے کہ افریقہ میں ایک شخص بارہ سال تک حکومت کرے گا۔ پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا اور ایک سیاہی مائل شخص حکومت کرے گا اور عدل و داد سے پُر کر دے گا۔ پھر وہ مہدیؑ کی طرف روانہ ہوگا اور پہنچ کر اطاعت قبول کرے گا اور اس کی طرف سے جنگ کرے گا۔

○

چین

فی اربعین المیر اللوحی
عن فضل بن شاذان عن
ابی جعفر علیہ التلام
یقول کانی بقوم قد
خرجوا من اقصی البلاد
المشرق من بلدۃ یقال
لھا شیلا یطالبون حقھم من
اھل الصین فلا یعطون
فاذا راوا ذلک وضعوا
سیوفھم علی عواتقھم
فرضوا با عطاء ما
سالوہ فما یقبلوا
او قتلوا منھم خلق
کثیرا ثم یسخرون
بلاد الترک والھند
کلھا و یتوجھون

اربعین میر لوحی میں فضل ابن شاذان
نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ گویا میں
دیکھ رہا ہوں کہ مشرق بعید کی ایک بستی
"شیلا" سے ایک قوم خروج کرے گی،
اور اہل چین سے اپنے حق کا مطالبہ
کرے گی، لیکن ان کا حق نہیں ملے گا۔
وہ لوگ پھر اپنا حق طلب کریں گے
انہیں پھر منع کیا جائے گا۔ جب وہ
دیکھیں گے تو اپنی گردنوں پر اپنی تلواریں
رکھ لیں گے تو اہل چین ان کا مطالبہ
پورا کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے، لیکن
وہ لوگ اسے قبول نہیں کریں گے۔
اور خلق کثیر کو قتل کر دیں گے۔ پھر وہ
ترک اور ہندوستان کے سارے
علاقوں پر مسلط ہو جائیں گے، اور

الی خراسان و
یطلبونها من اهلها
فلا یعطون فیاخذونها
قهرا و یریدون
ان لا یدفعوالملك
الا الی صاحبکم
مع الذین قتلوهم
فانتقموامنهم و
تعیشوفی سلطانه
الی اخرالدنیا[1]

اس کے بعد خراسان کی طرف متوجہ
ہوں گے اور اہلِ خراسان سے ان کا
علاقہ طلب کریں گے اور نہ دینے
پر جبراً قابض ہوجائیں گے اور ان کا
ارادہ یہ ہوگا کہ حکومت کو صاحب
الامر کے ہاتھوں تک پہنچا دیں
پھر ظہور کے بعد یہ ان لوگوں سے
انتقام لیں گے جنہوں نے انہیں
قتل کیا تھا اور مہدی کی حکومت
میں دنیا کے ختم ہونے تک زندگی
بسر کریں گے۔

○

چین، خروج عمانی

فی مناقب ابن شهر
علائم الظهور اذا
فقد الصین و

مناقب ابن شہر آشوب میں
علائم ظہور کے سلسلہ میں تحریر ہے
کہ جب چین فنا ہوجائے گا اور

---

[1] الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۶۰

تحرك المغربي وسارا العباسي او العماني وبويع السفياني اذن لولي الله [1]

مغربی حرکت کرے گا اور عباسی یا عمانی سفر اختیار کرے گا اور سفیانی کی بیعت کی جائیگی تو اس وقت ولی اللہ (مہدی) کو اذن خروج دیا جائے گا۔

○

رُوس

واما الروس فطا لعها منحوس و عسكرها منكوس وملكها مايوس يصيبها الندم بعد استيلاء على العجم ويصير له وداهتان (الاولى) الاختلاف

رسالۃ الرزیہ تالیف محی الدین عربی ۱۳۳۱ھ میں مماریر وعلی الملکوک (جو بادشاہوں پر گزرنے والی ہے) کے ذیل میں تحریر ہے:

روس کا طالع منحوس ہے اس کا لشکر سرنگوں ہوگا، اس کا بادشاہ مایوس ہوگا، وہ عجم پر غلبہ پانے کے بعد ندامت کا شکار ہوگا اور اس کے دو عظیم واقع ہوں گے (۱) ملک

---

[1] اثبات الرجعۃ صفحہ ۲۱۲۔

بنواحی ملکه بحیث
یعجز عن تسکینه
وتامینه روالشانته
امراض تتابعة تخسره
مالا ونفوسا و
یطمع فی دولت
الجرمن (المان) و
انمشه (نمسه) ونصره
ترکی و قفقازیه و
لکل طائران یقح
ولکل صعودت نزول
الی ان قال دارالظالم
خراب ولو بعد حین
واما البلغار فبشری
له یانصرار والبعد
عن الدیار واما الایران فیدوم
اختلافها بستین وساقطها
یعود ولا یسرع بالعقود
تتحد ارکانها فیکون

کے مختلف علاقوں میں اختلاف ہوگا
یہاں تک کہ حکمران انہیں ختم کرنے
سے عاجز آجائے گا (۲) پے در
پے مختلف امراض پھیل جائیں گے
اور جان ومال کا خسارہ ہوگا اور اس
کا اقتدار حاصل کرنے کی تمنا
جرمن، نمسار، بصرہ، ترکیہ اور
قفقاز کے لوگ کریں گے۔ ہر پرندہ
نیچے اور بلندی کے لیے پستی ہے
پھر فرمایا کہ ظلم کا گھر خراب ہوگا اگرچہ
تاخیر ہی کیوں نہ ہو۔ انگریز اس
سے نجات پالے گا، بلغاریہ کی طرف
پہنچے گا اور اہل بلغاریہ کو وطن سے
دوری اختیار کرنا پڑے گی۔ ایران میں
دو سال تک متواتر اختلافات
رہیں گے، جو ساقط ہوا ہے۔
وہ واپس ہوگا اور بیٹھنے میں جلدی
نہیں کرے گا۔ ایران کے ارکان
متحد ہو جائیں گے اور انشاء اللہ

مستقلاً انشاء الله الی
ان قال قم یا سین
واخطب یا لام واحکم
یا میم واجمع المسلمین
قد مضت الملوك
الجبابرة جاء الحق و
زهق الباطل قال
الامام جعفر بن محمد
الصادق لکل اناس دولة
یرقبونها ودولتنا فی آخر
الدهر تظهر۔ [1]

وہ استقلال حاصل کرے گا۔ پھر
کہا کہ اے سین قیام کر، اے
لام خطاب کر، اے میم حکم کر۔
اور مسلمانوں کو مجتمع کر، جابر بادشاہ
گزر گئے، حق آگیا اور باطل
بھاگ گیا، جیساکہ امام جعفر بن محمد
الصادق علیہما السلام نے فرمایا
کہ ہر شخص کی ایک حکومت ہے
جس کا وہ انتظار کرتا ہے اور ہماری
حکومت آخری زمانے میں
ظاہر ہوگی۔

○

آذربائیجان

وفی غیبة النعمانی
عن ابی بصیر عن ابی
عبد الله علیه السلام قال لی

غیبت نعمانی میں امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا
کہ ہمارے لیے آذربائیجان سے ایک

---

[1]

ابی یعنی الباقر لا بد لنا من آذربائیجان لا یقوم لها شی واذا کان کذالك فکونوا احلاس بیوتکم والبدوا ما بعدنا والنداء بالبیداء فاذا تحرك متحرك فاسعوا الیه ولو حبوا واللہ لکانی انظر الیه بین الرکن و المقام یبایع النّاس علیٰ کتاب جدید علی العرب شدید قال وویل للعرب من شر قد اقترب۔ ؎

مدد آئے گی جس کا مقابلہ کوئی شے نہیں کر سکے گی۔ جب وہ وقت آجائے تو گھر میں جم کر بیٹھ جاؤ پھر صحرا سے ندا ہو گی تو حرکت کرنے والا حرکت کرے تو اُس کی طرف جاؤ اگرچہ گھسٹ کے جانا ہو، میں دیکھ رہا ہوں کہ رکن و مقام کے درمیان وہ نئی ترتیب کے ساتھ کتاب پر بیعت لے رہا ہے۔ جو عرب کے لیے ہے۔

○

مشرق

اخرج جلال الدّین السیوطی فی العرف الوردی

جلال الدین سیوطی نے العرف الوردی صفحہ ۷، جلد دوم میں اپنے

المهدی فیسمع من المشرق والمغرب حتی لا یبقی راقد الا استیقظ ولا نائم الا قعد وقاعد الا قام علی رجلیه فزعا وٴرحم اللہ من سمع ذالک الصوت فاجاب فانه صوت جبریل الروح الامین ۔ؒ

کی ندا دے گا جسے مشرق و مغرب کا ہر انسان سنے گا، یہاں تک کہ سویا ہوا جاگ اُٹھے گا۔ لیٹا ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا خوف سے کھڑا ہو جائے گا۔ خدا اس پر رحم کرے گا جو اس آواز کو سن کر لبیک کہے گا۔ اس لیے کہ یہ آواز جبرئیل امینؑ کی ہو گی ۔ؒ

۲

وعن خالد ابن سعدان قال ستبدو ایة عمود من نار تطلع من قبل المشرق یراها اهل الارض کلهم فمن ادرک ذلک فلیعد لاهله طعام سنة ۔ ۲ؒ

خالد ابن سعد نے کہا کہ عمود کی صورت میں مشرق سے ایک نشانی ظاہر ہو گی، جسے دُنیا کے سارے لوگ دیکھیں گے تو جو اس کیفیت کو دیکھے، وہ اپنے لیے ایک سال کا غلہ ذخیرہ کر لے ۔ ۲ؒ

ؒ۱

ؒ۲

۳

وقال علیه السلام اذا رائیتم علامة فی السماء نارا عظیمة من قبل المشرق یراها اهل الارض کلهم فمن ادرک ذلک فلیعد لاهله طعام سنة۔ [1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم آسمان میں ایک علامت دیکھو جو کہ ایک عظیم آگ ہے جو مشرق سے ظاہر ہوگی اور کئی راتوں تک رہے گی اس وقت لوگوں کی پریشانی کے دُور ہونے کا وقت ہے اور یہ ظہور قائم سے کچھ قبل ہوگا۔

۴

عن الصادق علیه السلام یزجر الناس قبل قیام القائم علیه السلام عن معاصیهم بنار تظهر فی السماء و حمرة تجلل السماء وخسف ببغداد وخسف ببلدة البصرة و دماء

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قیام قائم سے قبل لوگوں کے گناہوں کے زجر و توبیخ کی جائے گی (۱) آگ کے ذریعہ جو آسمان میں ظاہر ہوگی (۲) سرخی کے ذریعہ جو آسمان میں پھیل جائے گی (۳) بغداد میں زمین دھنسنے کے ذریعے (۴) بصرہ میں زمین دھنسنے کے ذریعے

---

[1] ه

تسفك بها وخراب دورها وفناء يقع فی اهلها و شمول اهل العراق خوفا لا يكون لهم معه قرار۔ [1]

(۵) وہاں ہونے والی خون ریزی کے ذریعے (۶) گھروں کی تباہی کے ذریعے (۷) وہاں کے باشندوں کی ہلاکت کے ذریعے (۸) اہل عراق پر ایسے خوف کے ذریعے کہ ان کے لیے آرام و قرار مفقود ہو جائے گا۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت سے ملتی جلتی ایک روایت امام باقر علیہ السلام سے بھی ہے جس میں آگ کا رنگ بھی بتلا دیا گیا ہے (شبہ الھروی العظیم) بظاہر ان دونوں روایتوں میں ایک ہی آگ مراد لی گئی ہے اور یہ قریبی علامت ہے۔

۲۔ دوسری روایت کا سلسلۂ سند واضح نہیں ہے، لیکن یہ روایت خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ آگ ظہور سے کافی عرصہ قبل ظاہر ہو گی، کم از کم ایک سال قبل۔ اس سلسلہ کی چوتھی روایت دوسری سے مشابہ ہے۔ جب کہ تیسری روایت پہلی سے مشابہت رکھتی ہے۔

۳۔ غیبت نعمانی صفحہ ۲۷۲ پر امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کہ ثویہ کوفہ میں ایک آگ ظاہر ہو گی جو کناسہ بنی اسد تک جائے گی

---

[1] لہ

یہاں تک کہ محلہ ثقیف کو عبور کر جائے گی اور آلِ محمدؐ کے گھروں کے کسی ستون کو نہ چھوڑے گی جس کی گردن پر آلِ محمدؐ کا خون ہوگا۔ کوفہ کے یہ علاقے ہمارے لیے نامعلوم ہیں۔ اب ان کا نام ونشان بھی نہیں ہے۔ شاید ثویہ سے مراد پشت کوفہ پر نجف کا وہ علاقہ ہے جہاں آج حضرت کمیل ابن زیاد کی قبر ہے۔ بہرصورت کوفہ کی یہ آگ اہم اور قریبی علامت ہے۔

○

مختلف ممالک

قال امیرالمومنین یا جابر اذا صاح الناقوس وکبس الکابوس وتکلم الجاموس فعند ذلک عجائب وای عجائب اذا نار النار بنصیبین وظهرت الرایات العثمانیه بوادی سوه واضطربت البصرة وغلب وبعضهم بعضا وصبا کل قوم الی قوم واختلف

امیرالمومنین نے فرمایا، اے جابرؓ جب ناقوس ۲ چیخنے لگے، جب کابوس ۳ عارض ہو جائے اور جب بھینسیں ۴ بولنے لگیں تو اس وقت عجائب ظاہر ہوں گے، اور کیسے عجائب؟ جب نصیبین ۵ میں آگ روشن ہو جائے اور سیاہ ۶ وادی میں عثمانی پرچم ظاہر ہو جائیں اور شہر بصرہ مضطرب ہو جائے اور ان میں سے بعض لوگ بعض پر غالب آجائیں، اور ہر قوم دوسری قوم کی

المقالات وحركت عساكر خراسان (و يوبع لشعيب) و تبع شعيب بن صالح تميمى من بطن طالقان و بويع لسعيد السوسى[1] لخوزستان و عقدت الراية لعمالق كرمان وتغلب العرب على بلاد الارمن والسقلاب واذا عن هرقل الرومى و السقلاب واذا عن هرقل الرّومى بقسطنطنيه لطارقه سفيانى فتوقعوا ظهور مكلم مُوسى بن عمران من الشجرة على الطور فيظهر هذا ظاهر مكشوف ومعاين

طرف حبت کرے اور خراسان کی فوجیں حرکت میں آجائیں، اور بیعت یا پیروی کی جائے ارضِ طالقان سے شعب ابن صالح تمیمی کی اور سعید کی بیعت خوزستان ؎ میں کی جائے؟ اور مردان کرد پرچم نصب ہوجائے اور عرب ارمین ؎ و سقلاب کے علاقوں پر غالب اور ہرقل رومی ؎ قسطنطنیہ میں سفیانی کے سرداروں کی اطاعت کرے تو اس وقت توقع رکھو کہ وہ ظاہر ہو جس نے مُوسیٰ سے بذریعہ درخت کوہ طور پر بات کی تھی تو وہ علانیہ آشکارا ظاہر ہو جائے گا۔ آگاہ رہو کہ میں نے بہت سے عجائب چھوڑ دیئے اور بہت سی باتیں ترک کر

---

[1]

موصوف الاوکم عجائب ترکتھا و ولا ئل کتمتھا لاجدالھا حملۃ[1]

دیں اس لیے کہ ان کا برداشت کرنے والا نہیں پاتا۔

توضیح

الف۔ آفات بلیات کے نزول اور شدید خونریزی کے سبب لوگوں کے اعصاب جواب دے جائیں گے اور ان کی حالت کابوس زدہ مریض کی حالت ہوگی۔

(ب) بھینس کے بولنے سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ کہ بین الاقوامی شہرت کا کوئی سیاستدان یا حکمران ایسے حلیہ کا ہو کہ اسے دیکھ کر لوگ بے اختیار کہہ اُٹھیں کہ بھینس بول رہی ہے۔

(ج) نصیبین میں آگ کا لگنا حقیقی معنی بھی ہو سکتا ہے اور فتنہ و فساد کے مفہوم میں بھی۔

(د) بعض نسخوں میں وادی سُوْدکو وادی سوار تحریر کیا گیا ہے۔ یہ وادی وادیٔ دہنا کے نام سے معروف ہے، ریگستان بصرہ اور تمیم کی بستیوں کے نزدیک کا علاقہ ہے۔ صاحب عبقری الحسان کی رائے میں وادی سوو سے سوڈان اور عثمانی پرچم سے مہدیٔ سوڈانی کا خروج مراد ہو سکتا ہے لیکن زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ یہ شام کا ایک علاقہ ہے۔

---

[1] لہ

(ھ) سفیانی کا نام عثمانی ابن عتبہ ہے اس لیے عثمانی پرچم سے مراد سفیانی کے پرچم ہیں۔ صاحب نورالانوار کے خیال میں اس سے آل عثمان کی حکومت کا پرچم مراد ہے لیکن پہلا قول زیادہ قرین قیاس ہے۔

(و) اضطراب کا مطلب یہ ہے کہ بصرہ میں شدید ترین فتنے اور فسادات ہوں گے جن کے سبب قتل و غارت کا بازار گرم ہو جائے۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بصرہ متعدد بار برباد اور آباد ہوگا اور ظہور سے قبل آخری بار پانی میں غرق ہو جائے گا۔

(ز) صبا کل قوم اے قوم کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر گروہ دشمن کو دوسرے گروہ کا پتہ بتلا دے۔

(ح) شعیب ابن صالح سے مراد غالباً وہ شخص ہے جو سمرقند سے قیام کرے گا اور طالقان کی طرف جائے گا اور سادات حسنی میں سے کچھ لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور چھوٹے سیاہ پرچموں کے ساتھ (خراسانی کے سیاہ پرچموں کے علاوہ) کوفہ پہنچیں گے جنہیں دیکھ کر سفیانی کا لشکر فرار کر جائے گا یہ لوگ حق پر ہوں گے اور ان میں سے کچھ لوگ مہدیؑ کے لشکر سے ملحق ہوں گے اور ان کا علمبردار یہی شعیب ابن صالح ہوگا۔

(ط) خراسان کی فوجوں سے مراد غالباً مروزی کا لشکر ہے یا پھر خراسان کے سیاہ پرچم سراوہیں جو عراق کی طرف آئیں گے اور بصرہ کے قریب جزیرہ بنی کاوان پر قبضہ کر لیں گے۔

(ی) طالقان دو شہروں کا نام ہے ایک خراسان کے علاقے ہیں بلخ اور مرورود

کے درمیان ہے اور دوسرا قزوین اور ابہر کے درمیان ہے۔
(۷) کردان کو کردار اور کرور بھی پڑھا گیا ہے۔ یہ ترکستان کا علاقہ ہے، جو خوارزم کے قریب ہے۔ چھوٹی چھوٹی آبادیوں پر مشتمل ہے، ان میں بسنے والوں کی زبان نہ ترکی ہے نہ خوارزمی۔

○

تہران و بغداد

فی غیبہ النعمانی یظہر بعد	غیبت نعمانی میں ہے کہ قائم
غیبت مع طلوع النجم الآخر	غیبت کے بعد اس وقت ظاہر
وخراب الزوراء وھی الری	ہوگا۔ جب ایک دوسرا ستارہ طلوع
وخسف المزورہ وھی بغداد	کرے گا اور اس پر سیاہ جھنڈے
وخروج السفیانی وحرب	لہراتے ہوں گے اور تہران تباہ ہوگا
ولد العباس مع فتیان	بغداد زمین میں دھنس جائے گا سفیانی
آرمینۃ وآذربایجان تلک	کا خروج ہوگا اور آرمینیہ اور
حرب یقتل فیھا والوف	آذربائیجان کے جوانوں سے بنی عباس
کل یقبض علی سیف مغلی	کی جنگ ہوگی۔ جس میں ہزاروں قتل
تخفق علیہ رایات	ہوں گے۔ ہر شخص کے ہاتھ میں مزین
سود تلک حرب	تلوار ہوگی۔ یہ ایسی جنگ ہوگی جس
یستبشر بھا الموت الموت	میں ہر طرف موت کی پکار ہوگی

الاحمر والطاعون الاکبر۔ سرخ موت اور عظیم طاعون۔

○

تہران

الویل الویل لامتی من الشوری الکبری و الشوری الصغری سئل من یعینها۔ قال الشوری الکبری تنعقد فی بلدی بعد وفاتی و الصغری تنعقد فی الغیبة الکبری فی الزوراء لتغییر سنتی وتبدیل احکامی۔

حذیفہ یمانیؓ اور جابر ابن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وائے ہو میری اُمت پر شوریٰ کبریٰ اور شوریٰ صغریٰ کے سلسلے میں۔ کسی نے بڑے اور چھوٹے شوریٰ کے سلسلہ میں سوال کیا تو فرمایا شوریٰ کبریٰ میں میری وفات کے بعد منعقد ہوگا۔ اور چھوٹا شوریٰ غیبت کبریٰ میں شہر زوراء[۲۲] میں میری سنت اور میرے احکام کو تبدیل کرنے کے لیے منعقد ہوگا۔

○

عجم

فی مجمع النورین عن غیبۃ ابن عقدۃ عن الصادق علیہ السلام اختلاف الصنفین من العجم فی لفظ کلمۃ العدل یقتل فیہ الوف الوف یخالفھم الشیخ الطبرسی فیصلب ویقتل۔

مجمع النورین میں غیبت ابن عقدہ سے نقل کیا گیا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عجم کے دو گروہوں میں کلمہ عدل کے لفظ پر اختلاف ہوگا۔ جس میں ہزاروں ہزاروں اور ہزاروں افراد قتل ہوں گے۔ ایک شخص شیخ طبرسی ان کی مخالفت مخالفت کرے گا تو اسے سولی دے کر قتل کر دیا جائے گا۔ [1]

○

قبور ائمہؑ

یاتی علی الناس زمان یخربون قباب الائمۃ

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جب وہ ائمہ کے قبروں کو بندوقوں سے خراب

---

[1]

بالبنادیق۔ کریں گے۔[1]

○

خراسان وسیستان

عن معروف بن خربوذ قال ما دخلنا علی ابی جعفر قط الا قال خراسان خراسان سجستان سجستان کانہ یبشرنا بذلک۔

معروف ابن خربوذ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب بھی امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ خراسان، خراسان، سیستان، سیستان گویا کہ وہ ہمیں بشارت دیتے تھے کہ ان علاقوں سے ہماری پریشانی دور ہونے کی امید ہے۔[2]

○

قم

عن الصادق علیہ السلام

امام صادق علیہ السلام نے کوفہ

---

[1]

[2]

فی ذکر الکوفہ الی
ان قال یظھر العلم
ببلدۃ یقال لھا قم فتصیر معدنا
للعلم والفضل حتی لا یبقی فی
الارض مستضعف فی الدین
وذلک عند ظھور قائمنا
فجعل اللہ قم واھل قائمین
مقام الحجۃ لولا ذالک
لساخت الارض باھلھا۔

کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ علم ایک
شہر میں ظاہر ہوگا، جس کا نام "قم" ہے۔
وہ شہر علم و فضل کا معدن بن جائے گا
یہاں تک کہ اس زمین پر کوئی کمزور
ایمان رکھنے والا باقی نہ رہے گا۔ اور
یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب
ہوگا تو اللہ قم اور اہلِ قم کو حجت کا قائم
مقام قرار دے گا۔ اس لیے ایسا نہ ہو
تو زمین اہل سمیت تباہ ہو جائے گی[1]

۲

عن ابی الحسن الاوّل
قال رجل من اھل قم
یدعو الناس الی الحق
یجتمع معہ قوم کزبر
الحدید لا تزلھم
الریاح العواصف ولا
یملون من الحرب

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے
فرمایا کہ اہلِ قم سے ایک شخص لوگوں
کو حق کی طرف دعوت دے گا۔ اس
کے پاس ایسے لوگ جمع ہو جائیں
گے جو لوہے کی طرح سخت ہونگے
انہیں آندھیوں کے جھکڑ ہلا نہیں
سکیں گے اور نہ وہ جنگ سے

---

[1]

ولا یتجنبون وعلی	عاجز و خستہ ہوں گے اور نہ بزدلی
اللہ یتوکلون و	دکھائیں گے اور وہ لوگ اللہ پر توکل
العاقبۃ للمتقین۔	کریں گے اور عاقبت متقین کے
○	لیے ہے۔ [1]

○

قم و تہران

عبداللہ ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ بلادِ جبل کہاں ہیں؟ اس لیے کہ ہم تک روایت پہنچی ہے کہ جب امر حکومت آپ کی طرف واپس آئے گا تو اس بلاد جبل کا کچھ علاقہ زمین میں دھنس جائے گا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

ان فیھا موضعا یقال لہٗ	اس میں ایک علاقہ ہے، جسے
بحر ویسمی بقم وھو	بحر کہا جاتا ہے اور جس کا نام قم ہے
معدن شیعتنا فاما الری	وہ ہمارے پیروکاروں کا معدن ہے
فویل لہ من جناحیہ	اب رہ گیا رے تو وہ دونوں طرف
وان الامن فیہ	سے برباد ہوگا اور اس کے لیے امن

---

[1]

من جهة قم واهله قيل ما حناحاه قال عليه السلام احدهما بغداد والآخر خراسان فانه تلتقى فيه سيوف الخراسانين وسيوف البغداديين فيعجل الله عقوبتهم ويهلكهم فياوى اهل الرى الى قم فيؤويهم اهله ثم ينتقلون منه الى موضع يقال له اردستان۔

فقط قم اور اہلِ قم کی طرف سے ہوگا، پوچھا گیا کہ اس کے دونوں اطراف کیا ہے؟ فرمایا ایک بغداد اور دوسرا خراسان ہے اور ان دونوں کی تلواریں رے میں مجتمع ہوں گی تو اللہ ان پر عذاب میں عجلت کرے گا اور ہلاک کرے گا تو اہل رے قم میں پناہ لیں گے۔ اور اہلِ قم انہیں پناہ دیں گے۔ پھر اہلِ رے وہاں سے اردستان کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔

○

قزوین

عن غيبة الطوسى عن النبىؐ يخرج بقزوين رجل اسمه اسم النبى يسرع الناس الى طاعة المشرك والمؤمن يملاء

شیخ طوسیؒ نے کتاب غیبت میں رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص قزوین سے خروج کرے گا، اس کا نام ایک نبی کا نام ہوگا، بہت جلد لوگ اس کی اطاعت کریں گے، وہ مشرک ہوں

الجبال خوفا۔ لہ

یا مومن اور وہ شخص پہاڑوں کو خوف و ہراس سے پُر کرے گا۔

○

○

عن محمد بن بشر قال قلت لمحمد بن الحنفیہ قد طال ھذا الامر حتی متی قال فحرك راسہ ثم قال انی یکون ذلك ولم یعض الزمان انی یکون ذلك ولم یجف الاخوان انی یکون ذلك ولم یظلم السلطان انی یکون ذلك ولم یقم الذندیق من قزوین یھتك ستورھا ویکفر

محمد ابن بشر روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے کہا کہ یہ امر کب وقوع پذیر ہوگا اور کب تک اس کا انتظار رہوگا؟ آپ نے اپنے سر کو جنبش دی اور فرمایا کہ ابھی کیسے وقوع پذیر ہوگا۔ ابھی تو زمانے نے اپنی سختی اور تنگی نہیں دکھائی اور ابھی تو بھائیوں نے ایک دوسرے پر ظلم نہیں توڑے۔ ابھی وہ امر کیسے وقوع پذیر ہوسکتا ہے ابھی اس بادشاہ نے ظلم و ستم بھی نہیں کیا ہے ابھی یہ امر کیسے واقع ہوسکتا، ابھی تو قزوین سے زندیق نے خروج نہیں کیا ہے، جو وہاں کے پردے

لہ

صدورها ویغیر سورها ویذهب بهجتها من فرضه ادرکه ومن حاربه قتله ومن اعتزله افتقر ومن تابعه کفر حتی یقوم باکیان باک یبکی علی دینه باک یبکی علی دنیاه [1]

پھاڑ دے گا، اہم شخصیتوں کی تکفیر کرے گا، اس کی فضیلتوں کو تبدیل کر دے گا، اور اس کی خوشحالی کو ختم کر دیگا۔ جو بھی اس سے جنگ کرے گا وہ قتل ہو گا۔ اور جو اس سے دور رہے گا وہ فقیر ہو جائے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ اپنے دین کی تباہی پر گریہ کرے اور دوسرا گروہ اپنی دنیا کی بربادی پر گریہ کرے گا۔

توضیح

قزوین کے اس زندیق کے مزید تفصیلات نہیں ملتے۔

○

کوفہ، ملتان، خراسان

عن ابراهیم بن عبدالله — امام صادق علیہ السلام سے

---

[1]

بن العلا عن ابی عبد الله
علیه السلام عن امیر
المومنین علیه السلام
حدث عن اشیاء تکون
بعده الی قیام القائم
علیه السلام فقال الحسین
علیه السلام یا امیر المؤمنین
متی یطهر الله الارض من
الظالمین؟ قال لا یطهر
الله الارض من الظالمین
حتی یسفک الدم الحرام
ثم ذکر امر بنی
امیه و بنی العباس فی
حدیث الطول وقال اذا
قام القائم بخراسان
وغلب علی ارض کوفان
والملتان وجاز جزیره
بنی کاوان وقام منا
قائم بجیلان واجابته

روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد
سے سنا اور اپنے جد امیر المومنینؑ نے
کچھ ایسی باتیں بیان کیں کہ جو ان کے بعد
سے لے کر قیام قائم تک وقوع پذیر
ہونے والی تھیں اس پر امام حسین
علیہ السلام نے دریافت کیا کہ، یا
امیر المومنینؑ! اللہ کب اس زمین کو
ظالموں سے پاک کرے گا؟ آپ نے
فرمایا کہ اس وقت تک یہ زمین پاک
نہیں ہوگی۔ جب تک محترم خون نہ
بہا دیا جائے۔ پھر آپ نے بنی امیہ
اور بنی عباس کا تفصیل سے ذکر
فرمایا اور اس کے بعد فرمایا، کہ
جب ایک قیام کرنے والا خراسان
سے قیام کرے اور کوفہ و ملتان پر غلبہ
حاصل کرے اور جزیرہ کاوان سے
گزر جائے اور ہم میں سے ایک
قیام کرنے والا جیلان میں قیام
کرے اور ابرو دیلم کے لوگ اس

الابرو الدیلم وظهرت
لولدی رایات الترك
متفرقات فی الاقطار
والحرامات وکانو
بین هنات وهنات واذا
یترك فی الارض الاذنین
طوبی لمن ادرك زمانه
ولحق اوانه وشهد ایامه
خربت البصرة فقام امیر
الامراء فحکی علیه السلام
حکایته طویلة ثم قال
اذا ظهرت الالوف و
صفت الصفوف وقتل
الکبش الخروف هناك
یقوم الآخر ویثور الثایر
ویهلك الکافر ثم یقوم القائم
المامول والامام المجهول
له الشرف والفضل و
هو من ولدك یا حسین لا ابن

کا ساتھ دیں اور ترک کے پرچم
میرے بیٹے کے لیے ظاہر ہوں جو
مختلف اطراف وجوانب میں پراگندہ
رہے ہوں اور اس سے قبل بری حالت
دیکھ چکے ہوں اور جب بصرہ تباہ
ہو جائے اور مصر میں امیروں کا امیر
قیام کرے۔ پھر آپ نے ایک
طویل گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا
کہ جب ہزاروں افراد جنگ کے لیے
آمادہ ہو جائیں اور صفیں تیار ہو جائیں
اور مینڈھا اپنے بچہ کو قتل کر دے
اس وقت ایک دوسرا شخص قیام
کرے گا اور خون کا انتقام لے گا اور
کافر ہلاک ہوگا۔ اس وقت وہ قائم
جس کی تمنا کی جا رہی ہے اور وہ
غائب امام جو صاحب شرف و
فضیلت ہے، خروج کرے گا۔
اور اے حسین وہ تمہاری نسل سے
ہوگا۔ ایسا بیٹا جو بے مثل و بے نظیر

مثله بين الركنين في دريسين بالتين يظهر على الثقلين ولا في الارض الا ذنين طوبى لمن ادرك زمانه و الحق اوانه و شهد ايامه۔ [1]

ہوگا۔ مسجد حرام کے دو ارکان کے درمیان مختصر گروہ اور دو آلات جنگ کے ساتھ ظاہر ہوگا اور جن و انس پر غالب ہو جائے گا اور زمین پر بسنے والوں کا خاتمہ کر دے گا، بشارت ہے وہ جو اس کا زمانہ پائے گا۔ اور اس دور میں موجود اور اس کے عہد میں زندگی گزارے۔

توضیح

۱۔ اس قیام سے غالباً خراسانی کا خروج مراد ہے، جو سیاہ پرچموں اور سیاہ لباس کے ساتھ ہوگا۔ خراسان کا علاقہ موجودہ خراسان سے بہت بڑا تھا جس کے بعض حصے اب افغانستان اور روس (سمرقند وغیرہ) میں شامل ہیں۔ خراسانی کا خروج کہاں سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے۔ البتہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ خروج موجودہ خراسان کی بجائے مذکورہ دو ملکوں سے ہو۔

روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شورش اس وقت ہوگی جب

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۳۵۔

سفیانی اپنا لشکر کوفہ کی طرف بھیجے گا۔ اس وقت خراسانی خروج کر کے ایک طرف ملتان اور دوسری طرف کوفہ تک اپنے اقتدار پھیلائے گا۔

۲۔ بعض نسخوں میں کوفان (کوفہ) کی جگہ کرمان ہے۔ اس اعتبار سے اُسے کرمان سے ملتان تک غلبہ حاصل ہوگا، لیکن بعد کے فقرہ میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ یہ خراسانی جزیرۂ بنی کاوان سے بھی گزرے گا۔ یہ جزیرہ بصرہ اور خرم شہر کے درمیان ہے۔ لہٰذا یہ زیادہ قرین قیاس ہے، کہ اس شخص کا غلبہ کوفہ سے ملتان تک ہوگا۔

۳۔ کوفہ سے ملتان تک کا سفر کس راستے سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے، لیکن جزیرۂ بنی کاوان کا تذکرہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس حملہ میں بحری بیڑہ بھی استعمال ہوگا۔

۴۔ اور ہم میں سے ایک قیام کرنے والا" یہ نسبت بتلاتی ہے کہ یہ سید گیلانی دعوت حق دینے والا شخص ہوگا۔ بعض محققین کے نزدیک بعید نہیں ہے کہ اس سے مراد سید حسنی ہوں۔

۵۔ ابریستان کا ایک علاقہ ہے اور دیلم گیلان کا پہاڑی سلسلہ ہے، جو قزوین کے شمال میں واقع ہے۔ ان دونوں علاقوں کے لوگ سید گیلانی کا ساتھ دیں گے۔

۶۔ خروج خراسانی اور قیام سید گیلانی ایک ساتھ ہوں گے یا قبل و بعد ہوں گے اس کی وضاحت نہیں ہے۔ لیکن جملوں کی ترتیب سے قبل و بعد کا اشارہ ملتا ہے۔

۷۔ ترک سے مراد وہ لوگ ہیں جو ترک ابن یافث ابن نوحؑ کی نسل سے ہیں۔ اور ترکمانی سلجوکی اور عثمانی اسی نسل سے ہیں۔ ان کی آبادی وسطی ایشیا (منگولیا، افغانستان) میں ہے۔ چینی بھی اس سے مراد لیے گئے ہیں۔ ترکوں کے پرچم اس وقت بلند ہوں گے جب بصرہ تباہ ہو جائے گا مصر میں ایک حاکم اعلیٰ کا قیام ہوگا اور یہی وہ وقت ہوگا جب ہر طرف جنگ کے شعلے بھڑک اٹھیں گے اور ہزارہا افراد لڑ پڑیں گے ایسے میں کوئی بہت اہم آدمی ہلاک ہوگا جس کی ہلاکت کو بہت اہمیت دی جائے گی اور بین الاقوامی طور پر اس کا چرچا ہوگا۔

○

عراق

قال السید علی ھمدانی فی الاصل نجفی المسکن ناقلا عن کتاب روضۃ العلویہ قال علیہ السلام اذا قتل فی العراق صبی من سلالۃ النبیؐ وتحکم الجندی انقلب الناس رأسا علی عقب وکثر الھرج والمرج واحتقر المؤمن وتکثر العصابات

سید علی ہمدانی نجفی نے کتاب روضۃ العلویہ سے نقل کیا ہے کہ امامؑ نے فرمایا کہ جب نسل نبیؐ سے ایک بچہ عراق میں قتل کر دیا جائے اور فوجی حکومت کرنے لگے تو لوگ سرتاپا منقلب ہو جائیں گے اور شور و شر بڑھ جائے گا، مومن کی توہین کی جائے گی۔ انجمن سازی بڑھ جائے گی اور

ویقل الایمان ویکون من خطب علی المنابر عندھم کالجفۃ و بخاطر علی نفسہ ویقتل بعضھم فی سبیل الدین والایمان ثم تحصل الاضطراب بین الناس وبقی و عندھا تدمر اماکن کثیرۃ من جھۃ الشمال ویقتل فیھا خلق کثیرۃ من الابریاء ثم تحرث قصر و الدیار فی البصرۃ ثم یاتی عصابۃ من الشام یطالبون الدین وفی صحۃ ھذا الحدیث تامل۔ [1]

ایمان کم ہو جائے گا۔ ان لوگوں کے نزدیک منبروں سے خطاب کرنے والے مردار کی طرح ہوں گے، ہر شخص اپنے نفس کے لیے سوچے گا، بعض لوگوں میں اضطراب پیدا ہوگا اور کچھ مدت تک رہے گا۔ اس وقت شمالی عراق میں بہت سے علاقے منہدم ہو جائیں گے اور بے گناہ لوگ کثرت سے قتل ہونگے، پھر عالی شان محل اور دوسرے علاقے بصرہ میں تعمیر ہوں گے، اس کے بعد ایک گروہ شام سے آئے گا جو قرض کا مطالبہ کرے گا۔ اس حدیث کی صحت میں تامل ہے۔

---

[1]

ذات الفلاة الحمرا وفی
عقبها قائم الحق یبغز
عن وجهه بین الاقالیم
والقمر المضی بین
الکواکب الدریة الاوان
لخروجه علامات عشرة
اولها طلوع الکواکب
ذی الذنب ویقارب من
الحاوی ویقع فیه هرج
ومرج وشغب وتلك
علامات الخصب ومن
العلامة الی العلامة
عجب فاذا انقضت
العلامات العشرة
اذا ذالك یظهر
القمر الازهر و
تمت الاخلاص علی

میدان میں سنایا جائے گا اور اس
کے عقب میں قائم برحق ممالک
کے درمیان اپنے چہرے سے
اس طرح نقاب اُٹھایا جاتے
گا کہ گویا چمکتے ہوئے ستاروں کے
درمیان روشن چاند ہے۔ آگاہ ہو
جاؤ کہ اس کے خروج کی دس علامتیں
ہیں۔ اس کی پہلی علامت دمدار
ستارے کا طلوع ہے جو ستارہ حاوی[1]
کے قریب ہوگا، اس وقت فتنہ
وفساد اور شور وشر رونما ہوگا اور
یہی کشادگی کی علامتیں ہیں اور ایک
علامت سے دوسری علامت تک
درمیانی عہد تعجب کا ہے۔ جب دس
علامتیں پوری ہو جائیں گی تو اس
وقت ماہ تاباں ظاہر ہوگا، اور کلمہ
اخلاص جو توحید خدا کا شعار ہے کامل

---

[1] حاوی کا مفہوم واضح نہیں ہے بظاہر یہ عبری ہے جو ایک ستارہ بھی ہے اور ایک برج کا نام بھی ہے

التوحید۔ لہ ہو جائے گا۔

توضیح

۱۔ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ فتنوں کے عہد میں اپنی عبادت گاہوں کو اپنا گھر قرار دے لو، یعنی بے مصرف اور بے مقصد ادھر اُدھر نہ جاؤ دوسرے مفہوم کے اعتبار سے عبادت گاہوں اور گھروں تک محدود ہو جاؤ اور عبادت خدا میں مشغول رہو تاکہ اس عہد کے فتنوں سے بچ سکو۔

۲۔ وہ فتنے ایسے شدید ہوں گے جیسے دانتوں میں آگ دبی ہوئی ہو۔

۳۔ بنی شیصبان سے مراد بنی عباس ہیں۔

۴۔ خاکی رنگ کا قبہ سُرخ میدان میں بنایا جائے گا۔ اس علامت کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ پوری ہو گئی۔ بغداد میں فصیلِ اوّل کا تبصرہ سرخ زمین پر تعمیر ہوا تھا اور اس کا رنگ خاکی تھا لیکن اس عبارت کو بعض روایات میں اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ وثمة الفتنة العبرا والقلادة الحمرا یعنی پھر غبار سے بھرا ہوا فتنہ ہو گا اور سُرخ رنگ کا گلوبند ہو گا (ملاحم و فتن سید ابن طاؤس) اگر یہ عبارت تسلیم کی جائے تو بغداد کے قتل و غارت کی طرف اشارہ ہے۔ بلکہ شاید ایسی بڑی جنگوں کی طرف اشارہ ہے، جن میں ایٹمی اسلحے استعمال ہوں گے۔

لہ الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۶۲۔

۵۔ دم دار ستارے کا طلوع ماضی میں بکثرت ہوتا رہا ہے اور اب بھی وقتاً فوقتاً ایسے ستارے طلوع ہوتے رہتے ہیں۔ لہٰذا یہ معلوم کرنا کہ امیر المومنین کا بیان کردہ ستارہ کون سا ہے مشکل امر ہے اسے شناخت کرنے کے لیے ستارۂ جدی کو نگاہ میں رکھا جائے جو دُمدار ستارہ اس کے قریب طلوع کرے وہی مذکورہ ستارہ ہوگا۔

۶۔ وہ ستارہ فتنہ و فساد اور شور و شر سے متصل زمانے میں ہوگا۔ اس کے ظہور کے فوراً بعد یہ حالات رونما ہوں گے۔

۷۔ علامات بلا فاصلہ واقع نہیں ہونگی بلکہ ان کے درمیان مدتیں ہوں گی اس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ ایک علامت سے دوسری علامت تک درمیانی عہد تعجب کا ہے۔

مسجدِ براثا

عن جابر بن عبد الله الانصاری حدثنی انس بن مالك وكان خادم رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: لما رجع امیر المومنین علی بن ابی طالب علیه السلام من قتال اهل

جابر ابن عبد اللہ انصاری نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک خادم رسولؐ نے بیان کیا کہ جب علی جنگ نہروان سے پلٹے تو "براثا" پر پڑاؤ ڈالا، وہاں ایک غار میں حباب نامی ایک راہب قیام پذیر تھا

النهروان تنزل "براثا" وكان بها
راهب فی قلایته وكان اسمه
الحباب، فلما سمع الراهب الصيحة
والعسكر اشرف من قلايته
الى الارض فنظر الى عسكر امير
المؤمنين فاستفظع ذالك و
نزل مبادرا فقال من هذا؟ ومن
رئيس هذا العسكر؟ فقيل له هذا
امير المومنين وقد رجع من قتال
اهل النهروان فجاء الحباب
مبادرا يتخطى الناس حتى وقف
على امير المومنينؑ فقال السلام
عليك يا امير المومنين حقا حقا
فقال له: وما علمك بانی امير
المومنين حقا حقا؟ قال له: اخبرنا
علماؤنا واحبارنا، فقال له الراهب:
وما علمك باسمی؟ فقال
اعلمنی بذالك حبيبی
رسول الله صلی الله علیه وآله

راہب نے لشکر کا غوغا سنتے ہی غار سے
نکل کر امیر المؤمنین کی فوج کو دیکھا۔ اسے
کچھ اضطراب ہوا اور وہ بے اختیار
فوج کے قریب آکر پوچھنے لگا۔ کہ
یہ کون ہے؟ اور اس فوج کا سالار
کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ امیر المومنین
سالار ہیں اور جنگ نہروان سے
واپس آرہے ہیں۔ حباب تیزی کے ساتھ
فوج کے درمیان سے گزرتا ہوا علی
کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ اور کہا
السلام علیک یا امیر المومنین حقا
حقا۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے کیسے علم
ہوا کہ میں حقیقت میں امیر المومنین ہوں
اس نے کہا اس کی خبر ہمارے علماء
اور پیشواؤں نے دی ہے۔ آپ
نے فرمایا اے حباب! ابھی یہی
کہا تھا کہ راہب نے پوچھا، کہ
آپ کو میرے نام کا کیسے علم ہوا؟
آپؑ نے فرمایا مجھے میرے حبیب

وسلم فقال له الحباب: مد یدك فانا اشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله وانك علی ابن ابی طالب وصیه۔ فقال له یا امیر المومنین علیه السلام واین تاوی؟ فقاله اکون فی قلایة لی ههنا فقال له امیر المومنین علیه السلام بعد یومك هذا لاتسکن فیها ولکن ابن ههنا مسجداً واسمه باسم بانیه فبناه رجل اسمه براثا فسمی المسجد براثا باسم الباني له، ثم قال: ومن این تشرب یاحباب: فقال یا امیر المومنین من دجلة ههنا قال: فلم لا تحفر ههنا عینا اوبئرا۔ فقال له یا امیر المومنین

رسولؐ نے بتلایا تھا۔ حباب نے کہا کہ آپ بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور آپ علیؑ ابن ابی طالب رسولؐ کے وصی و جانشین ہیں۔ آپؑ نے پوچھا تیرا مسکن کہاں ہے؟ کہا کہ یہاں ایک غار میں رہتا ہوں۔ فرمایا کہ آج کے بعد غار میں نہ رہ بلکہ یہاں پر ایک مسجد تعمیر کر اور اس کا نام اس کے بانی کے نام پر رکھ دے۔ براثا نامی ایک شخص نے مسجد کی بنا کی اور اسی کے نام سے مسجد مشہور ہوئی۔ پھر علیؑ نے پوچھا کہ حباب! تو پانی کہاں سے پیتا ہے؟ کہا دجلہ سے لاتا ہوں۔ کہا اپنے لیے کوئی چشمہ یا کنواں کیوں نہیں کھود لیا؟ عرض کی کہ جب بھی کنواں کھودا گیا تو شور پانی نکلا۔ فرمایا کہ اسی مقام پر کنواں

كلما حفرنا بئرا وجدنا ها
مالحة غير عذبة فقال له
امير المومنين احفر هنا بئرا
فحفر فخرجت عليهم صخرة
لم يستطيعوا قلعها۔ فقلعها امير
المومنين عليه السلام فانقلعت عن
عين احلى من الشهد واالذ من الذبد
فقال له يا حباب يكون شريك
من هذه العين اما انه يا حباب!
ستبنى الى جنب مسجدك هذا
مدينة وتكثر الحبابرة فيها وتعظم
البلاء حتى انه ليركب فيها كل
ليلة جمعة سبعون الف فرج
حرام، فاذا عظم بلاؤهم شد واعلى
مسجدك ليغطوه ثم وابنه بنين
ثم وابنه لا يهدمه الا كافر
ثم يبتا۔ فاذا فعلوا ذلك منعوا
الحج ثلث سنين واخربت خضر
هم سلط الله عليهم رجلا من اهل

کھودا جب کنواں کھودا گیا تو ایک چٹان
برآمد ہوئی جسے اکھاڑنا ممکن نہ ہوا۔
خود علی علیہ السلام نے وہ چٹان اکھاڑی
تو اس کے نیچے سے انتہائی میٹھا
اور ٹھنڈا پانی برآمد ہوا۔ اس وقت
آپؑ نے فرمایا کہ اے حباب!
جلد ہی تیری مسجد کے پہلو میں ایک
شہر بسایا جائے گا، جس میں جابر
افراد کی کثرت ہوگی وہاں بلائے
عظیم ہوگی۔ یہاں تک کہ ہر شب
جمعہ میں ستر ہزار زنا کاریاں ہونگی
اور اس مسجد کا راستہ بند کر دیں
گے۔ جو شخص بھی اس مسجد کو منہدم
کرے گا وہ کافر ہوگا۔ پھر اس مسجد کی
دوبارہ تعمیر ہوگی۔ جب وہ مسجد
کو منہدم کریں گے تو تین سال تک
حج سے روکیں گے، اس وقت
ان کی کھیتیاں جل جائیں گی اور
اللہ ان پر اہل سفح[1] میں سے ایک

[1] عراق کے ایک علاقے کا نام ہے۔

السفح لا يدخل بلدا الا اهلكه
واهلك اهله ثم ليعد عليهم
مرة اخرى ثم يأخذهم
القحط والغلا ثلاث سنين
حتى يبلغ بهم الجهد ثم
يعود عليهم۔ ثم يدخل
البصرة فلا يدع فيها قائمة الا
سخطها واهلكها، واسخط
اهلها، وذلك اذا عمرت الخربة
وبنى فيها مسجد جامع فعند
ذلك يكون هلاك البصرة
ثم يدخل مدينة بناها
الحجاج يقال لها واسط،
فيفعل مثل ذلك ثم
يتوجه نحو بغداد، فيدخلها
عفوا ثم يلتجئ الناس الى
الكوفه ولا يكون بلد
من الكوفة تشوش۔ الامر

شخص کو مسلط کرے گا۔ وہ جس شہر میں
داخل ہوگا اسے تباہ کرے گا۔ اور شہریوں
کو ہلاک کرے گا اور وہ دوبارہ بھی ان
لوگوں کی طرف واپس آئے گا۔
اس وقت یہ لوگ تین سال تک
قحط اور مہنگائی میں مبتلا رہیں گے اور
مزید سختیاں جھیلیں گے اور وہ شخص پھر
ان لوگوں کی طرف آئے گا، اس کے
بعد وہ بصرہ میں داخل ہوگا اور جس گھر کو
دیکھے گا اسے تباہ کر دے گا اور اس کے
ساکنوں کو ہلاک کرے گا اور یہ اس وقت
ہوگا جب کھنڈر تعمیر ہو جائے اور وہاں
جامع مسجد تعمیر ہو جائے اس وقت
بصرہ تباہ ہوگا۔ پھر وہ حجاج[1] کے بنا
کردہ شہر واسط میں داخل ہوگا اور بصرہ
جیسا سلوک کرے گا۔ اہل بغداد بھاگ
کر کوفہ میں پناہ لیں گے اس وقت
اہل کوفہ اس سے ہراساں نہیں ہونگے

---

[1] غالباً یہ جملہ راوی کی طرف سے اضافہ ہے۔

ثم یخرج هو الذی ادخله
بغداد نحو قبری لینبشه
فیلتقاهما السفیانی فیهزمها
ثم یقتلهما ویوجه جیشا
نحو الکوفة فیستعبد
بعض اهلها ویجی رجل
من اهل الکوفة
فیلجهم الی سور فمن
لجاء الیها امن و
یدخل جیش السفیانی
الی الکوفة فلا یدعون
احدًا الا قتلوه وان
الرجل منهم لیمر بالدره
المطروحة العظیمت
فلا یتعرض لها ویری
الصبی الضمغیر
فیلحقه فیقتله
فعند ذلک یا
حباب یتوقع

پھر وہ خود اور وہ لوگ جنہیں بغداد
لایا ہوگا یہ مل کر میری قبر کی طرف
روانہ ہوں گے تاکہ اسے کھود ڈالیں
اس وقت سفیانی ان کے مقابل آ
جائے گا اور جنگ کے بعد انہیں
شکست دے کر قتل کر دے گا۔ پھر
کوفہ کی طرف ایک فوج بھیجے گا تو
وہاں کے کچھ لوگ اس کی اطاعت
کرلیں گے۔ پھر اہل کوفہ سے ایک
شخص سفیانی کے مقابلہ کے لیے اٹھے
گا۔ سفیانی اسے گرفتار کر کے فصیل
شہر کے اندر قید کر دے گا۔ جو اس
پناہ گاہ میں جائے گا اسے امان مل جائے
گی۔ پھر سفیانی کا لشکر کوفہ میں داخل
ہوگا اور قتل عام کرے گا۔ کسی کو باقی
نہیں چھوڑے گا۔ اگر ان میں سے
کوئی شخص بڑے درے کے ساتھ بھی
گزرے گا تو وہ اسے چھوڑ دے گا۔
اور اگر ایک چھوٹے بچے کو دیکھے گا

بعدها هيهات هيهات وامور عظام فتن كقطع المظلم فاحفظ عني ما اقول لك يا حباب[1]

تو قتل کر دے گا۔ اے حباب! آگاہ رہو کہ اس وقت عظیم امور ظاہر ہوں گے اور رات کی طرح تاریک فتنے پیدا ہوں گے۔ اے حباب! جو میں کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھو[2]

توضیح

۱۔ کتاب الفتن میں سلیل ابن احمد بن عیسیٰ بن شیخ الحائی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک رات منافقین نے مدینہ کی ایک مسجد منہدم کر دی۔ جب اصحاب رسولؐ کو اطلاع ملی تو انہیں یہ عمل بہت ناگوار گزرا۔ اس موقع پر رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔

لا تنكروا ذلك فان هذا المسجد يعمر و لكن اذا هدم مسجد براثا بطل الحج قيل له واين مسجد براثا هذا قال في غربي الزوراء من ارض العراق صلى فيه سبعون نبيا و

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۱۸۔

[2] مجلسی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ جس نسخہ سے اسے نقل کیا ہے وہ ناقص اور سقیم تھا۔ جیسا اس میں تحریر تھا ویسا ہی نقل کیا گیا ہے۔

ووصیا وآخر من یصلی فیہ ھذا واشار بیدہ الی مولانا علی ابن ابو طالب علیہ السلام۔

اس کام کو اتنا بڑا نہ سمجھو اس لیے کہ یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی لیکن جب مسجد پرانا منہدم ہوگی تو حج ممنوع ہو جائے گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ مسجد پرانا کہاں ہے تو آپ نے جواب دیا کہ عراق کے شہر بغداد کے مغربی علاقے میں ہے۔ اس میں ستر (۷۰) انبیاء اور اوصیاء نے نماز پڑھی ہے اور آخری شخص جو نماز پڑھے گا وہ یہ ہے آپ نے ہاتھ سے حضرت مولا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔

سلیلی نے تحریر کیا ہے کہ میں نے خود دیکھا کہ حنبلیوں نے اس مسجد کو تباہ و برباد کر دیا اس کی چھت کی لکڑیاں جلا ڈالیں اور خرمے کے درخت کو کاٹ ڈالا یہ سانحہ ۳۱۲ ہجری میں پیش آیا اور اسی سال سلیمان بن حسن قرمطی نے خروج کیا اور حاجیوں کو حج کرنے سے روک دیا۔

۲۔ روایت حباب کے بغائر مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد دوبارہ تعمیر ہوگی اور اس کے بعد دوبارہ منہدم بھی ہوگی۔ اس دوسرے انہدام کے بعد تین سال تک حج کی ممانعت ہوگی۔

۳۔ اس کے نتیجے میں اہل سفح کا ایک شخص ان پر مسلط ہو جائے گا

۴۔ پھر سفیانی کا خروج ہوگا۔

○

کے سبب ہوگا جس میں چار ہزار افراد مارے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں امام صادق علیہ السلام ہی کی ایک روایت قابل غور ہے آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی حکومت اس وقت تک نہیں جائے گی۔ جب تک کہ یہ کوفہ میں جمعہ کے دن لوگوں کو کسی پرسش کے بغیر قتل نہ کر دیں۔ گویا میں ان سروں کو دیکھ رہا ہوں جو مسجد کوفہ اور صابون والوں کے درمیان گر رہے ہیں۔

(غیبت طوسی صفحہ ۲۸۷)

۴۔ دونوں روایتوں میں "یعنی فلاں" اور "ان لوگوں" کے الفاظ تقیہ کے سبب ہیں، ان سے مراد بنی امیہ یا بنی عباس کی نسل کے وہ حکمران ہیں۔ جو اس زمانے میں ہوں گے۔

۵۔ غیبت طوسی کی روایت اگر یوم عروبہ کی روایت سے جدا نہ ہو بلکہ ایک ہو تو پھر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عوام کے کسی اجتماعی جلسہ یا جلوس پر حکومت وقت کی طرف سے حملہ ہوگا۔

۶۔ باب الفیل مسجد کوفہ کا مشہور دروازہ ہے۔ یہ امیر المومنین کے زمانے سے ہے۔ لیکن محلہ النصارا اور صابون والوں کی جگہ دونوں علاقے اب غیر معروف ہیں۔

۷۔ کوفہ کے سلسلہ میں بکثرت روایات میں جن کی گنجائش اس مختصر رسالے میں نہیں ہے۔ بحار الانوار کتاب اسماء والعالم صفحہ ۳۳۸ کی یہ روایت قابل توجہ ہے، کوفہ عنقریب مومنین سے خالی ہو جائے گا اور علم اس طرح اس شہر سے غائب ہوگا۔ جیسے سانپ اپنے سوراخ میں غائب

ہو جاتا ہے۔ پھر علم اُس شہر میں ظاہر ہوگا جس کا نام قم ہے۔ یہ شہر علم و فضل کا معدن قرار پائے گا۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی بھی دین سے ناواقف نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ خواتین بھی جو حجلہ نشین ہیں۔ اور یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب ہوگا۔

○

کوفہ اور دس علامتیں

عن امیر المومنین عن للخروج علامات عشرہ اولہا تحریق الریات فی ازقۃ الکوفہ وتعطیل المساجد، انقطاع الحاج وخسف و قذف بخسراسان وطلوع الکواکب المذنبہ واقتران النجوم وھرج ومرج و قتل نھب فتلک علامات عشرہ من العلامۃ

ایک دوسرے خطبہ میں امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے خروج کی دس علامتیں ہیں (۱) کوفہ کی گلیوں میں پرچموں کا جلایا جانا۔ (۲) مسجدوں کی تعطیل (۳) حاجیوں کا رک جانا (۴) خراسان میں زمین کا دھنسنا (۵) خراسان میں سنگباری (۶)، دم دار ستاروں کا طلوع (۷)، ستاروں کا قریب آنا (۸)، شور و شر (۹)، قتل (۱۰) غارت گری۔ یہ دس علامتیں ہیں اور ایک علامت سے دوسری

العلامة الی عجب فاذا تمت العلامات قائم قائمنا۔[1]

کے درمیان جائے تعجب ہے، تو جب یہ علامتیں مکمل ہو جائیں تو ہمارا قائم قیام کرے گا۔

○

الا وان للباطل جولة و للحق دولة الا وانی ظاعن عن قریب فارتقبوا الفتنة الاموریه و الدولة الکسرویة ثم تقبل دولة بنی العباس بالفزع والباس وتبنی مدینة یقال لها الزوراء بین دجلة ودجیل وکفرات ملعون من سکنها منها تخرج طینت الجبارین تعلن فیها القصور وتسیل الستور،

آگاہ ہو جاؤ کہ باطل گزشتنی ہے اور حق کے لیے دوام ہے۔ آگاہ رہو کہ میں عنقریب جانے والا ہوں پس اموی فتنہ اور کسروی حکومت کے منتظر رہو۔ پس بنی عباس کی حکومت آئے گی خوف و دہشت اور سختی و عذاب اور ایک شہر بنایا جائے گا۔ دجلہ اور دجیل اور فرات کے درمیان جس کا نام زوراء ہوگا اس میں سکونت اختیار کرنے والا ملعون ہوگا۔ متکبروں کی طینت یہاں سے برآمد ہوگی۔ یہاں محلات ظاہر ہوں گے اور ان

---

[1] نوائب الدہور جلد اوّل صفحہ ۳۷۸۔

ویتعاملون بالمکر و
الفجور فیستدا ولها بنو
العباس اثنین واربعین
ملکًا عدد سنی الملك
ثم الفتنة العبراء و
القلادة الحمراة فی
عنقها قائم الحق ثم
اسفر عن وجهی بین
اجنحة الاقالیم کالقمر
المضی بین الکواکب
وان لخروجی
علامات عشرة اولها
تحریق الرایات رتخریق
الزوایا فی ازقة
الکوفة وتعطیل المساجد
وانقطاع الحاج وخسف
وقذف بخراسان و
طلوع الکوکب المذنب
واقتران النجوم و

میں پردے آویزاں ہوں گے اور
یہاں کے لوگ مکر و فریب اور فسق و
فجور کا معاملہ کریں گے پس بنی عباس
کے بیالیس بادشاہ ملک کے عدد
کے مطابق پے در پے اس میں حکومت
کریں گے۔ پھر اندھیر کرنے والا فتنہ
اور غرق کر دینے والی خون ریزی ظاہر
ہو گی۔ پھر اس کے عقب میں حق
کا قیام کرنے والا ظاہر ہوگا۔ پھر میں
اپنے چہرے سے پردہ ہٹا کر ظاہر
ہوں گا۔ زمین کے مختلف اقالیم میں
جیسے کہ چاند ستاروں کے درمیان
چمکے اور میرے خروج کی دس علامتیں
ہیں۔ ان کی پہلی علامت کوفہ کی گلیوں
میں پرچموں کا جلایا جانا اور مسجدوں
کی تعطیل، اور حاجیوں کا منقطع ہو
جانا اور خراسان میں زمین کا دھسنا
اور خراسان میں سنگباری اور دمدار
ستارے کا طلوع اور ستاروں کا

(د) خراسان میں زمین کا دھنسنا زلزلے کے سبب سے متوقع ہے یا ممکن ہے اور کوئی صورت ہو۔

(ھ) خراسان کی سنگ باری بمباری بھی ہو سکتی ہے اور اولوں کی بارش بھی۔

(و) کوئی مخصوص دم دار ستارہ طلوع کرے گا (غالباً اسی کا ذکر خطبہ لولوۃ میں ہے)

(ز) بعض اہم ستاروں کا اقتران ہوگا۔

(ح) شور و شر

(ط) قتل

(ی) غارت گری

○

حجاز۔ نجف

عن علی قال اذا	علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب
وقعت النار فی	تمہارے حجاز میں آگ پیدا ہو جائے
حجازکم وجدی	اور تمہارے نجف میں پانی جاری ہو
الماء بنجفکم	جائے تو اس وقت اس کے
فتوقعوا ظھورہ۔ [1]	ظہور کی توقع رکھو

---

[1] الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۲۵

○

نجف، بغداد، حجاز

عن زین العابدین علیه السلام اذا ملا نجفکم هذا السیل والمطر والمدر وملکت بغداد التتر فتوقعوا ظهور القائم المنتظر۔ [1]

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا نجف سیلاب و بارش سے بھر جائے اور جب حجاز اور مدر میں آگ ظاہر ہو جائے اور بغداد پر تاتاری حکومت کرنے لگیں تو اس وقت قائم منتظر کے ظہور کی توقع رکھو۔

توضیح

۱۔ کہا جاتا ہے کہ ۶۵۴ھ ہجری میں مدینہ میں بہت ہولناک آگ لگی تھی اور نجف میں پانی جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس خشک و بے آب شہر میں اب پائپ لائنوں کے ذریعہ پانی جاری ہو چکا ہے۔ لہذا یہ علامات پوری ہو گئیں۔

۲۔ امیرالمومنین کے قول میں حجاز میں آگ لگنا اور نجف میں پانی کا جاری

---

[1] الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۲۵۔

ہونا ذکر کیا گیا ہے۔ امام زین العابدین کی روایت میں نجف میں سیلاب کا آنا حجاز و مَدر میں آگ کا لگنا اور بغداد پر تاتاریوں کا غلبہ بیان کیا گیا ہے۔ ان دونوں روایتوں کا ظاہر یہ ہے کہ یہ واقعات ایک ہی زمانے کے عرض میں ہوں گے۔ لہٰذا بظاہر ابھی یہ علامات پوری نہیں ہوئیں۔

۳۔ نجف کا سیلاب و بارش کی زد میں آنا بعض دوسری روایات میں بھی ملتا ہے اور غالباً یہ علامت سالِ ظہور کی ہے۔

۴۔ حجاز سعودی عرب کا مشہور علاقہ ہے اور مَدر یمن کا ایک دیہات ہے جو شہر صنعا سے بیس میل کے فاصلے پر ہے۔

۵۔ ترکوں کا بغداد پر غالب آجانا غالباً ظہور سے ایک سال قبل ہوگا اس لیے کہ پیغمبر اکرم کے ایک فرمان کے مطابق ترک تین مرتبہ خروج کریں گے اور ان کا آخری خروج سفیانی کے خروج سے متصل ہوگا۔ ان کا پہلا خروج ہلاکو کے عہد کا ہے، دوسرا خروج عثمانیوں اور سلجوقیوں کا غالب آنا ہے، اور تیسرا خروج ابھی باقی ہے۔

○

قبر کمیلؒ

حضرت امیر المومنین علیہ السلام قال کمیل بن زیاد یا سیدی ان لی سوال

کمیل ابن زیاد نے امیر المومنینؑ سے کہا کہ مولا! میں آپ سے ایک خواہش کرنا چاہتا ہوں، لیکن حیا اس

معك والحياء ينعى عن ذلك فقال قل يا كميل ما تريد قال مجاورتي قبري بقربك وتوجه اليه فقال يا كميل ان قبرك هنا فقال يا سيدي انه بعيدة عنك قال كلا سيكون قريبا واعلم انه في آخر الزمان تحيط بقربك قصور والحدايق وفي كل قصر مصباح بحرسك ومراه ينظر بها البعيد والقريب و هي علامات قائمنا آل بيت رسول الله۔

سے مانع ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے کمیل اپنی خواہش بیان کرو کہا، مولا! میں چاہتا ہوں کہ میری قبر آپ کے جوار میں بنے، آپ کمیل کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کمیل! تمہاری قبر یہاں بنے گی، کمیل نے عرض کی مولا! یہ تو آپ سے بہت دور ہے، فرمایا ہرگز نہیں۔ یہ مستقبل میں قریب ہو جائے گی اور یہ بھی جان لو کہ آخری زمانے میں تمہاری قبر کے چاروں طرف اعلیٰ مکانات اور باغات ہوں گے اور ہر قصر میں ایک ایسا چراغ ہوگا، جو تمہاری نگرانی کرے گا اور ایک ایسا آئینہ ہوگا جس میں دور اور نزدیک کی چیزیں نظر آئیں گی اور یہ سب باتیں ہمارے قائم آل محمدؐ کے ظہور کی علامات ہیں[1]

میری طالب علمی کے زمانہ میں قبر کمیل شہر نجف کے باہر تھی، جس کے

---

[1] روضۃ العلویہ، بحوالہ علائم ظہور زنجانی صفحہ ۳۶۶

چاروں طرف ریگستان تھا۔ پھر غالباً ۱۹۶۰ء کے بعد وہ علاقہ آباد ہونا شروع ہوا اور عالی شان مکانات تعمیر ہونا شروع ہوئے۔ پانچ سال میں وہ میدان ایک اچھے محلے کی صورت اختیار کر گیا۔ چونکہ اسی علاقہ میں مسجد حنانہ بھی واقع ہے اس لیے اس علاقے کا نام بھی حنانہ ہو گیا ہے۔

○

مصر و شام

۱

ابی الحسن علیہ السلام کافی برایات من مصر مقبلات خضر مصبغات حتی تاتی الشامات فتھدی الی ابن صاحب العصبات [1]	امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ پرچم جو سبز رنگ میں رنگے ہوئے ہیں مصر میں حرکت کریں گے اور شام اور اطراف شام میں داخل ہوں گے اور صاحب عصا کے لڑکے کو ہدیہ کیے جائیں گے۔

۲

عنہ علیہ السلام سئل	امام علیہ السلام سے کسی نے

---

[1] الزام الناصب۔ جلد ۲۔ صفحہ ۱۲۷۔

عن الفرج فقال تريد الاكثار ام اجمل لك قبل بل تجمل لی قال اذا ركزت رايات قيس بمصر ورايات كنده بخراسان [1]	فرج (ظہور) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے پوچھا کہ تفصیل سے بیان کروں یا اختصار سے؟ عرض کی کہ اختصار سے بیان فرمایئے فرمایا کہ جب قیس کے پرچم مصر میں اور کندہ کے پرچم خراسان میں مرتکز ہو[2] جائیں تو فرج ہوگی۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ مصر سے کچھ پرچم چلیں گے، جن کا رنگ سبز ہوگا، پھر وہ شامات میں داخل ہوں گے۔ شامات سے مراد شام، لبنان، اردن اور فلسطین کے سارے علاقے ہیں۔

العصیات کی جگہ بعض نسخوں میں الوصیات ہے، جس کا ترجمہ یہ ہوگا۔ کہ صاحبِ وصیت کے بیٹے کو ہدیہ کیے جائیں گے۔

یہ عصا کون سے ہیں؟ یا وصیتیں کیا ہیں؟ ان کا صاحب کون ہے اور

---

[1] الزام الناصب جلد ۲ ص ۱۴۷۔

[2] الخرائج والجرائح کی بیسویں فصل میں اس روایت کو ایک لفظ کے فرق کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ یعنی جب پرچم حرکت میں آجائیں۔

شام

۱

عن علی علیہ السلام قال اذا اختلف اصحاب الرایات السود خسف بقریۃ من قری ارم وسقط جانب مسجدھا الغربی، ثم یخرج بالشام ثلاث رایات الاصحب والابقع والسفیانی فیخرج السفیانی من الشام والابقع من مصر فیظھر السفیانی علیھم۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سیاہ جھنڈوں والے اختلاف کریں تو ارم[1] کی بستیوں میں سے ایک بستی دھنس جائے گی اور اس کی مسجد کا مغربی حصہ منہدم ہو جائے گا۔ اس وقت شام میں تین جھنڈے خروج کریں گے اصحب، ابقع اور سفیانی سفیانی شام سے خروج کرے گا اور ابقع مصر سے، لیکن سفیانی ان لوگوں پر غالب آجائے گا۔

---

[1] ارم کے سلسلہ میں بڑے اختلافات ہیں، بعض کا خیال ہے کہ یہ اسکندریہ ہے۔ بعض دمشق کو کہتے ہیں۔ ارم ضم الف اور سکون را کے ساتھ آذربائیجان کا ایک علاقہ ہے اور ارم ضم الف اور فتح را کے ساتھ کردستان کے علاقے کا ایک شہر ہے۔ تفصیل معجم جلد ۱، صفحہ ۷۰ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

۲

مسنداً عن عبد الله ابن منصور عن الصادق علیه السلام سئل عن اسم السفیانی فقال وما لصنع باسمه از املك کنوز الشام الخمس دمشق وحمص وفلسطین والاردن وقنرین فتوقعوا عند ذالك الفرج قلت یملك تسعة اشهر قال لا ولکن یملك ثمانیه اشهر لا یزید یوما۔

عبداللہ ابن منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس کے نام سے کیا کرنا ہے، جب وہ شام کے پانچ خزانوں دمشق، حمص، فلسطین، اردن اور قنرین کا مالک ہو جائے تو اس وقت ظہور کے متوقع رہنا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ وہ نو ماہ حکومت کرے گا؟ فرمایا نہیں بلکہ پورے آٹھ ماہ حکومت کرے گا، جس میں ایک دن بھی زیادہ نہیں ہوگا۔

○

شام

عن ابی جعفر علیه السلام قال للراوی الزم الارض ولا تحرك یدا ولا رجلا حتی

امام محمد باقر علیہ السلام نے راوی سے فرمایا کہ زمین پر جم جاؤ اور اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دو یہاں تک

سیحون وجیحون والفرائین والنیل ینصر اللہ اھل بیتہ علی الضلال فلا ترفع لھم رایۃ الی یوم القیامۃ۔ لہ	سیحوں، جیہوں، دجلہ، فرات، نیل پر قابض نہ ہو جائیں تو اس وقت اللہ گمراہی کے مقابلے میں اہل بیت رسولؐ کی نصرت کرے گا اور پھر قیامت تک گمراہی کا پرچم بلند نہیں ہوگا۔

یہ روایت تفصیلی ہے صاحب صراطِ مستقیم نے غالباً اسے تلخیص کرکے نقل کیا ہے اور بعینہٖ اسی طرح صاحب الزام الناصب نے اسے نقل کر دیا ہے۔ جو حضرات تفصیل دیکھنا چاہیں وہ کتاب ثواب الاعمال میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

○

گرھن

مسندا عن الباقر علیہ السلام انہ قال آیتان تکونان قبل قیام القائم علیہ السلام لم یکونا منذ ھبط	امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ دو نشانیاں قائم آلِ محمدؐ کے قیام سے قبل ظاہر ہونگی اور یہ ہبوط آدم سے لے کر اب

لہ الزام الناصب جلد ۲۔ صفحہ ۱۲۵۔

آدم الی الارض تنکسف الشمس فی النصف من شهر رمضان والقمر فی اخره فقال الرجل یا ابن رسول الله تنکسف الشمس فی آخر الشهر و القمر فی النصف فقال علیه السلام انی لاعلم بما تقول ولکنهما آیتان لم یکونا منذ هبط آدمؑ۔

تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں رمضان کے وسط میں سورج گرہن اور آخر میں چاند گرہن ہوگا۔ کسی شخص نے کہا کہ فرزندِ رسولؐ! سورج گرہن آخر ماہ میں چاند گرہن اوسط ماہ میں ہوا کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم جو کہہ رہے ہو۔ وہ میں بھی جانتا ہوں، لیکن یہ دو نشانیاں ایسی ہیں جو ہبوط آدمؑ سے اب تک نہیں ہوئی ہیں۔

○

مسندا عن ورد عن ابی جعفر علیه السلام آیتان بین یدی هذا الامر خسوف القمر لخمس وعشرین وکسوف الشمس لخمس عشرة ولم یکن ذالک منذ هبط آدم الی الارض و عند ذالک سقط حساب المنجمین۔

ورد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس امر (ظہور) سے قبل دو نشانیاں ہیں ۲۵ تاریخ کو چاند گرہن ہوگا اور ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔ اور یہ دونوں نشانیاں ہبوط آدم سے اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں اس وقت اہل نجوم کا حساب ساقط ہو جائے گا۔

○

جمادی الثانیہ ورجب

و فی العوالم عنه علیه السلام اذا ان قیامه مطر الناس جمادی الاخره وعشرة ایام من رجب مطر لم تر الخلائق مثله فینبت لحوم المؤمنین وابدانهم فی قبورهم وکانی انظر الیهم مقبلین من قبل جهینة ینفضون شعورهم من التراب۔ [1]

عوالم میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب قیام قائم کا وقت آجائے گا تو پورے جمادی الثانیہ اور رجب کے دس دنوں میں ایسی بارش ہوگی جو لوگوں نے پہلے نہ دیکھی ہو گی اس سے مومنین کے گوشت اور جسم ان کی قبروں سے نمو پائیں گے اور گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہینہ کی طرف سے آرہے ہیں اور اپنے سروں سے مٹی کو صاف کر رہے ہیں

○

---

[1] الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵۔

صفر

عن کتاب عبد اللہ بن بشار رضیع الحسین علیہ السلام اذا اراد اللہ ان یظھر قائم آل محمدؐ بدأ الحرب من صفر الی صفر و ذلک اوان خروج المھدیؑ [1]

عبداللہ ابن بشار کی کتاب میں امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ قائم کے ظہور کا ارادہ فرمائے گا تو اس زمانے میں ماہ صفر سے ماہ صفر تک جنگ ہوگی اور وہی خروج مہدی کا زمانہ ہوگا۔

---

[1] الزام الناصب جلد ۲۔ صفحہ ۱۲۵۔

خروج

○

روایتِ ابوذرؓ

رویتا عن ابی ذر انه کان یوشک ان یاتی علی الناس زمان یغبط فی خفیف الحاذ یعنی الذی لا اهل له ولا ولد کما یغبط الیوم ابو عشر من الاولاد وتمر الجنازة فی السوق فیهز الناس روسهم و یقولون لیت احدنا کان مکانه فقال عبادة الصامت یا اباذر ان هذا امر عظیم فقال لعل الامر اعظم مما یطؤن رسول الله قایکون فی آخر الزمان دیدان القراء فمن ادرك ذلك الزمان فلیعوذ بالله من شرورهم ثم

ابوذرؓ نے بیان کیا کہ ایک زمانہ آئے گا۔ جب لوگ اس پر رشک کریں گے، جس کے عیال و اولاد نہ ہوگی۔ جیسا کہ آج اس پر رشک کرتے ہیں، جس کے دس لڑکے ہوں۔ اور اور جب بازار سے جنازہ گزرے گا تو لوگ اپنے سروں کو ہلائیں گے اور کہیں گے کہ کاش کہ اس مردہ کی جگہ ہم مرجاتے۔ عبادہ بن صامت نے کہا کہ ابوذرؓ! یہ عجوبہ ہے، کہا کہ ہاں جتنا تم خیال کرتے ہو اس سے بھی بڑا عجوبہ ظاہر ہوگا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں لوگ قرآن گائیں گے اور استخفاف کریں گے جو اس زمانے میں ہو وہ ان سب لوگوں کے شر سے پناہ چاہے۔ پھر

يظهر قلائص البرد فلا يستحي يومئذ من الرّباء المتعامل بدينه اجره كاجو خمسين وفي رواية ابن مسعود وان تغلو مهور النساء عن الخيل ثم يرخص فلا يغلو الى يوم القيامة۔ [1]

فرمایا اس زمانے میں جاڑے کی ٹوپیاں ظاہر ہوں گی اور لوگ سُود کے استعمال سے نہیں شرمائیں گے، اس وقت دین پر قائم رہنے والا پچاس انسانوں کے برابر اجر کا مستحق ہوگا اور ابن مسعود کی روایت میں ہے کہ اس وقت عورتوں کے مہر اور گھوڑوں کی قیمت میں بہت اضافہ ہو جائے گا، اور قیامت تک کمی نہ ہوگی۔

○

خطبہ عجماء

بعد كلام طويل له عليه السلام فيما يخبر من الملاحم العظام يقول وينكر الاخ اخاه ويعق الولد اباه وتذم

امیر المومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ دیتے ہوئے مختلف جنگوں اور فتنوں کا تذکرہ فرمایا۔ پھر اس طویل بیان کے بعد ارشاد فرمایا کہ بھائی اپنے بھائی کا انکار کرے گا۔ بیٹا اپنے

---

[1]

النساء بعولتهن وتسخر
النساء والامهات بناتهن و
ينغمس الفقهاء بالكذب و
يميل العلماء للريب و
ينكشف الحظاء عن
الحجب وطلع الشمس
من المغرب وينادي
مناد من السماء يا ولي
الله الى الاحياء يظهر
قائمنا المغيب فيقدمه
الروح الامين ويليه
الكتاب المبين ثم
مواريث الانبياء وبديه
الشهداء هم عيسى بن
مريم فيبايعونه في
البيت الحرام فيتم
الله له اصحاب مشوره
فيتقوعلى بيعة ثاني بهم
الملائكة۔

باپ کو عاق کردے گا، اور عورتیں اپنے
شوہروں کی مذمت کریں گی، اور
مائیں اپنی لڑکیوں کا مذاق اڑائیں گی
فقہا جھوٹ اور دروغ بیانی میں
ڈوبے ہوئے ہوں گے، علماء رشک
وشبہ کی طرف مائل ہوں گے پوشیدہ
چیزوں سے پردے اُٹھ جائیں گے
اور سورج مغرب سے طلوع کرے گا
اور ایک ندا دینے والا آسمان
سے ندا دے گا۔ اے ولی اللہ!
زندوں کی طرف توجہ دیجئے۔ اس
وقت ہمارا قائم جو پردۂ غیب میں ہوگا
وہ ظہور کرے گا تو روح اس کے
پاس آئے گی۔ اور اسے کتاب مبین
اور انبیاء کی میراث دیں گے۔ اس
وقت اس کے پاس گواہی دینے
والے موجود ہوں گے اور ان کی سرداری
عیسیٰ بن مریم کے پاس ہوگی پھر یہ
لوگ خانہ خدا میں بیعت کریں گے۔

یہ خطبہ شیخ محمد رضا بسی نے الشیعۃ والرجعۃ جلد ا صفحہ ۱۴۵-۱۴۶ پر، دوحۃ الانوار تالیف شیخ محمد یزدی صفحہ ۱۴۳ سے نقل کیا ہے۔ اور پورا خطبہ نقل کرنے کی بجائے اپنے موضوع سے متعلق جز نقل کیا ہے۔ دوحۃ الانوار میرے پاس نہیں ہے۔ ورنہ مذکورہ جنگوں اور فتنوں سے علامات پر مزید روشنی پڑ سکتی تھی، میں نے منقولہ خطبہ سے فقط وہ جز تحریر کیا ہے جو علامات سے متعلق ہے۔

○

خروج سفیانی

عن علی علیہ السلام قال فی حدیث آخر ثم یقع التدبر والاختلاف بین آراء العرب والعجم فلا یزالون یختلفون الی ان یصیر الامر الی رجل من ولد ابی سفیان یخرج من وادی الیابس من دمشق فیھرب حاکمھا منہ یجتمع الیہ قبائل العرب ویخرج الربیعی والجرھمی ولاصھب وغیرھم

امیر المومنینؑ نے ایک حدیث کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ پھر عرب وعجم رایوں میں اختلاف وافتراق ہوگا وہ بھی اختلافات میں ایسے ہوتے ہوں گے کہ اقتدار نسل ابوسفیان کے ایک شخص تک پہنچ جائے گا جو دمشق کی وادی یابس سے خروج کرے گا۔ تو دمشق کا حاکم وہاں سے فرار کر جائے گا اور اس کے گرد قبائلی عرب جمع ہو جائیں گے اور ربیعی، جرہمی اور اصہب وغیرہ خروج کریں

من اهل الفتن والشغب
فیغلب السفیانی علی کل
من یحاربه منهم
فاذا قائم القائم (عج)
یخراسان الذی اتی من
الصین وملتان وجه السفیانی
فی الجنود الیه فلم
یغلبوا علیه ثم یقوم
منا قائم بجیلان بعینه
المشرق فی دفع شیعة
عثمان ویجیبه الابر والدیلم
ویجدون منه النوال
والنعم وترفع لولدی
النود والرایات ویفرقها
فی الاقطار والحرمات و
یاتی الی البصرة و
یخربها ویعمر
الکوفة ویوربها و
یعزم السفیانی علی

گے۔ اور فتنہ وفساد پھیلائیں گے
پھر سفیانی ان میں سے ہر جنگ
کرنے والے پر غالب آجائے
گا تو جب ایک قائم چین و ملتان
سے آکر خراسان میں آرام کرے گا تو
سفیانی اس کی طرف اپنا لشکر بھیجے
گا، لیکن وہ لوگ اس پر غالب
نہیں ہوں گے۔ پھر ہم میں سے ایک
قائم جیلان میں قیام کرے گا اور
شیعیان عثمان کو دفع کرنے میں،
مشرق اس کی مدد کرے گا۔ اور
ابرو دیلم کے لوگ اس کی موافقت
کریں گے اور اس سے انہیں نعمتیں
اور سہولتیں ملیں گی اور میرے بیٹے
کے لیے پرچم بلند ہوں گے اور وہ
انہیں مختلف علاقوں میں ہرائے
گا اور بصرہ آکر شہر کو تباہ کردے
گا اور کوفہ کو آباد کرے گا اس
وقت سفیانی اس سے جنگ کا

قتاله ویهم مع عساکره
باستیصاله فاذا جهزت
الالوف فصفت الصفوف
قتل الکبش الخروف
فیموت الثائر ویقوم
الاخر شقّ ینهض الیمانی
لمحاربة السفیانی
ویقتل النصرانی فاذا
هلك الکافر و
ابنه الفاجر ومات
الملك الصائب و
مضی لسبیله النائب
خرج الدّجال وبالغ
فی الغواء والاضلال ثم
یظهر آمره وقاتل
الکفرة السلطان المامول
الّذی تحیر فی غیبة العقول
والتّاسع من ولدك یا
حسینؑ یظهر بین الرکنین

ارادہ کرے گا اور اسے ہلاک کرنے
کے لیے اپنے لشکر کے ساتھ چلے
گا تو جب ہزاروں آمادہ ہو جائیں
اور صفیں استادہ ہو جائیں، اور
مینڈھا اپنے بچے کو قتل کر دے
تو خون کا انتقام لینے والا مر جائے
اور دوسرا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر
یمانی سفیانی سے جنگ کے لیے
کھڑا ہوگا اور نصرانی قتل ہو جائے
گا، تو جب کافر اور اس کا فاجر
بیٹا دونوں ہلاک ہو جائیں اور صحیح
رائے رکھنے والا بادشاہ مر جائے
اور اس کا نائب بھی اسی راستے
پر چلا جائے تو دجال خروج کرے
گا اور گمراہی و فریب دہی میں کمال
حاصل کرے گا، پھر حکمرانوں کا حاکم،
کافروں کا قاتل اور سرکز امید بادشاہ
ظاہر ہوگا، جس کی غیبت میں عقلیں
متحیر ہوں گی، اور اے حسینؑ! وہ تیری

یظهر علی الثقلین ولا یترك فی الارض الا دنین طوبی للمؤمنین الذین ادرکوا زمانه والحقوا اوانه و وشهدوا ایامه ولا قوا قوامه۔[1]

نسل میں نواں ہوگا۔ وہ رکن و مقام کے درمیان ظاہر ہوگا۔ زمین پر پست افراد کو ختم کر دے گا۔ مبارک ہو ان مومنین کو جو اس کا زمانہ پائیں گے اور اس کے عہد حکومت میں رہیں گے اور اس کی قوموں سے ملاقات کریں گے۔

○

خروج

۱

مسندا عن الصادق علیه السلام خروج الثلثه الحراسانی والسفیانی والیمانی فی سنه واحدة فی شهر واحد فی یوم واحد ولیس فیها رایة باهدی من

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سفیانی، خراسانی اور یمانی ان تینوں کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی ماہ اور ایک ہی دن میں ہوگا، ان تینوں جھنڈوں میں یمانی سے زیادہ ہدایت کرنے والا جھنڈا

---

[1]

رایۃ الیمانی یھدی الی الحق۔ [1]

کوئی نہ ہوگا جو حق کی طرف ہدایت کرے گا۔

۲

مسند عن الصادق علیہ السلام خمس قبل قیام القائم علیہ السلام الیمانی والسفیانی و المنادی ینادی من السماء وخسف بالبیداء و قتل نفس الزکیہ۔ [2]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قائم آلِ محمد کے قیام سے قبل پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ (۱) خروج یمانی (۲) خروج سفیانی (۳) آسمان سے ایک منادی کی آواز (۴) بیداء میں زمین کا دھنس جانا (۵) قتل نفس زکیہ۔

۳

عن کمیل ابن زیادہ عن امیر لمومنین علیہ السلام قیل ومن علائم الظہور خروج ابن الحسن من مکۃ وقتل رجل فاطمی بالکوفۃ وتخریب

کمیل ابن زیاد نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ ظہورِ مہدیؑ کی علامتوں میں سے چند یہ بھی ہیں۔ فرزند حسنؑ کا مکہ سے خروج، کوفہ میں ایک مرد فاطمی کا قتل، قبور

---

[1]

[2]

قبور الائمة وسلطنت رجل	ائمہ کا خراب کیا جانا۔ ایک مرد
طبری وتبدیل البسة الاسلامیه	طبری کی حکومت، اسلامی لباسوں کا
وتغیر سنن النبویة و	تبدیل ہو جانا، سنن نبوی کا متغیر
وتمایل الناس الی	ہو جانا، لوگوں کا مذہب مزدکیت
مذهب المزدکیة[1]	کی طرف میلان۔

میرے ذاتی کتب خانے میں مفاتیح الکنوز نظام العلماء طباطبائی کا ایک نسخہ مطبوعہ طہران ۱۲۹۵ھ موجود ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۲۹۲ پر کسی شخص نے ۱۳۴۷ھ میں یہی روایت اپنے ہاتھ سے نقل کی ہے۔ علامات وہی ہیں۔ لیکن ترتیب مقدم و مؤخر ہے اور ایک جملہ میں اضافہ ہے اور وہ یہ ہے کہ "مرد فاطمی کوفہ کے پل کے قریب قتل کیا جائے گا"

مفاتیح الکنوز کا جو نسخہ میرے پاس ہے اس کے صفحہ ۲۹۵ کے بالائی حاشیہ پر ۲۹ جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ کو کسی نے یہ عبارت تحریر کی ہے:

نقل عن کتاب الاسرار سبزواری من	
علائم الظهور اذا کشف الحجاب و	
خرجت النساء کالرجل الشاب وغیره	
احکام الکتاب فانتظروا انزول البلاء	
کالغیب من السحاب وقیام قطب	

---

[1] ۱۲

القتل فی الدنیا فعند ذالك یجتمع اهل المکّة الی السفیانی و یخوفونه عقوبة الله عزوجل فیامر بقتلهم و قتل العلما والزهاد فی جمیع الافاق فعند ذالك یجتمعون الی رجل من قریش له اتصال الی رسول الله (وهو الامام المهدی) بهلاك السفیانی۔ [1]

کرلیں گے اور دنیا میں قتل کی کثرت ہو جائے گی، اس وقت اہل مکّہ جمع ہو کر سفیانی کو خدا کے عذاب کا خوف دلائیں گے تو وہ ان کے قتل کا حکم دے دے گا اور سارے علاقوں میں علماء و زہاد کو قتل کرائے گا۔ اس وقت لوگ قریش کے شخص کے پاس جمع ہوں گے۔ جو آلِ رسولؐ سے ہوگا وہ امام مہدیؑ ہوں گے) اور سفیانی کی ہلاکت کی خواہش کریں گے۔

(اقتباس بقدر ضرورت)

○

خروج مغربی

عن کعب الاخبار قال خروج المهدی الویة

کعب الاحبار نے کہا کہ خروج مہدیؑ کی علامت وہ جھنڈے ہیں

---

[1]

تخرج من قبل المغرب
علیها رجل من کندة
اعرج فاذا ظهر
اهل المغرب علی
اهل مصر فبطن
الارض یومئذ خیر
لاهل الشام۔

جو مغرب کی طرف سے خروج کریں
گے اور ان کا سردار کندہ کا ایک
لنگڑا شخص ہوگا تو جب اہلِ
مغرب اہلِ مصر پر حملہ آور ہوں تو
اس وقت شام والوں کے
لیے قبریں زمین کی سطح سے بہتر
ہوں گی۔

○

بغداد۔ خروج ہمدانی

عن جدہ عمر ابن
سعد قال، قال امیر المومنین
علیہ السلام لا یقوم القائم
حتی تفقاعین الدنیا
وتظهر الحمرة فی
السمآء وتلك دموع
حملة العرش علی اهل
الارض وحتی یظهر
فیهم قوم لاخلاق

عمر ابن سعد نے روایت کی ہے
کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ قائم
اس وقت تک قیام نہیں کرے
گا۔ جب تک کہ دنیا کی آنکھ نہ پھٹ
جائے اور آسمان پر سرخی نہ ظاہر ہو
اور یہ سرخی عرش اٹھانے والے
فرشتوں کے آنسو ہوں گے۔ جو
اہلِ زمین کے لیے جاری ہوں گے
یہاں تک کہ ایسے لوگ پیدا

لهم يدعون لولدي و
هم براء من ولدي
تلك عصابة رديئة
لا خلاق لهم على الاشرار
مسلطة و للجبابره
مفتنه و للملوك مبيره
يظهر في سواد الكوفة
يقدمهم رجل اسود
اللون و القلب ربث الدّين
لا خلاق له مهجن
زنيم عتل تداولته
ايدي الغواهر من
الامهات من شر نسل
لا سقاها الله المطر
في سنة اظهار
غيبة المتغيب من
ولدي صاحب الراية
الحمرا و العلم
الاخضري يوم

ہوں گے جو توفیقاتِ الٰہی سے دور ہوں
گے۔ وہ میرے فرزند کی طرف دعوت
دیں گے۔ لیکن وہ خود میرے فرزند
سے بیزار رہوں گے۔ وہ لوگ
پست فطرت اور اللہ سے دور ہونگے
وہ اشرار پر مسلط ہوں گے۔ جابر اشخاص
کے درمیان فتنہ پھیلانے والے
ہوں گے اور بادشاہوں کو ہلاک
کرنے والے ہوں گے۔ یہ لوگ
شہر کوفہ کے قریب ظاہر ہونگے
ان کا سردار ایک سیاہ رنگ
اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ وہ بے
دین ہوگا، خدا سے دور ہوگا۔ وہ
عیب دار بخیل اور پرخور ہوگا۔ وہ
بدترین نسل اور بدکار ماؤں سے پیدا
ہوگا میرے غائب فرزند کے ظہور
کے سال اللہ اسے بارش سے
سیراب نہ کرے۔ میرے فرزند کا
پرچم سُرخ اور علم سبز ہوگا۔ وہ دن

للمخيبين بين الانبار
وهيت، ذلك يوم فيه
صيلم الاكراد والشراة
وخراب دار الفراعنه
ومسكن الجبابرة
مساوى الولاة الظلمة
وام البلاء واحت العار
تلك ورب على يا عمر
ابن سعد بغداد الا لعنه
الله على العصاة
من بنى اُمية وبنى
فلان الخونه الذين
يقتلون الطيبين من
ولدى ولا يراقبون فيهم
ذمتى ولا يخافون
الله فيما يفعلونه
بحرمتى ان لبنى

ان نا اُمید لوگوں کے لیے عجیب
دن ہوگا، جو انبار[1] اور ہیت
کے درمیان ہوں گے۔ اس دن
صیلم اکراد اور پست طینت لوگ
ہلاک ہوں گے، فرعونوں کا شہر
جباروں کا مسکن، ظالم حکمرانوں
کی پناہ گاہ، بلاد ننگ و عار
کا مرکز تباہ ہوگا۔ اے عمر ابن سعد!
رب علی کی قسم وہ بغداد ہے۔ خدا
لعنت کرے بنی امیہ کے گناہگاروں
اور بنی فلاں (عباس) پر یہ خائن
لوگ میری نسل کے پاکیزہ افراد کو
قتل کریں گے، اور ان کے لیے میرے
حق کا خیال بھی نہیں کریں گے اور
میری حرمت رکھنے کے لیے وہ
اپنے اعمال میں اللہ سے بھی خوف
نہیں کریں گے۔ ایک دن

---

[1] ہ

العباس يوما كيوم الطموح
ولهم فيه صرفخه كصرخة
الحبلى الويل لشيعة ولد
العباس من الحرب التى
سنح بين نهاوند والدينور
تلك حرب صعاليك شيعة
على يقدمهم رجل من همدان
اسمته على اسم النبى ضعوت
موصوف باعتدال الخلق
وحسن الخلق ونضارة
اللون له فى صوته
ضحك وفى اشفارة
وطف وفى عنقه سطح فرق
الشعر مفلج المثنايا على
فرسه كبدر تجلى عنه الغمام
تسير بعصابة خير عصابة آوت
وتقربت وداتت لله بدين
تلك الابطال من العرب الذين
يلحقون حرب الكريهة والدبرة

بنی عباس تباہ و برباد ہو جائیں گے
اور اس وقت وہ حاملہ کی طرح چیخیں
گے۔ افسوس ہے بنی عباس کے
متبعین پر اس جنگ سے جو
نہاوند اور دینور کے درمیان ہو،
وہ علی کے فقیر شیعوں کی جنگ
ہوگی۔ ان کا سردار ہمدان کا ایک
شخص ہوگا۔ اس کا نام رسول اللہ
کے نام پر ہوگا، اس کا جسم معتدل
اور اخلاق اچھا ہوگا، اس کے
رنگ میں تازگی اور آواز میں ہنسی
کی کھنک ہوگی۔ اس کی مونچھیں
گھنی ہوں گی، اس کی گردن قوی،
بال بنے ہوئے ہوں گے، اگلے دانتوں
میں کشادگی ہوگی، وہ اپنے گھوڑے
پر چودھویں کے چاند کی طرح جو
بادل سے ظاہر سوار ہوگا، وہ اللہ
کے لیے دین کا گرویدہ ہوگا۔ یہ عرب
کے بہادر ہوں گے، جو مکروہ جنگ

یومئذ علی الاعداء ان للعدو یوم ذالك الصیلم والاستیصال۔[1]

میں شریک ہوں گے۔ اس دن ان کے دشمنوں کی تباہی ہوگی۔

علامہ مجلسیؒ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث اگرچہ تحریف شدہ اور غلطیوں سے پُر ہے اور اس کا سلسلۂ سند بھی بدترین خلق خدا عمر ابن سعد لعنہ اللہ پر منتہی ہوتا ہے۔ اس کے باوجود میں نے اسے اس لیے تحریر کیا ہے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ حضرت قائم علیہ السلام کا تذکرہ دوست اور دشمنوں دونوں نے کیا ہے؟

توضیح

۱۔ دنیا کی آنکھ کا پھٹ جانا یا پھوٹ جانا غالباً اس بات کا اشارہ ہے کہ کثیر انسانی آبادی ہلاک ہو جائے گی۔

۲۔ آلِ محمدؐ علیہ السلام کے چاہنے والوں پر ایسے ایسے مظالم کے پہاڑ ٹوٹیں گے اور اس شدت سے ان کا خون بہایا جائے گا کہ اس کے ردِّ عمل کے طور پر آسمان پر ایک سُرخی ظاہر ہوگی، جسے امیرالمومنینؑ نے عرش اٹھانے والے فرشتوں کے آنسو سے تعبیر کیا ہے۔

۳۔ سرخی ظاہر ہونے کے دوران یا فوراً بعد سیاہ جھنڈوں والا لشکر خراسان سے کوفہ پہنچے گا۔ سواد کوفہ سے، اس کی ساری مضافاتی،

---

[1] ۵

بستیاں اور نخلستان وغیرہ مراد ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین و مذہب سے دور ہوں گے۔ یہ لوگ مہدی علیہ السلام کی طرف دعوت دیں گے۔ یعنی بظاہر ان کے ماننے والوں میں ہوں گے۔ جب کہ حقیقت میں آپ سے دشمنی اور بیزاری رکھنے والے لوگ ہوں گے۔

۴۔ یہ لشکر شریروں، متکبروں اور جابروں اور حکمرانوں پر غالب آکر انہیں تباہ و ہلاک کر دے گا۔ اس لشکر کا سردار سیاہ چہرہ اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ شجرہ نسب کی رُو سے پست ترین اور دین و اخلاق سے دور ترین، شخص ہوگا اور اس کے فوجی بھی بدنسب اور بُرے لوگ ہوں گے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جنگ باطل کے دو گروہوں میں ہوگی، جن میں ایک خراسان سے آیا ہوا کالے جھنڈوں کا لشکر ہے اور دوسرا عراقی لشکر ہے۔ جسے جہابرہ اور اشرار کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

۵۔ یہ جنگ مذکورہ لشکر اور اعراب اکراد کے درمیان انبار اور ہیت کے درمیانی علاقے میں ہوگی۔ انبار عراق کا ایک شہر ہے جو فرات کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ اور ہیت انبار کے مغرب میں ہے۔ انبار کا پرانا نام اماذی تھا۔ چند سال قبل اسے تبدیل کر کے انبار کر دیا گیا اس لیے کہ یہی نام اس کا قدیم ترین نام تھا۔

۶۔ اس جنگ کے نتیجہ میں بغداد تباہ ہو جائے گا۔ امیرالمومنینؑ کے عہد میں بغداد کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ یہ آپ کے غیب جاننے کا ثبوت ہے۔

۷۔ نہاوند اور دینور کے درمیان بھی جنگ ہوگی۔ نہاوند ہمدان کے جنوب میں اور دینور ایرانی کردستان کا ایک شہر ہے۔ جبکہ ہمدان کرمان کے قریب ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔

۸۔ اس جنگ کے سبب بنی عباس کی حکومت ختم ہو جائے گی اور اس کو ختم کرنے والے لشکر کا سردار ہمدانی ہوگا اس کا نام محمد ہوگا۔ ممکن ہے کہ یہ سید حسنی کے لشکر کا کوئی سردار ہو۔

توقیت کا مسئلہ

توقیت کے معنی وقت معین کرنے کے ہیں۔ مشیتِ الٰہی یہ تھی کہ ظہور مہدی کے وقت کو پوشیدہ رکھا جائے۔ بالکل اسی طرح جیسے خود انسان کی اپنی موت کا وقت یا وقتِ قیامت پوشیدہ ہے۔ یہی سبب ہے کہ آلِ محمد علیہم السلام نے نہ خود توقیت کی اور نہ دوسروں کے اس عمل کو پسندیدہ قرار دیا بلکہ مذمت فرمائی۔

ابوبصیر نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں قائم کا خروج کب ہوگا؟ فرمایا اے ابو محمد! ہم وہ خاندان ہیں کہ وقت معین نہیں کرتے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ اے ابو محمد! اس امر سے پہلے پانچ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ ماہ رمضان کی ندا، خروجِ سفیانی، خروجِ خراسانی، قتلِ نفسِ زکیہ اور زمینِ بیدار کا خسف۔ پھر فرمایا اے ابو محمد! اس سے قبل دو طاعون ہوں گے، طاعونِ سفید اور طاعونِ سُرخ ابوبصیر نے پوچھا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں یہ دو طاعون کیا ہیں، فرمایا طاعون سفید عام موت ہے اور طاعون سرخ (قتل) شمشیر ہے۔ قائم خروج نہیں کرے گا جب تک کہ تیئسویں رمضان کی شب میں جو جمعہ کی شب ہوگی۔ فضاؤں میں اس کے نام کا اعلان نہ ہو جائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد بن مسلم سے فرمایا کہ اے محمد! جو شخص بھی ہماری طرف سے تعیین وقت کی اطلاع دے اس کی تکذیب کرنا۔ اس لیے کہ ہم کسی شخص کے لیے بھی وقت کی تعیین نہیں کرتے۔

مہزم نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں۔ ہم جس امر کے انتظار میں ہیں اس کے بارے میں بتلائیے کہ کب ہوگا؟ فرمایا اے مہزم! وقت معین کرنے والے جھوٹ بولیں گے اور اس امر میں عجلت کرنے والے ہلاک ہوں گے اور سر تسلیم خم کرنے والے فلاح پائیں گے۔

اس موضوع کی کثیر تعداد روایات میں سے چند اس مقام پر نقل کی گئی ہیں۔ غیبت کی کتابوں میں اور ان کتابوں میں جن میں غیبت کا تفصیلی ذکر ہے۔ مولفین نے تعیین وقت کی ممانعت کے عنوان سے مستقل باب قائم کیا ہے۔ مثلاً اصولِ کافی کلینی (۳۲۹ھ) میں کراہیۃ التوقیت کے عنوان سے باب ہے۔ غیبت نعمانی (۳۴۲ھ) اور غیبتِ طوسی (۴۶۰ھ) میں نہی عن التوقیت کے عنوان سے ہے۔ بحار الانوار مجلسی (۱۱۱۱ھ) میں باب التمحیص والنہی عن التوقیت ہے۔ لیکن اس کے برخلاف چند احادیث ایسی بھی ملتی ہیں جن میں کسی معین وقت کا بیان ملتا ہے۔ ہم انہیں نعمانی و طوسی کی غیبت اور بحار الانوار سے نقل کر رہے ہیں۔

ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی، کہ امیر المومنین نے فرمایا کہ سن ستر (۷۰ھ) تک بلا ہے اور بلاء کے بعد آسائش ہے ہے۔ حالانکہ ستر گزر گیا اور ہم نے کوئی آسائش نہیں دیکھی۔ امام نے فرمایا اے ثابت اللہ نے اس امر کے لیے ستر معین فرمایا تھا۔ لیکن جب حسین

کا مفہوم یہ ہے کہ خدا جو چاہتا ہے۔ مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثبت کر دیتا ہے۔ مسئلہ محو و اثبات اور مسئلہ بداء پر علم کلام کی کتابوں میں مفصل بحثیں کی گئی ہیں۔ وہاں دیکھا جا سکتا ہے۔

توقیت کے مسئلے پر آل محمدؐ کے نقطۂ نظر کی وضاحت کے بعد دیگر ادیان و مذاہب میں سے چند ایک کا سرسری جائزہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اس بات سے قطع نظر کہ دیگر ادیان میں پائی جانے والی پیشگوئیوں کی علمی و دینی حیثیت کیا ہے ہم صرف دو حوالوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں جس سے حقیقت منتظر کے عہدِ ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ ہندوؤں کا کیش و مسلک بہت قدیم ہے۔ ہندوؤں نے اپنے معتقدات کی روشنی میں زمانے کو چار ادوار پر تقسیم کیا ہے سب سے پہلے ست یُگ تھا جو نور ہی نور اور حق ہی حق تھا، اس کے بعد پستیوں اور تنزلات کے سبب تریتا یُگ شروع ہوا۔ اس کے خاتمہ کے بعد دواپر یُگ کا آغاز ہوا اور دواپر کے اختتام کے بعد موجودہ دور یعنی کل یُگ شروع ہوا، جسے ہم عام بول چال میں کلجگ کہتے ہیں۔ جب کل یُگ ختم ہو جائے گا تو دوبارہ ست یُگ آئے گا۔ ان سارے یگوں میں کل یُگ سب سے چھوٹا ہے۔ یہ دور تاریکی اور شر کا دور ہے۔ جب کہ ست یُگ نورانی اور خیر کا دور ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کلجگ کے آغاز و اختتام کے سلسلے میں ہندو نظریات کیا ہیں؟ ایک مشہور محقق کی رائے میں ہندوؤں کا موجودہ یُگ یعنی کل یُگ تقریباً اسی زمانے سے شروع ہوتا ہے۔ جو طوفان نوح کا زمانہ ہے۔ اس واقعہ کو ہندو ایک یادگار واقعہ سمجھتے ہیں۔ اس موجودہ یُگ کی تاریخ یقیناً

پانی کے سیلاب شروع ہوتی ہیں، ہندو اپنی پوری جنتری کی بنیاد اس واقعہ کو قرار دیتے ہیں۔ سیلاب کے بعد ہر ساٹھ سال کا ایک سال مان کر ان سالوں میں اپنے اجتماعی اور انفرادی واقعات کی مدت شمار کرتے ہیں [1]۔ یگفنگو کلجگ کے آغاز سے متعلق تھی۔ اب اس کا اختتام دیکھیں۔ ایک محقق نے اکھنڈ جیوتی مارچ ۱۹۸۱ء کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایسے ثبوت موجود ہیں کہ یگ بدلنے کا وقت آگیا ہے۔ کل یگ اب وداع ہو رہا ہے اور اس کی جگہ پر ایسا دور آرہا ہے۔ جسے ست یگ کہا جا سکے۔ منوا سمرتی، لنگ پران اور بھاگوت میں دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق حساب پھیلانے سے پتہ چلتا ہے، کہ موجودہ دور بحران کا دور ہے۔ ـــــ ان سب اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے وہ وقت ٹھیک انہیں دنوں میں ہے۔ جس میں یگ بدلنا چاہیئے جو ۱۹۸۰ء سے ۲۰۰۰ء تک بیس سال کا ہے۔

اس بحث کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے یہ جاننا ضروری کہ ہندوؤں کے عقیدے کی رُو سے دنیا میں چوبیس (۲۴) اوتار یعنی مظہر خداوندی ہوں گے جن میں سے تیئس (۲۳) گزر چکے ہیں، فقط چوبیسواں باقی ہے اور ساری دُنیا کے ہندو اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس آخری اتار کا نام کلکی یا کلنکی ہے یعنی سیاہی کو دور کرنے والا۔ اس اوتار کے بارے میں مقدس ہندوستانی

---

[1]

کتاب گیتا کا یہ حوالہ قابلِ غور ہے" اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب اخیر کلجگ میں اسی طرح بڑا پاپ ہوگا تب پرمیشور دھوم کی رکشا کرنے کے واسطے سنبھل دیش میں گوڑ برہمن کے گھر کلنکی اتاریں گے اور نیلے گھوڑے پر چڑھ کر ہزاروں راجہ اور دھرمی اور پاپیوں کو تلوار سے مار ڈالیں گے۔ جب کہ ان کے درشن ملنے سے بچے ہوئے آدمیوں کو گیان مل جائے گا تب وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے دھرم سے چلیں گے۔ اس کے آٹھ سو برس بعد ست یگ ہو کر سب چھوٹے اور بڑے اپنا دھرم کریں گے [1]

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ کلجگ کے آخر میں پاپ گناہ اور بے دینی کے نتیجہ میں کلنکی اوتار ظہور کریں گے۔ کلجگ کا یہ آخر سن انیس سو اسی (۱۹۸۰ء) عیسوی سے سن بیس سو (۲۰۰۰) عیسوی ہے۔ اس سے کلنکی اوتار کے ظہور کے زمانے پر روشنی پڑتی ہے کہ اس دور کے قریب قریب آپ سنبھل دیش (مکہ) سے ظہور کریں گے۔ بڑی خوں ریز جنگیں ہوں گی جن میں آپ کامیاب ہوں گے جس کی وجہ سے لوگ دین پر کاربند ہو جائیں گے اور گناہ و بے دینی کو ترک کر دیں گے۔ آخری جملہ جس میں آٹھ برس کی مدت بیان کی گئی ہے۔ شاید اس سے رجعت کا دور مراد ہو۔ یا پھر یہ ممکن ہے کہ یہ جملہ تحریف شدہ ہو۔ اس کا مفہوم ہم پر واضح نہیں ہے۔

البتہ اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم ایک حوالہ درج کرتے ہیں

---

[1] شریمد بھاگوت اسکند بارہ ادھیائے دوسرا صفحہ ۸۴۲۔

جس سے کوئی حتمی نتیجہ نکالنے کے موقف میں نہیں ہیں۔ لیکن اس سے ایک نسبتہً واضح تر مفہوم کا سراغ ملتا ہے۔ نواب اصغر حسین الہ آبادی نے اپنے ایک رسالے ظہور قائم آلِ محمدؐ میں تحریر کیا ہے[1]

شریمد بھاگوت، اسکنڈ ۲، ادھیائے دوسرا

کلجگ میں سنساری آدمی ہر روز سچائی اور دیا چھوڑ دینے سے کم طاقت ہو جائیں گے۔ کلجگ میں آدمی کی عمر تخمیناً ایک سو بیس سال لکھی گئی ہے۔ مگر ادھرم (گناہ) کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پہنچ کر اس کے اندر ہی مر جائیں گے اور کلجگ کے آخر میں بہت ادھرم کرنے سے اکثر لوگ بیس یا بائیس برس سے زیادہ نہ زندہ رہیں گے۔ ایسا چکرورتی اور پرتابی راجہ بھی کوئی نہ ہوگا کہ جس کا حکم ساتویں دیپ کے راجہ کے لوگ مانیں۔ اپنا دھرم اور نیاؤ چھوڑ کر جو ان کو روپیہ دے گا اس کی حمایت کریں گے۔ دمڑی کوڑی کے واسطے دشمن ہو جائیں گے۔ گائے کا دودھ بکری کے برابر کم ہو جائے گا اور گائے میلا اور غلیظ کھاوے گی۔ براہمنوں میں ایسا لچھن نہ رہے گا کہ جسے دیکھ کر آدمی پہچان لے کہ یہ برہمن ہے۔ بلکہ پوچھنے سے ان کی ذات معلوم ہوگی۔ بیاپار میں بہت چھل ہوگا۔ اور مورکھ آدمی جھوٹی بات بنانے والا سچا اور گیانی سمجھا جائے گے۔ دولت مند کی خدمت سب لوگ کریں گے۔ ذات پات کا کچھ لحاظ نہ کریں گے۔ استری

---

[1] ظہور قائم آلِ محمد از مذاہب عالم مطبوعہ جے پور راجستھان صفحات ۲۳/۲۴/۲۵/۲۶۔

اور پرشن کا چت ملنے سے اونچ اور نیچ ذات آپس میں بھوگ بلاس کریں گے۔ یعنی تعلقات خاص پیدا کریں گے۔ اپنی خوبصورتی کے واسطے سر پہ بال رکھیں گے۔ پرلوک (آخرت) کا کچھ خیال نہ کریں گے۔ چور اور ڈاکو بہت پیدا ہوں گے۔ جو سب کو دکھ دیں گے اور راجہ لوگ ڈاکوؤں سے مل کر پرجا کا دھن چرالیں گے۔ دس برس کی لڑکی کے بچہ پیدا ہوگا۔ درخت چھوٹے ہو جائیں گے۔ پست لوگ اناج اور کپڑے کا دکھ اٹھائیں گے۔ راجہ لوگ تھوڑی قوت رکھنے پر بھی زمین لینے کی خواہش کریں گے۔ گرہستی لوگ ماں باپ کو چھوڑ کر ساس اور سسر کے ہو جاویں گے۔

کلجگ کے راجہ اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر استری بالک اور گئو کا بدھ کریں گے کام کو ودھ اور لابھ رکھیں گے اور دوسرے کی دولت، عورت اور زمین زبردستی چھین لیں گے۔ ان کا حال دیکھ کر رعایا بھی ویسا ہی کام کرے گی

سری کرشن جی کے اس دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جو جو اور جس جس گھرانے کے ہندو راجہ ہوں گے ان کے مفصل حالات اور زمانۂ حکومت تحریر کرنے کے بعد اور کاکول کا راج بنا کر یہ لکھا ہے کہ اس کے بعد مسلمان راجہ ہو کر بادشاہ کہلائیں گے اور ایک ہزار ننانوے برس تک ان کا راج رہے گا اور مسلمانوں کو جیت کر دس پیڑھی تک گورانڈی راج کریں گے۔ پھر اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے اس کے بعد گیارہ پیڑھی ننانوے برس تک مون کا راج ہوگا سورج لمبی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے۔

مندرجہ بالا آثار اور نشانیوں میں سے صرف چند کے متعلق کچھ تفصیل پیش کرتا ہوں بقیہ حالات جو ہیں ان کو زمانہ خود دیکھ رہا ہے۔

اوّل

اگر وہ زمانہ شمار کیا جاوے کہ جب مسلمانوں کو سندھ میں فتح ہوئی تو تقریباً مسلمانوں کی حکومت ۱۸۵۷ء تک رہ کر وہ مدت قائم ہو جاتی ہے۔

دوم

دس پشتی گورانڈی راج کریں گے یعنی گورے راجہ ہوں گے۔ اگر ایڈورڈ جو آٹھواں کہلاتا تھا۔ وہ سلطنت نہ چھوڑتا تو یہ پیشن گوئی غلط ہو جاتی مگر اُس نئے واقعہ نے ثابت کر دیا کہ جو کہا گیا تھا وہ درست نکلا۔

1. QUEEN ANNE		1702 -	1714
2. GEORGE I	INDIA.	1714-	1727
3 GEORGE II	"	1727 -	1760
4. GEORGE. III	"	1760	1820
5 GEORGE IV	"	1820	1830
6 WILLIAM IV	"	1830	1837
7 QUEEN VICTORIA		1837	1901
8 EDWARD VII		1901	1910
9 GEORGE V		1910	1918
10 EDWARD VIII		1918	1947
11 GEORGE VI		1947	TILL NOW

NOTE. After partition their rule came to an end but after some time.

سوم

اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے، جو کہ آج کل موجود ہے۔ جس میں ہر ذات کے منسٹر وغیرہ ہیں اور حکومت ان کے ہاتھ میں ہے۔

چوتھے

گیارہ پیڑھی ننانوے برس مون کا راج ہوگا۔ مون کے معنی خاموش رہنے والے کے ہیں۔

پانچویں

زمین زبردستی چھین لیں گے سے ثابت ہوا کہ زمینداری و تعلقہ داری و جاگیر داری کا خلافِ انصاف خاتمہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ لفظ زبردستی سے ظاہر ہوتا ہے۔

چھٹے

سُورج بنسی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے سے مراد حکومت مہاراجہ ادے پور ہے۔ کیونکہ یہ مہاراجہ رام چندر جی کے اولاد اکبر جن کا نام لَو تھا۔ اُن کی نسل سے ہیں۔

ساتویں

بہت لوگ کپڑے اور اناج کا دکھ اٹھائیں گے۔ جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

آٹھویں

لوگوں کا دھن زبردستی چھین لیں گے مراد مختلف قسم کے ٹیکس ہیں۔

اس حوالے میں دو مختلف ابواب کے مضامین کو ایک ہی باب کے ذیل میں جوڑ دیا گیا ہے۔ جبکہ حوالے کا پہلا پیراگراف اسکندھ بارہ کے دوسرے ادھیائے سے ہے اور دوسرا پیراگراف اسکندھ بارہ کے پہلے ادھیائے کے آخر سے ہے (ص ۳۴۰) ننانوے برس کے مون کے راج کے بعد یہ تحریر ہے کہ اتنے لوگ کلجگ میں نامی راجہ ہو کر پھر ابھیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی اس حساب سے ست یگ زمانۂ رجعت ہوگا اور ظہورِ مہدی کلجگ کے آخری دور میں ہوگا۔ جب کہ ہم اوپر یہ بتا آئے ہیں کہ کلجگ کا آخر ۱۹۸۰ء عیسوی سے ۲۰۰۰ء عیسوی کے درمیان ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اب ہم کتابِ مقدس کی طرف چلتے ہیں۔ جس کے صحیفوں کو آج بھی کرۂ ارض کی ایک بہت بڑی آبادی میں دینی اور اور علمی اہمیت حاصل ہے۔

صحیفۂ دانیال باب ۱۲ فقرات یکم تا ۱۳

اور اس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لیے کھڑا ہے اٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ابتدائی اقوام سے اس وقت تک کبھی نہ ہوا ہوگا۔ اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پائے گا۔ اور جو خاک میں سو رہے ہیں۔ اُن میں سے بہتیرے جاگ اُٹھیں گے۔ بعض حیات ابدی کے لیے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کے لیے۔ اور اہل دانش نور فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے۔ ستاروں کی مانند ابدالآباد تک روشن رہیں گے

لیکن تو اے دانی ایل ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب پر آخری زمانے تک مہر لگا دے بہتیرے اس کی تفتیش و تحقیق کریں گے اور دانش افزوں ہوگی۔

پھر میں دانی ایل نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص اور کھڑے تھے۔ ایک دریا کے اس کنارے پر اور دوسرا دریا کے اُس کنارے پر۔ اور ایک نے اس شخص سے جو کتانی لباس پہنے تھا اور دریا کے پانی پر کھڑا تھا اور پوچھا کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اور میں نے سنا کہ اس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تھا اور جو دریا کے پانی کے اوپر کھڑا تھا۔ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر حیّ القیوم کی قسم کھائی اور کہا کہ ایک دور اور دَور اور نیم دور۔ اور جب وہ مورس لوگوں کے اقتدار کو نیست کر چکیں گے تو یہ سب کچھ پورا ہو جائے گا۔ اور میں نے سنا پر سمجھ نہ سکا۔ تب میں نے کہا اے میرے خداوند ان کا انجام کیا ہوگا؟ اس نے کہا اے دانی ایل تو اپنی راہ لے۔ کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند اور سربمہر رہیں گی۔ اور بہت لوگ پاک کیے جائیں گے اور صاف و براق ہوں گے لیکن شریر شرارت کرتے رہیں گے اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا پر دانش ور سمجھیں گے اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائے گی ایک ہزار دو سو نوّے (۱۲۹۰) دن ہوں گے۔ مبارک ہے وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے۔ پر تو اپنی راہ لے جب تک کہ مدت پوری نہ ہو۔ کیونکہ تو آرام کرے گا اور ایام کے اختتام پر اپنی میراث میں اُٹھ کھڑا ہوگا

اس پیش گوئی کے اسرار و رموز کی تفصیلات ہمارا موضوع بحث نہیں ہیں

لیکن پہلے پیراگراف میں مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے زمانہ رجعت مراد ہے اور ستاروں کی مانند روشن رہنے والوں سے زمانۂ رجعت کے حکمران مراد ہیں یہ موضوع چونکہ ہمارے دائرہ بحث سے خارج ہے۔ لہٰذا ہم اسے یہیں پر روک کر ظہور مہدی کے مسئلے پر غور کرتے ہیں۔ حضرت دانیال علیہ السلام کے اس صحیفہ پر بہت سر بہر پیش گوئیاں ہیں جن میں علامات و اشارات کی زبان میں ظہور مہدی تک کے واقعات مندرج ہیں۔ وہ واقعات چونکہ بہت عجیب ہیں۔ لہٰذا انہیں عجائب سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ گفتگو کی گئی ہے کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اس کے جواب میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں انہیں کی وضاحت پر اس پیش گوئی کا سمجھ میں آنا موقوف ہے۔

(۱) اس پیش گوئی کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے ہمیں دائمی قربانی کا سراغ لگانا ہے۔ یہ وہ قربانی ہے جو بنی اسرائیل کے مذہبی رسوم کے مطابق بیت المقدس میں ادا کی جاتی تھی اور بنی اسرائیل کی اسیری کے بعد موقوف ہو گئی۔ اسیری کا یہ واقعہ ۵۸۶ ق م میں ہوا جب بیت المقدس، بابل کے بادشاہ بنوکد نصر کے ہاتھوں مسمار ہوا اور وہ تمام اسرائیلیوں کو قید کر کے بابل لے گیا۔ اس کی کچھ تفصیل تواریخ-۲ اور سلاطین-۲ میں کتاب مقدس میں دیکھی جا سکتی ہے۔

(۲) دائمی قربانی کے موقوف ہونے کا سن ۶۰۱ ق م ہے اس کے بارہ سو نوّے (۱۲۹۰) سال کے بعد اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب ہوگی۔ ۶۰۱ میں ۶۸۹ کو جمع کرنے سے ۱۲۹۰ کا عدد حاصل ہوتا ہے یعنی ۶۸۹ء میں مکروہ چیز کو

اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلیں دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا تھا۔ پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھیوں میں ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جیسے بجلی یورپ سے کوند کر یچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا جہاں مردار ہے وہاں گدھ جمع ہو جائیں گے۔ (چوبیسواں باب) نزول مسیح سے کچھ قبل اجاڑنے والی مکروہ چیز کا مقدس مقام کھڑا ہونا کہیں خروج سفیانی کا اشارہ تو نہیں؟ یہ اور ایسی ہی بہت سی باتیں اس خطبہ میں قابل غور ہیں۔

اب ہم دوبارہ اسلام کے ذخیرۂ کتب اور آثار و اخبار کی طرف واپس چلتے ہیں۔

احادیث میں توقیت کی ممانعت کے باوجود عرفا و منجمین اور اصحاب علم و جفر و رمل و اعداد نے ظہور مہدی کے سن تعیین کرنے کی کوشش کی ہے۔ محی الدین ابن عربی ابن سینا، شاہ نعمت اللہ ولی، ابوریحان بیرونی اور خواجہ نصیر الدین طوسی وغیرہ نے نثر و نظم میں اشارات تحریر کیے ہیں، جن سے سن ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ ینابیع المودۃ میں اشعار کی تفصیلات بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔

مثال کے طور پر ینابیع المودۃ میں عنقائے مغرب، کے حوالہ سے محی الدین عربی کی ایک نظم ہے، جس کا ایک شعر یہ ہے۔

فعند فنا خاء الزمان وذالها

علی فاء مدلول الکرور یقوم

اس اعتبار سے (ف) ۸۰۰ + (ذ) ۷۰۰ + (ف) ۸۰ = ۱۳۸۰ ہوتا ہے۔

میر جہانی کی تشریح کے مطابق سن ۱۳۸۰ء سے ۱۳۸۹ کے درمیان کا وقت قرار پاتا ہے جب کہ محقق مذکور نے سامرۃ الابرار و محاصرۃ الاغیار تالیف محی الدین عربی جزء اوّل صفحہ ۱۴۲ کے متن کے ترجمہ و تشریح کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ قران اعظم جس کی مدت ۹۸۰ سال ہے آج یعنی ۱۳۸۳ کے تین ماہ سے کچھ اوپر گزر چکا ہے۔ اب تک قران اعظم سے آٹھ سو تیئیس سال سے کچھ اوپر ہو چکے ہیں اور اس قران کے ۱۵۷ سال باقی بچے ہیں۔ جب کہ اس قرن کے ربع چہارم میں سے ۸۸ سال گزر رہے ہیں امید ہے کہ جلد ہی یعنی قران کے ختم ہونے سے قبل ظہور ہو جائے۔

سید محمد صالح حسینی نے برہان القاطع میں چند قرائن کو سامنے رکھ کر تحریر کیا تھا کہ ظہور مہدی عاشورا کے دن بروز شنبہ سن ۱۱۱۵ھ ہوگا۔

(الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۱۴۴ حاشیہ)

صاحب نور الانوار نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ فضلاء و محدثین اور عرفاء و منجمین وغیرہ نے مختلف طریقوں سے حساب لگا لگا کر وقت ظہور کا استنباط کیا ہے۔ جن میں صدق اور کذب دونوں کا احتمال ہے۔ البتہ ان لوگوں کی طرف منسوب باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صدی کی ساتویں دہائی (۷۰) سے صدی کے اختتام تک ایسے واقعات ظہور پذیر ہوں گے۔ جو ہولناک و دہشت ناک اور عظیم ہوں گے۔ جنھیں خدا اور راسخون فی العلم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ یہ واضح رہے کہ اس کتاب کا سال تحریر سن ۱۲۷۴ ہجری ہے اور سال طباعت سن ۱۳۱۱ھ ہے۔ یہ چند حوالے صاحبان تحقیق کی دلچسپی کے لیے تحریر کیے گئے ہیں تفصیلات مفصل کتابوں میں موجود ہیں۔

اس موضوع پر آثارِ آلِ محمدؐ میں دو روایتیں میری نگاہ سے گزری ہیں۔ پہلی ابو بعید مخزومی کی روایت امام باقر علیہ السلام سے ہے اور دوسری امام حسن عسکری علیہ السلام کی ایک تحریر ہے۔ جو ایک کتاب پر پائی گئی۔ پہلی روایت پر گفتگو سے قبل اس کی صورتِ حال دیکھتے چلیں۔ یہ روایت بحار الانوار میں تفسیرِ عیاشی سے نقل ہوئی ہے اور عیاشی نے اسے خثیمہ بن عبدالرحمن کے واسطے سے ابُو بعید سے نقل کیا ہے۔ عیاشی کلینی کے معاصر تھے اور ابو بعید امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم عصر اور ان کا راوی ہے۔ اس اعتبار سے عیاشی سے ابو بعید تک چار پانچ راویوں کو ہونا چاہیئے جب کہ صرف خثیمہ کا نام ملتا ہے۔ لہذا یہ حدیث مرسل اور ضعیف ہے۔ خثیمہ ابن عبدالرحمٰن ایک مجہول الحال راوی ہے اور علم رجال کی کتابوں میں اس کا سراغ نہیں ملتا۔ جب کہ ابو بعید کی بابت کتب رجال میں نہ مدح ہے نہ مذمت ہے۔ مذکورہ ساری باتیں درست ہیں۔ لیکن میرے خیال میں مقطعات کے اتنے دقیق موضوع پر کسی روایت کے جعل کرنے کا کوئی داعی موجود نہیں تھا اور بظاہر اس کے جعل سے نہ جلبِ منفعت کا کوئی پہلو سامنے آتا ہے اور نہ دفعِ ضرر کا لہذا یہ ممکن ہے کہ راویوں کے ذریعہ پوری بات ہم تک نہ پہنچ سکی ہو۔ جس کے سبب اس روایت میں بعض قابلِ گرفت پہلو نظر آرہے ہیں۔ علماء نے اس روایت کو مشکل اور متشابہ قرار دیا ہے۔

یہ روایت طویل ہے جس میں امام باقر علیہ السلام نے مقطعات قرآنی سے آلِ محمدؐ کے قیام کرنے والوں اور بعض باطل کے خروج کرنے والوں کے سنین کی تعیین فرمائی ہے۔ اس روایت کے آخر میں ہے " ویقوم قائمنا

عند انقضاء ھا با لٓر - ہمارا قائم اس کے گزرنے پر الٓر میں قیام کرے گا مجلسی نے اس روایت پر ایک طویل حاشیہ سپرد قلم کیا ہے اور اس روایت کی مختلف توجیہات پیش کی ہیں۔ موضوع سے متعلق انہوں نے تیسری توجیہ میں یہ فرمایا ہے کہ ممکن ہے کہ اس سے تمام الٓر مراد ہوں۔ جو قرآن میں آئے ہیں اور یہ پانچ سورؤں کے آغاز میں ہیں اور ان سب کا مجموعی عدد ۱۱۵۵ ہے۔ مجلسی نے دوسری توجیہ میں سہو کتابت کا احتمال دے کر اسے الٓمر پڑھا ہے میرے خیال میں اگر گزشتہ پانچ الٓر کے ساتھ ایک الٓمر کو، جو کہ اسی قبیل سے ہے، شامل کر لیا جائے تو یہ سن برآمد ہوگا۔ ۱۲۵۵ + ۱۷۱ = ۱۴۲۶ ۔ واللہ اعلم عند اللہ۔

دوسری روایت بحار الانوار میں کتاب المختصر تالیف حسن بن سلیمان شاگرد شہید اوّل سے نقل ہوئی ہے۔ یہاں پوری روایت نہیں ہے صرف اتنا ہے کہ انہوں نے کہا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر پائی گئی جس کا متن یہ ہے کہ، ہم حقائق کی چوٹیوں تک نبوت اور ولایت کے قدموں سے بلند ہوئے۔ مجلسی نے درمیان کی عبارت چھوڑ دی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ یہاں تک کہ امام نے فرمایا۔ اور ہماری پیروی کرنے والوں کے لیے زندگی کے چشمے بے نقاب ہوں گے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد اس وقت جب کہ الٓم اور طٰہٰ اور طواسین کے عدد سنین میں سے تمام ہو جائیں۔

یہی روایت بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۳۷۸ پر تفصیل کے لکھی ہے، جسے "درۃ الباہرۃ من اصداف الطاہرۃ" (تالیف شہید بن محمد مکی) سے نقل کیا ہے۔ اس حوالے

کے علاوہ بھی مختلف کتابوں میں یہ روایت المحتضر اور درۃ الباہر کے حوالوں سے مختصر سے اختلاف متن کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ایک ثقہ شخص نے بیان کیا کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر ایک کتاب کی پشت پر دیکھی ہے، جس کا متن یہ ہے "ہم حقائق کی چوٹیوں تک نبوت وولایت کے قدموں سے پہنچے اور ہم جواں مروی اور ہدایت کے پرچموں کے ساتھ ہفت آسمان تک بلند ہوتے۔ ہم دین ومعرفت کے شیر اور علم وعمل کی بارش ہیں اس دنیا میں سیف وقلم ہم میں ہے اور آخرت میں علم اور حمد کا لواء ہمارے لیے ہے۔ ہمارے اسباط دین کے خلفاء ہیں اور یقین کے حلیف ہیں اور قوموں کو روشنی بخشنے والے چراغ اور کرم کی کلید ہیں۔ کلیم نے اصطفاء کا حلہ پہنا کہ ہم نے وفا کا عہد لیا تھا۔ روح القدس نے آسمانِ سوم کی جنت میں ہمارے باغوں سے ابتدائی ذائقہ چکھا۔ ہماری پیروی کرنے والے نجات یافتہ ہیں اور پاکیزہ گروہ ہیں۔ وہ ہمارے مددگار اور محافظ ہیں اور ظالموں کے خلاف ہمارا گروہِ مددگار ہیں۔ اس کے بعد تحریر فرمایا سینفجر لھم ینابیع الحیوان بعد لظی النیران لتمام الطواویہ والطواسین من السنین۔ ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد زندگی کے چشمے پھوٹیں گے۔ اس وقت جب کہ طواویہ اور طواسین میں سے مکمل ہو جائیں۔

مجلسی نے بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۱۲۱ پر المحتضر والی روایت کو نقل کرنے کے بعد جو حاشیہ لکھا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ سارے الم مراد ہوں اور وہ سارے مقطعات مراد ہوں، جن کے شروع

میں آلم ہے۔ جیسے المص اس لیے یہ سارے مل کر طٰہٰ اور طواسین کے ساتھ ۱۱۵۹ تک پہنچتے ہیں۔ ہم نے جو توجیہیں ابولبید کی روایت میں بیان کی ہیں یہ توجیہ ان میں کی بہترین توجیہ کے قریب ہے اور خبر ابولبید کی مؤید بھی ہے۔ یہ وقت معین کرنے والی روایتیں اگر ہم ان کی صحت کو فرض بھی کرلیں۔ جب بھی اُن روایات کے منافی نہیں ہیں۔ جن میں توقیت سے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ جن روایات میں توقیت سے منع کیا گیا ہے اُن میں توقیت سے مراد حتمی توقیت ہے۔ جب کہ ان روایات میں حتمی نہیں ہے۔ بلکہ ان میں بداء کا امکان پایا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ توقیت کی ممانعت سے مراد ایسی تصریحی توقیت ہو جو ہر ایک پر واضح ہو جائے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ رمز و اشارہ سے بھی اس کا بیان نہ کیا جائے یا ایسی بات بھی نہ کہی جائے جس میں تصریح نہ ہو بلکہ مختلف احتمالات پائے جاتے ہوں۔

اس روایات کے نسخوں میں بڑے اختلافات ہیں مجلسی نے بحار (جلد ۵۲) میں الٓمٓ اور طٰہٰ اور طواسین لکھا ہے۔ جب کہ بحار (جلد ۷۵) میں طواویہ اور طواسین نقل کیا ہے۔ جس کا بظاہر کوئی مفہوم واضح نہیں ہے بعض محققین نے اسے الروضۃ والطواسین لکھا ہے۔ یہ بھی غیر واضح ہے البتہ اس کا نسخہ الٓرٰ وطٰہٰ والطواسین بھی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں پانچ مقامات پر الٓرٰ ہے۔ جس کے اعداد ۱۱۵۵ ہیں اور ایک مقام پر طٰہٰ ہے۔ جس کا عدد ۱۴ ہے اور تین طواسین ہیں جن کا مجموعی عدد ۲۸۷ ہے لہذا ۱۱۵۵ + ۱۴ + ۲۸۷ = ۱۴۵۶ ہوتا ہے۔ جو غالباً بھیانک

لہ غالباً عرفاء و منجمین وغیرہ نے اسی بات سے فائدہ اٹھایا ہے۔

اور عالمگیر جنگوں کا سال ہے۔ جس کے بعد کسی بھی سال مہدیؑ کا ظہور ہو سکتا ہے۔
واللہ اعلم عند اللہ

مجلسی نے ان دونوں روایتوں کو توقیت کی روایت قرار دے کر حاشیہ میں اس کی توجیہہ فرمائی ہے۔ میرے خیال میں ان دونوں روایات میں سے کسی میں بھی سالِ ظہور کی توقیت نہیں ہے۔ بلکہ ظہور سے قبل کے کسی ایسے سال کی پیش گوئی ہے جو ظہور سے قریب ترین ہے، لیکن حق یہی ہے کہ کچھ نہیں معلوم کہ ظہور کب ہوگا؟ اور ساری علامتیں کب پوری ہوں گی۔ البتہ علامتوں کا سرعت سے پورا ہونا پوری انسانیت کے لیے اس بات کا اعلان ہے کہ اب استقبال کے لیے تیاری کر لینی چاہیئے۔ ممکن ہے کہ بیان کردہ سنین ہمارے سوئے استنباط کا نتیجہ ہوں اور ہمیں اپنے گناہوں پر افسوس کرنے کا موقع بھی نہ مل سکے۔

ختم شد

Electronic Copy made for use
of my children living abroad
Talibe Dua
S. Nazar Abbas